۲۱۳۵
~~۴۹۷۱~~

طب روحانی

867 — ٢١٣٥ — ١٣ سنہ ١٩٥٥ء — ٩/١/٢١

صفحہ	مضمون
	ہدایت تیسری
۱۲۸	انقباض میں مریض سوتا ہوا ہوش کی باتیں کرتا ہے چلتا پھرتا ہے۔ دوسرے کی بات بغیر ربط والا بیکے نہیں سنتا۔ عقل معاد تیز۔ عقل معاش کم رنج و راحت زیادہ پاتا ہے۔ حواس خمسۂ ظاہری بیکار حواس خمسہ باطنی تیز اور ہوشیار۔ عقل معاد طیران پر ہوتی ہے۔ مستغرق جاگنے لگتا ہے تو کہیں جانیکا ارادہ کرتا ہے۔ اسیطرح یہی خواب میں۔ استغراقی خواہیں اڑا کرتا ہے۔ مستغرق خواب کی باتیں بھولجاتا ہے۔ مگر مرشد کی حکم سے یاد رکھتا ہے۔ درحقیقت یہہ تینوں حالتیں استغراق میں داخل ہیں جدا نہیں ہیں
	ہدایت چوتھی
۱۳۰	انکی صفت و ثنا عقل سے باہر ہے۔ میں خوف سے بیان نہیں کرتا کہ تماشے میں نہ پڑجاؤ۔ مگر بقدر ضرورت بیان کرونگا
	ہدایت پانچویں
۱۳۱	...دان حالتونکے پیدا کرنیکا ارادہ نکرو۔ اور جو پیدا ہوں تو اپنا مطلب نکالو۔ بعضونکو استغراق پیدا ہوتا ہے۔ بعضونکو سکر اور بعضونکو تینوں۔ مگر تندرستی کا ہونا تینوں حالتوں پر منحصر بھی نہیں۔ اگر پیدا ہوتی دیکھو تو مہلت دو۔ سوال نرمی سے کرو۔ تین صورتیں درپیش ہونگی۔ ایسا ایسا کرو۔ جب یہہ حالت ترقی پکڑیگی تو بیمار کے اخلاق اچھے ہو جاوینگے۔ مرشد کی اطاعت۔ حواس خمسۂ ظاہری بیکار حواس خمسہ باطنی ہوشیار او بیدار۔ جسطرف رجوع کریگا بخوبی دیکھیگا۔ زمانہ ماضی اور استقبال اور حال کی خبر دیتا ہے۔ مگر غیر خیال سے اسے روکو۔ مستغرق نالایق باتیں چھوڑ دیتا ہے اور شائستہ ہو جاتا

مضمون	صفحہ
ہے۔ مستغرق کو نالائق حکم نہ دو۔ شیخ کی متبرک کلام مریض کی مدد کہ اور حافظہ پر پورا پورا اثر کرتے ہیں بعض شدکے اختیار میں ہوتا ہے بعض مرشد کا تابعدار ہو جاتا ہے۔ مریضکا راز او پردہ کی بات پوچھو اگر بشرط ضرورت پوچھو تو امانتداری کرو۔ مریض کو حالت استغراق سے بالکل خالی کردو	
ہدایت چھٹی	
اول سوال دوسرے کی رہبری کریگا۔ ایسے ایسے سوال کرو اور حکم دو۔ اس سے اس بیماری کا پتہ اور علاج اور صحت کا وقت پوچھو نبدیلات کا پتہ معلوم کرو۔ اسکا کہنا اور بتلانا ہرگز غلط نہوگا اور بند آنکھوں سے دور نزدیک سب کچھ دیکھیگا۔ بعض اپنے مرنیکا وقت بتلا دیتے ہیں ۔	۱۳۹
ہدایت ساتویں	
مرشد کی بیماریکا مریض مستغرق سب پتہ دیتا ہے اور علاج بتلا دیتا ہے۔ عجائب باتوں سے مریض کو روکو سیر و تماشے میں کام خراب ہوتا ہے۔ اسکا ہمیشہ حال پوچھتے رہو وہ بھی سناتا رہے اور تمکو غمخوار جانے ؛	۱۴۲
ہدایت آٹھویں	
سچے مستغرق کو اور مریض سے ربط دلاؤ اور اسکا حال دریافت کرو اور اسیطرح کرو۔ کامیاب ہوؤ گے۔ مستغرق سچا ہوتا ہے۔ نہ اپنی نفس کشی کا ارادہ کرتا ہے۔ نہ ہمیشہ صحیح بین ہوتا ہے مگر اپنی غلطی کہدیتا ہے اور ایک سے زیادہ ہم ربط نہیں ہو سکتا ؛	۱۴۳
ہدایت نویں	
بیمار کا نور خود مکدر رہتا ہے اور اسکی طبیعت پریشان رہتی ہے اپنا علاج آپ کیونکر کر سکتا ہے۔ مگر ہاں اگر کسی خاص عضو میں بیماری ہو یا	۱۴۵

صفحہ	مضمون
	بیماری خفیف ہو تو خود علاج کرے۔ بہتر تو یہہ ہے کہ دوسرے سے علاج کراوے اگر شرم آوے تو اپنے خادم کو مستغرق کر کر توجہ دے اور اسکو بھولجانیکا حکم دے اور خود بھی اُس سے چھپاوے۔ دوسری ترکیب بڑا آئینہ سامنے رکھکر اپنے عکس کو دیکھکر اپنا علاج کرے ÷
	ہدایت دسویں
۱۴۷	مغرور لوگ جو بندہ نفس ہیں اس کتاب پر حسد کرینگے اور جلینگے اور حق پرست خوش ہونگے اور داد دینگے مینے اس کتاب میں فضول نہیں لکھا۔ جو بیس پچیس برس کے عرصہ سے آزما رہا ہوں وہی لکھا ہے ÷
	ارشاد آٹھواں اس میں چار ہدایتیں
۱۴۹	مینے اس کتابمیں ایک ایک باتکو مکرر سہ کرر لکھا ہے اگرچہ فصاحت بلاغت سے بعید ہے مگر طالب اور شائق کے سمجھنے کو بہت نفع دیتی ہے ÷
	ہدایت اول
۱۵۰	شیخ بھی توجہ کی تاثیر اپنے میں معلوم کرتا ہے بلکہ ذہانت اپنی سے بطور الہام صحت اور مدارج تبدیل کا وقت اور بیماری کی جگہ اور اُسکی حقیقت کو معلوم کر لیتا ہے مجھکو ابتک اسمیں حصہ نہیں ملا۔ مرشد اپنے ہاتھونمیں حرارت اور درد اور تکلیف اور بیچینی اور مس اور ورم پاتا ہے اور یہہ تاثیر بیمار کیے ساتھ کم ہو جاتی ہے۔ مرشد کو تین باتیں عجیب محسوس ہوتی ہیں اُن تینوں کی تفصیل ÷

صفحہ	مضمون
	ہدایت دوسری
۱۵۳	کیا ہر ہر عضو پر پاس کرنا اور نور جمع کرنا واجبات سے ہے۔ واجبات تو نہیں مگر سبب اور واسطہ ہیں۔ انکے سبب ہمکو یقین بڑھتا ہے اور سینہ بسینہ چلا آیا ہے اور تجربہ ہو چکا ہے۔ اب شیخ کو اختیار ہے جو ترکیب پسند کرے وہ کام میں لاوے مگر قاعدہ عام کے خلاف نکرے۔ کوئی شخص پاؤں کے پھوڑے چھاتی پر ہاتھ دھرنے سے نہیں کھو سکتا۔ سر کا خالی کرنا بھی ضرور ہے۔ اگر کسی بزرگ کا کوئی خاص طریقہ میری ترکیب سے زیادہ موثر ہو تو اسکو اختیار ہے وہ کئے جاوے۔ مقصود ایک ہی ہے۔ مگر بزرگوں کے اصول کے خلاف نکریں *
	ہدایت تیسری
۱۵۷	میں تو اپنے نزدیک اس کتاب کے کل ترکیب اور مضامین کو بخوبی سمجھا چکا۔ اگر اب بھی کوئی نسمجھے تو بعد چند شرایط میں سبقاً پڑھا بھی دونگا اور تجربہ بھی کرا دونگا۔ اور شبہات بھی نکال دونگا *
	ہدایت چوتھی
۱۵۸	مجھکو چار باتوں کا انتظار ہے۔ اول۔ تو میں لوگوں کا راہ دیکھتا ہوں کہ اس دفتر کو پسند کرتے ہیں یا رد۔ عیب لگاتے ہیں یا داد دیتے ہیں۔ خلائق کو اس سے کچھ نفع پہنچتا ہے یا نہیں۔ دوسرے۔ خدا تعالی مجھکو زندگی اور صحت اور فرصت اور ہمت عنایت کرے۔ تیسرے۔ اس دفتر کے فروخت ہونے میں کچھ روپیہ جمع ہو جاوے تو چھپوانے کا خرچ نکل آوے۔ چوتھے۔ اجازت ارواح بزرگان و اشارہ غیبی کا منتظر ہوں *

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ خالقا بہر حبیب خویش وشاہان حمید | ۲ بوبکر ۳ سلمان و ۴ قاسم ۵ جعفر و ہم ۶ بایزید

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — حضرت ابوبکر صدیق — حضرت سلمان فارسی رض — حضرت قاسم بن محمد — حضرت امام جعفر صادق — حضرت بایزید بسطامی

۷ بوالحسن پس ۸ بوعلی و ۹ یوسف ۱۰ عبدالخالق ہم | ور طفیل ۱۱ عارف و ۱۲ محمود باجود و کرم

حضرت ابوالحسن خرقانی رح — حضرت خواجہ بوعلی فارمدی رح — حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رح — حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح — حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رح — حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رح

ہم ۱۳ علی و ۱۴ بابا سماسی و ہم ۱۵ سید امیر | ۱۶ نقشبند پاک و ۱۷ یعقوب و ۱۸ عبیداللہ بیر

حضرت خواجہ علی رامیتنی رح — حضرت خواجہ بابا سماسی قدس سرہ العزیز — حضرت خواجہ سید امیر کلال رح — حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ — حضرت مولانا یعقوب چرخی رح — حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہ

۱۹ زاہد و ۲۰ درویش و ۲۱ امکنگی و ۲۲ باقی باصمد | خواجہ ام ۲۳ شیخ احمد و ۲۴ معصوم و نیز ۲۵ عبدالاحد

حضرت مولانا محمد زاہد قدس سرہ — حضرت خواجہ محمد درویش قدس سرہ — حضرت خواجہ محمود امکنگی قدس سرہ — حضرت خواجہ محمد باقی — حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ — حضرت مولانا محمد معصوم — حضرت شیخ عبدالاحد

زو ۲۶ حنیف و پس ۲۷ زکی ۲۸ مطہری و ۲۹ رازدان | ہم ۳۰ محمد ۳۱ حاجی احمد ۳۲ شہ حسین جانجان

حضرت محمد حنیف قدس سرہ — حضرت زکی قدس سرہ — مطہری قدس سرہ — حضرت شیخ محمد رازدان — حضرت شیخ محمد زمان قدس سرہ — حضرت شیخ حاجی احمد قدس سرہ — حضرت حسین علی شاہ ساکن ... ستاری

ور طفیل قطب وقت و قرۃ العین سب رہے | رہنمائے ہادیان خواجہ امام ابن العلے

حضرت سید امام علی شاہ ستاری مجددی نقشبندی دام برکاتہ ... ۳۳

بعد ازان این خاکسار و خاک پا | ہست احمد جان برایشان فدا

حضرت احمد جان صاحب دہلوی ثم اللدھیانوی عفی اللہ عنہ لدھیانہ محلہ جدید

اول احمد آخر احمد جامئے این خاندان | حق کند رحمت طفیل او بجملہ داخلان

جملہ حاجاتم روا کن از پئے این عاشقان | وز جفائے نفس و شیطان داریارب در امان

صد تحیات و سلام از من رسان بر ہر کسے | زانظرف امداد ما برای گدا و بے بسے

869

ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور فیه
شفاء للناس واذا مرضت فهو یشفین قل هو للذین امنوا هدی وشفاء

هزاران هزار شکر شافی مطلق و احسان حکیم برحق که کتاب مستطاب مسمی

[illegible] النقشبندی المجددی الدهلوی ثم اللدهیانوی [illegible]

طب روحانی

مجرب و مفید علاج مریضان است

در مطبع حقانی لودیانه واقع احاطه سردار
نور محمد خان صاحب باهتمام مولوی نور محمد طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ
محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

احوال مصنف و سبب تصنیف کتاب

اس ناکارۂ جہان منشی احمد جان دہلوی ثم اللدھیانوی بخشے اللہ تعالےٰ اُسکے گناہوں کو اور ڈھانکے عیبوں کو۔ آٹھ نو برس کی عمر سے طلب خدا اور یاد الٰہی کا شوق تھا۔ جہاں اس راہ کا مذکور ہوتا وہاں بیٹھتا۔ اور جسجگہ کسی بزرگ کو سنتا وہاں جاتا۔ خلوت و تنہائی میں گریہ و زاری کرتا اور جناب باری میں ملتجی ہوتا کہ یارب العالمین سیدھی راہ دکھا اور گمراہی سے بچا۔ نہ کاروبار میں دل لگتا نہ نکاح کرنیکو جی چاہتا۔ حتّیٰ کہ چالیس برس کی عمر تک عالم تجرید میں بزرگوں کی خدمت

میں پھرا کیا۔ اور بہت کاملوں کی خدمت بابرکت میں استفادہ کیا۔ چنانچہ بعد انتقال حضرت قبلۂ عالم خواجہ سلیمان چشتی تونسوی قدس اللہ سرہ کے مکان شریف رتر چھتر میں غوث صمدانی ظل رحمت یزدانی حضرت امام ربانی سید امام علی شاہ سامری نقشبندی المجددی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں پہنچا۔ اور بارہ[۱۲] چودہ[۱۴] برس تک خاک بوس آستان فیض ترجمان رہا۔ حضرت کی جناب سے اجازت نامہ عنایت ہوا اور طالبان خدا کی ہدایت واسطے ارشاد فرمایا۔ چالیس برس کی عمر میں کدخدائی کی اور لدھیانہ رہنا اختیار کیا۔ صدہا طالبان خدا کا رجوع ہوا۔ ہدایت کا رستہ جاری کیا۔ باوجود ناقابلیت کے اِس وقت تک کہ سنہ ۱۲۹۵ھ ہیں بائیس برس کا عرصہ ہوا کہ لدھیانہ میں اسی ذوق وشوق میں طالبان خدا کے ساتھ بسر کرتا ہون اور دعا مانگتا ہون کہ خدا تعالیٰ میرا اور میرے متعلقوں اور دوستونکا خاتمہ بخیر کرے اور اعلےٰ درجہ کو پہنچاوے اور صالحوں کے ساتھ مارے اور حشر کرے اور بخشے اور گناہ معاف کرے۔ مگر میں نہایت افسوس سے یہہ بات کہتا ہون کہ لوگوں کے طبایع میں نہایت اختلاف پایا۔ اور جیسا سوچا اور چاہا تھا ظہور میں نہ آیا بعضے لوگ داخل طریق ہوئے صرف اس نیت سے کہ ہم بے پیر تھے ہمنے پیر پکڑ لیا۔ ہمارا پیر شفاعت کروائیگا اور انجام بخیر ہوجاویگا۔ بعضوں کی یہہ نیت کہ دنیا میں امن رہیگا۔ مال و دولت میں ترقی ہوگی۔ روزگار لگ جائے گا خوش رہیں گے۔ اچھی اوقات گذارے کریں گے۔ بیماری میں گنڈہ تعویذ لیجادیں گے۔ مصیبت

کے وقت ہماری فریادرسی کریں گے۔ بعضوں کو جو تھوڑا بہت شوق ہوا تو انکو معاش کی فکر نے نچھوڑا اور بیوی بچوں نے تنگ کیا اور خدا کا نام نہ لینے دیا۔ بعضوں کے ماباپ حارج ہو گئے۔ اور بعضوں کو بیماری نے گھیر لیا۔ بعضوں کو بےعلمی اور نفس نے خراب کیا۔ بعضوں کی استعداد میں کمی۔ اور بعضوں نے بے وفائی اور بے ہمتی کا رستہ اختیار کیا۔ بعضوں نے حق شناسی نکی اور کجروی کا رستہ پکڑا۔ بعضوں کو کم و بیش جو کچھہ حاصل ہوا انکو موت نے آگھیرا۔ بعضوں نے اپنی لذت میں گوشہ اور کنارہ پکڑا۔ فی الجملہ اپنے دوستوں میں اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق ایسا کوئی شخص صاحب کمال نہوا جو بندگان خدا کو بخوبی نفع پہنچاتا اور ہدایت کا رستہ دکھلاتا اور گمراہی اور ضلالت سے بچاتا اور ایسا رستہ جاری کر جاتا کہ بندگان خدا کو ایک عام فیض اور نفع پہنچتا اب اس مسکین کو ضعیفی اور بیماری نے گھیر لیا اور موت کا پیغام آپہنچا۔ افسوس ہی کہ یہہ بزرگوں کی دولت باوجود اس محنت اور مشقت کے قبر میں سینہ میں جاوے اور مخلوقات اس سے بےنصیب رہے اور فائدہ اور نفع نہ اٹھاوے۔ اور یہی سبب ہی کہ کمالات درویشی بزرگوں کے سینہ میں قبر میں چلا گیا۔ اور جنکو پہنچا انہوں نے کسی خاص مصلحت کے واسطے اسکا اظہار ندیا اور نااہلوں اور بیوفایوں سے چھپایا۔ یہانتک کہ یہہ علم دنیا میں کمیاب بلکہ نایاب ہو گیا۔ اور چونکہ علم طریقت نہایت متبرک اور بافضیلت علم ہی اور تمام جہان اور ہر ہر مذاہب کے لوگوں کو اسپر اعتقاد تھا اور اب بھی ہی اور قیامت تک رہیگا اور لوگ اسکی اور درویشوں کی بڑی قدر اور

منزلت نگاہ رکھتے ہیں اور اُنکا ادب کرتے ہیں۔ اسی لئے عوام الناس جو بندۂ نفس اور بندۂ درم و دینار تھے درویش بن بیٹھے اور لوگونکو مرید کرنے لگے اور پرہیز گاری اور صلاحیت کا جامہ پہنکر خلقت کو ٹھگنے لگے۔ اور بزرگوں کے مقولے جو کتابی تھے بیان کرنے اور سلیم دلونکو پھسلانے۔ اور کتابی ذکر و شغل بتلانے لگے۔ اور جب طالبوں کے حصول میں دیر ہونے لگی۔ تو بہانہ بتلانے اور کہنے لگے کہ دیکھو حضرت باوا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کیسے مجاہدے کئے ہیں۔ اور دیکھو حضرت ذاالنّون مصری نے کیسے کیسے صدمے اٹھائے ہیں۔ طالبان خدا برسوں صائم الدہر اور قائم اللیل رہے ہیں۔ تذکرۃ الاولیا کو دیکھو۔ ریاضتہ السالکین کا مطالعہ کرو۔ ایسا مت گھبراؤ اور اپنے سب کام خدا کے سپرد کرو انشاءاللہ انجام بخیر ہو جاویگا ایسا ایسا کہتے ہیں اور لوگوں کی عمر گرانمایہ کو برباد کرتے ہیں۔ اگرچہ خدا تعالےٰ کسی کی محنت ضایع نہیں کرتا بیشک اُنکو نونیک ہی پھل ہوگا۔ مگر ایسے ثابت قدم لوگ کہاں ہیں کہ اپنی عمر اسی شوق میں گزار دیں یہانتک کہ مر جاویں اور ہمت نہ ہاریں۔ لاچار ہو کر بد اعتقاد ہو جاتے ہیں اور درویشی پر طعن مارتے ہیں اور بٹہ لگاتے ہیں۔ اور بعضے دل ہی دل میں بزرگانِ قدیم اور حال کے درویشوں کے منکر ہو کر ایمان گنواتے ہیں اور وہابیوں اور لامذہبوں میں شریک ہو کر مسلمانوں میں فساد ڈالتے ہیں۔ اور چونکہ سچا دست خدا کا نظر نہیں آتا یا اپنے تئیں چھپاتا ہے۔ اگر موجود ہو وے تو حق باطل کو چھانٹ دے اور محقق اور مقلد اور سچے جھوٹے کو پرکھ دے۔ اور اپنے تصرفات

سے جہان کو معمور کرے۔ چونکہ امام زمانہ معدوم ہی جہان میں ظلمت اور ضلالت زیادہ پھیلتی جاتی ہی۔ افسوس صد افسوس کہ ایسا تبرک علم جہان سے اُٹھا جاتا ہی بلکہ اُٹھ گیا۔ اٹھگیا بھی نہیں کہا جاتا بلکہ مرگیا +

التماس

اب میں نہایت ادب اور انکسار سے جمیع صاحب باطنوں اور اہل کمالات کی خدمت میں التماس کرتا ہون کہ اب وقت بہت نازک ہی اگر میری عرضداشت کو قبول کریں تو مصلحت وقت یہی ہی کہ خواہ تصرف باطنی خواہ تحریر کتابی خواہ اجازت عام خواہ کلام وغیرہ سے جسطرح مناسب سمجھیں خلق اللہ کو نفع پہنچاویں اور ہدایت کا طریقہ جاری کریں اور اسرار باطنی کو طالبان خدا کے سینوں میں بھریں اور رحم کریں والا یاد رکھیں کہ ایسا وقت آنیوالا ہی بلکہ آگیا کہ عنقریب ہمارے علم سے غیر مذاہب کے لوگ فایدہ بخشیں اور فاسق فاجر لوگوں کی زبان سے اسکے اسرار شہرت پاویں اور ہم لوگ پھر انکی خدمت میں جاکر سیکھیں اور بدینوں کی صفت وثنا کریں۔ یہہ مقولہ میرا تعجبات سے معلوم ہوگا۔ مگر یقین جان لو کہ ایسا ہی نظر آتا ہی۔ افسوس ہماری بے ہمتی پر مجھکو تو اس علم درویشی کے دریا سے ایک قطرہ بھی میسر نہیں جو میں خلق اللہ کو چکھادون مگر خیر بعد استخارہاے مسنونہ اور الہام غیبی کے اشارہ سے جو کچھہ تر و خشک بزرگوں کے سینہ سے عطا ہوا ہی اللہ جل شانہ سے مدد مانگ کر درج قرطاس کرتا ہون کہ عام خلایق اس سے نفع اٹھاوے اور یہہ علم گم نہو جاوے۔ اور بزرگوں کی جناب سے

امید رکھتا ہوں کہ اگر خطا دیکھیں تو پردہ پوشی فرما دیں اور مجھکو رسوا نکریں۔ میں یہہ بھی نہیں چاہتا کہ غلطی اور خطا کا رواج دیں۔ اگر میں زندہ ہوں تو مجھکو بلا کر سمجھا دیں۔ اور جو میں مر جاؤں تو اپنی علیحدہ کتاب میں اس بھول چوک کو ایسی طرح اصلاح دیں اور سنواریں کہ مجھکو بٹہ نہ لگے۔ اور برا بھلا نہ کہیں کہ یہہ شیوہ بندگان خدا اور شرفا کا نہیں۔ ہم لوگوں کی نااتفاقی اور پھوٹ اور عیب جوئی نے نہایت اسفل درجہ کو ہم کو پہنچا یا اور تمام جہان میں رسوا اور خراب کیا۔ مقصود خلق اللہ کا نفع پہنچانا اور عاقبت میں نیک پھل پانا اور خدا اور رسول خدا صلعم کا راضی کرنا ہی جسطرح ہو سکے بغیر خود بینی اور تعصب اور تکبر کے حاصل کرو اور عاقبت کو سنوارو۔ اور بیشک میں بد باطنوں اور کوتہ فہموں کے تعصب اور زباندرازی سے ڈرتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ لوگ مجھپر طعن اور تشنیع اور عیب جوئی اور ملامت کے صدہا پتھر پھینکیں گے اور نشانہ بناویں گے۔ خیر جیسا وہ کرینگے ویسا ہی پاوینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَیْھَا۔ باوجود اسکے میں اپنے سینہ کو سپر بناتا ہوں اور سچ سچ کہتا ہوں کہ میرا مقصود تو صرف خلق اللہ کو نفع پہنچانا ہی اور عذاب آخرت سے ڈرنا اور اللہ تعالی کی رضا ڈھونڈنا اور یہی دعا کرتا ہوں کہ خداوندا انجام بخیر کرنا اور عاقبت میں نجات بخشنا۔ اللہ تعالے مجھکو خلوص نیت دیوے اور عجب و ریا و تکبر سے بچا دے۔ اور اس کتاب کو خیر و خوبی سے تمام کروا دے اور قبول کرے اور میرے گناہوں پر نظر نڈالے۔

اِنہ ھو الغفور الرحیم

اب میرا ارادہ ہی کہ ایک کتاب لکھون اور اُسکا نام (جامع علوم عرفانی)
رکھون۔ اور بول چال اُردو ایسی صاف اور سلیس بولون کہ ہر شخص آسانی سے سمجھہ
سکے اور نفع اُٹھاوے۔ اور اس کتاب کے تین دفتر بناؤن اور ہر ایک مین۔
علٰحدہ علٰحدہ مضامین لکھون۔ اگرچہ ایکدفتر دوسرے کو اور دوسرا تیسرے کو مدد دیگا۔ اور کمال
جبھی حاصل ہوگا کہ تینوں دفتر کا مطالعہ کیا جاوے اور ایکدوسرے کے ساتھہ ربط
دیا جاوے اور بخوبی سمجھا جاوے۔ مگر یہہ بھی ضرور ہی کہ جسکے پاس جس مضمون کا ایکدفتر
ہوگا وہ ایک ہی اُس مطلب واسطے کافی اور وافی ہوگا دوسرا دفتر اُسے دیکھنا نہ
پڑیگا۔ ہاں یہہ بات جدا ہی کہ اگر کوئی شخص اپنا علم بڑھانا چاہے یا تمام مطالب مین
دخیل ہونا اور کمال پیدا کرنا چاہے تو تینوں دفترونکا مطالعہ کرے اور سمجھے
اور آزماوے ؛

اول دفتر مین سلب امراض کا طریقہ لکھونگا اور سمجھاؤنگا کہ مریض کے
مرض کو توجہہ سے اِسطرح دور کرنا چاہیئے۔ اور اس دفتر کو مقدم کرونگا اور دفترون
سے۔ اِسلئے کہ صحت جسمانی اور تندرستی سب چیز سے مقدم ہی۔ جب انسان تندرست
ہوگا تو خدا کا نام بھی لیگا اور معاش بھی پیدا کرسے گا اور سب کام کرسکیگا۔ اور جب
تندرست ہی نہوگا تو کیا کرلیگا جمادات کی طرح پڑا رہیگا بلکہ جینے سے زیادہ موتکو
پسند کریگا۔ اور اس پہلے دفتر کا نام (طب روحانی) رکھونگا ؛

دوسرے دفتر مین ہدایت کا ایسا رستہ بتلاؤنگا جو طالب اور مطلوب

کے حق میں مفید ہوگا اور عام تصوف سے جدا۔ برسوں کی جگہ مہینوں۔ اور مہینوں کی جگہ دنوں میں۔ اور دنوں کی جگہ پہروں اور گھڑیوں میں فائدہ اُٹھاویگا اور تجربہ کرلیگا۔ اگرچہ یہہ رستہ انہیں مشہور کتابوں اور بزرگوں کا ہوگا مگر وہ ہوگا جو اکثر بزرگوں سے سینہ بسینہ چلا آیا ہے اور اسکا عام چرچا اور شہرہ نہیں دیا گیا ہے اور اس دوسرے دفتر کو اسی لئے دفتر ثانی کروں گا کہ جب خدا تعالیٰ نے تندرستی دی اور عاقل بالغ کیا اور ہزاروں نعمتوں سے سرفرازی اور بزرگی کا خلعت بخشا تو ہر شخص پر فرض اور واجب ہوا کہ اپنی نجات کا رستہ ڈھونڈے اور عذاب آخرت سے اپنے تئیں بچاوے خدا تعالیٰ کی بندگی کرے اور اُسکی رضاجوئی کا متلاشی رہے اور اس دفتر کا نام (نجات جاودانی) رکھونگا۔

تیسرے دفتر میں کشف آفاقی اور کشف انفسی اور کشف عالم ارواح اور فنا فی الشیخ اور کشف قبور وغیرہ کا ذکر کرونگا۔ اور جس سے زیارت آنحضرت صلعم اور دیگر بزرگوں کی عالم رؤیا اور استغراق وغیرہ میں ہو جاوے اُسکا طریقہ سکھلاؤنگا۔ اور اسی قسم کی بعض بعض اور باتیں بھی جتلاؤنگا۔ لیکن اس تیسرے دفتر کو میں بطور اجمال لکھونگا۔ کیونکہ یہہ سب باتیں طالبان خدا کے لئے نقصان دیتی ہیں۔ بلکہ منشائخین کو بھی ترقیات مدارج سے روکتی ہیں اور ماسوا اللہ کی دُف لگاتی ہیں۔ اور مجھکو ان باتوں میں تجربہ بھی کم ہوا ہے۔ اسی لئے اس تیسرے دفتر کو میں سب سے آخر بیان کرونگا کہ یہہ سب باتیں عاقبت کے دن بالکل بکار

آمد نہونگی اور موت کے بعد کچھہ نفع نہ بخشیں گی۔ اور اس تیسرے دفتر کا نام (کمالات انسانی) رکھونگا۔ اب مین اول دفتر جسکا نام (طب روحانی) ہی لکھتا ہون۔ اس دفتر مین آٹھہ ارشاد اور تینتالیس ہدایتین ہونگی ۞

ارشاد پہلا

توجہہ سے سلب امراض کے طریقہ کا بیان

متقدمین بزرگون کی کتابون مین جو باب تصوف مین عام مشہور ہین تمنے سلب امراض کا طریقہ پڑھا ہوگا۔ بلکہ بعض موقع پر درویشون کو سلب مرض واسطے توجہہ دیتے دیکھا ہوگا۔ سلب مرض اسکو کہتے ہین کہ کوئی درویش مریض کو حالتِ تنہائی مین بغیر دینے دوا دارو کے اپنے سامنے بٹھلا کر خیالی قوت کے زور اور پختہ ارادہ سے متوجہہ ہوکر مریض کے مرض کو دور کر دے۔ اور تاوقتیکہ صحت نہو دو چار دس بیس دن گھنٹہ آدھہ گھنٹہ پاؤ گھنٹہ توجہہ کرتا رہے۔ اِس توجہہ کی برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہی اور روز بروز صحت کی صورت نظر آتی ہی اور بخوبی اچھا ہوجاتا ہی۔ اگر توجہہ کرنیوالا ضبط خیال پر قادر اور اپنے کام مین مکمل ہو تو یہہ علاج عجائب فوائد اور کرامات ظاہر کرتا ہی اور سوائے شفا کے عجیب خوبیان دکھلاتا ہی مریض کے اخلاق مین تہذیب پیدا کرتا ہی یاد الٰہی کا شوق بڑھتا ہی برائیون اور بد اخلاقیون سے بیزاری دلاتا ہی۔ غرض کہانتک لکھون طوالت سے ڈرتا ہون

بعض بعض بزرگانِ قدیم جو جنگل اور پہاڑوں میں خوفناک جگہ اور ویرانوں میں یادِ الٰہی میں رہا کرتے تھے اِسی توجہہ اور خیالی قوت سے بھوک پیاس۔ بیماری سردی گرمی اور جمیع تکالیف کو ہٹا دیا کرتے تھے اور شیر اور اژدہا اور موذی جانوروں کو رام کر لیا کرتے تھے اور اس سے نفع اٹھاتے تھے۔ اور اِسکو اسرار باطنی سمجھکر نااہلوں کے بتلانے سے کنارہ رکھتے تھے اور اپنے خاص خاص مریدوں اور خادموں کو جو صالح اور خداپرست ہوا کرتے تھے بتلایا کرتے تھے۔ فی الجملہ عام اور مشہور کتابوں میں جو کچھہ لکھا ہوا ہی صرف صورت ہی صورت ہی۔ اور اِسکی حقیقت خواہ تو کاملوں کے سینہ میں مخفی ہی۔ خواہ قبر میں چلی گئی اور یہہ متبرک علم دنیا میں کمیاب ہو گیا اور جھوٹے اور مکار لوگ درویش بنکر دعوے کرنے لگے۔ اور چونکہ یہہ لوگ ناواقف اور ناتجربہ کار تھے اگر کسی جگہ سلب مرض کرنیکا اتفاق ہوا تو کامیاب نہوئے یا کمتر درجہ بیمار کو کامل صحت ندیسکے۔ شرمندگی اور خجالت اور محنت کے سبب سے یہہ طریقہ ہی چھوڑ بیٹھے اور صرف دعا اور گنڈہ تعویذ اور جھاڑا پھونکی کا وتیرہ اختیار کر لیا۔ اِسی طرح یہہ طریقہ دنیا سے معدوم ہو گیا۔ میرے نزدیک مریض کو صحت بخشنا اور دکھیا کا دکھہ درد ہٹانا اور حاجتمند کی حاجت روائی کرنی اور بھولے ہوئے کو رستہ بتلانا اور خاص و عام خلق اللہ کو نفع پہنچانا بہت ہی بڑی دولت ہی۔ نہ اس سے بہتر کوئی نیکی ہی نہ اس سے بڑھکر کوئی عبادت۔ جمیع مذاہب کا اسپر اتفاق ہی اور یہی اصول شریعت

اسی سبب سے میں اس کتاب کو ایسا مشرح اور مفصل لکھونگا کہ ہر شخص جو تھوڑی سی بھی استعداد اور قابلیت اسکی رکھتا ہوگا اسکا تجربہ اور آزمایش کرلیگا اور مریض کو کم و بیش صحت بخش سکیگا۔ میں عام اجازت دیتا ہون اور کامل اعتماد سے اسکی آزمایش کی ترغیب دلاتا ہون کہ ہر شخص خواہ عورت ہو خواہ مرد سوائے مشرک کے کسی مذہب کا ہو مگر صالح اور پرہیزگار اور دلسوز۔ خدا ترس۔ عاقل۔ بالغ۔ تندرست اور اس کام کی قابلیت اور استعداد رکھتا ہو کامل اعتقاد اور یقین اور ہمت سے بخوبی تجربہ کرسے انشاءاللہ تعالے کامیاب ہوگا اور میری تحریر کے بموجب آزمائیگا۔ اُسوقت میرے حق میں بخشش کی دعا کرے حق پہچانے اور مجھے محروم نہ رکھے۔ رع۔ باکریمان کارہا دشوار نیست ؎

ہدایت ۱

میں بھی اول اول اِس راز کو چھپاتا تھا

جسوقت میں حضرت اعلیٰ قدس سرہ کی خدمت شریف سے سنہ ۱۲۰۳ ہجری میں اجازت پاکر لدھیانہ میں سکونت پذیر ہوا اور اکثر بندگان خدا ارادت لائے تو میرا بھی یہی ارادہ تھا کہ جہانتک ہوسکے اِس دولت کو نا اہل اور نالائق لوگوں سے چھپاؤن۔ چنانچہ سالہا سال اسیطرح ہوتا رہا۔ دروازہ بند کرکر

حلقہ کیا کرتا اور غیر شخص کو سوائے اپنے دوستوں کے اندر آنے کی اجازت نہ دیتا
اگر کوئی بیمار آتا تو تعویذ۔ گنڈہ وغیرہ پر اکتفا کرتا۔ اور جسپر بہت ترس کھاتا
عام مجلس میں سامنے بٹھلا لیتا اور دل ہی دل میں اُسکا خیال رکھتا۔ اکثر
مریض شفا پاتے اور بیمار تندرست ہو جاتے۔ اگر بہ تفصیل اسکا ذکر کرون
کتاب طوالت پکڑ جاوے گی۔ مگر ایکدو اشخاص کا ذکر کرتا ہون ؛

حکایت ایکدفعہ میرا مکان بن رہا تھا اور دو درویش مٹی گارہ کا کام
کرتے تھے اور گھڑوں سے طغار میں پانی ڈالتے تھے کہ دفعتاً گھڑا ٹوٹ
گیا۔ مینے کہا فلانا گھڑا فلانی عورت کا جو دھرا ہی قیمت دیکر لیلو۔ اُسنے کہا
حضرت میں قیمت نہیں لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے۔ اُسکو پانچ چھہ مہینہ
سے تپ آتا تھا اور اُسیدن اُسی گھڑی اُسکو تپ آنیکا وقت تھا۔ مینے
دل ہی دل میں خیال جمایا اور وہ وقت اُسکا ٹل گیا۔ بعدہ تندرست تھی ؛

حکایت سرہند شریف میں ایک مولوی صاحب جو خوش آواز اور خوش
الحان آدمی تھے اُنکو باری کا تپ جاڑے سے آتا تھا۔ اور جمعہ کا دن تھا
انہوں نے بیماری کے باعث امامت سے انکار کیا۔ بعد نماز مینے کہا فلانا
معجزہ سنا دو۔ وہ لحاف لئے بیٹھے تھے۔ کہنے لگے مجھکو تپ چڑھتا آتا
ہی میں کچھہ پڑھہ نہیں سکتا۔ مینے کہا تم معجزہ شروع کرو خدا تعالیٰ اُسکی
برکت سے تپ دور کر دیگا۔ اُنہوں نے معجزہ شروع کیا اور مینے اُنکی

طرف خیال جمایا۔ پانچ سات شعر پڑھے ہونگے کہ تپ کم ہونے لگا۔ اُدھر معجزہ ختم ہوا اُدھر انہوں نے لحاف پھینکدیا ÷

حکایت ایک شخص کی آنکھیں دکھتی تھیں وہ دم کرانے آیا مینے اپنا ایک انگوٹھا اُسکی ایک آنکھہ پر رکھا۔ اسیوقت ایک ضروری کام واسطے میں اٹھا اور چلاگیا۔ وہی آنکھہ اُس کی دو گھڑی بعد راضی ہوگئی۔ بعدؔ دوسری آنکھہ پر دم کرنے سے چار گھڑی بعد فائدہ ہوا۔ غرض بہت ہی چھپا کر علاج کرتا تھا اور یہی چاہتا تھا کہ اِس علم کو بالکل نا اہلوں پر ظاہر نکروں۔ جسکو لائق اور وفادار دیکھوں اُسکو اس کی اجازت دوں اور بتلاؤں۔ اِس بات کا رستہ دیکھتے دیکھتے سالہا سال گزر گئے۔ جسکو دیکھا بے وفا اور بیمروت اور ناحق شناس پایا۔ دل سرد ہو گیا اور عاقبت کا اندیشہ ہوا کہ افسوس ضعیفی نے گھیر لیا اور موت کا پیغام آپہنچا اور یہہ علم سینہ کا سینہ ہی میں رہا بلکہ قبر میں ساتھہ چلا۔ خلقت اپنی نالائقی سے محروم رہے اور میں اِس کی رازداری میں ثواب سے محروم چلا۔ اب لاچار جناب باری میں رجوع کیا اور سوائے اُسکے چارہ ندیکھا کہ اس علم کو کتاب میں درج کر کرایسا عام کر جاؤں کہ تمام خلق اللہ اس سے فائدہ اٹھاوے اور فیض پاوے

ہدایت ۔ ۲

سلبِ امراض کے بہت طریق ہیں

اب معلوم کرو کہ سلب امراض کے طریق بہت ہیں۔ بعضے اپنے خیال سے چاروں اخلاط بنکر مریض میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور بعضے محض شفا بنکر مریض کے خون میں نفوذ کر جاتے ہیں۔ اور بعضے مریض کی روح کو اپنی روح کے ساتھہ یکرنگ کر کر کمال دلسوزی سے دعا کرتے ہیں۔ اور بعضے نفی اثبات اور اسم ذات کی ضرب سے مرض کو ہٹاتے ہیں یا کھینچتے ہیں اور زمین پر ڈالتے ہیں۔ بعضے بآواز بلند اسم ذات کی مریض کے قلب پر بہ نیت شفا ضرب لگاتے ہیں۔ بعضے دستار یا رومال یا چادر کے کونے سے کمال رجوع سے مریض کی مرض کو زمین پر جھاڑتے ہیں۔ بعضے مرض کی جگہ پر مریض کا ہاتھہ دھرواتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد ہٹواتے ہیں۔ بعضے اپنا ہاتھہ مریض کے سر یا سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ جگہ پر دھرتے ہیں۔ حضرت اعلیٰ قدس سرہ بعدِ مغرب بہت سے مریضوں کو دور دور اپنے چپ و راست بٹھلا لیا کرتے تھے اور آپ رو بقبلہ تسبیح ہاتھہ میں لیکر وظیفہ کے بہانے خاموش بیٹھہ جایا کرتے تھے۔ بڑے بڑے سخت امراض دور ہوتے تھے اور سخت سخت مریض شفا پاتے تھے۔ فی الجملہ اصول ان سب کا ایک ہے

اگرچہ صورت میں اختلاف پایا جاتا ہی- اور ان سبکا بیان بیفائدہ طوالت رکھتا ہی- جو بزرگ جس طریق سے کرتا ہی اور کامیاب ہو چکا ہی اسی طریق سے کئے جاوے اور چھوڑے نہیں کہ یہہ کام بہت ہی بڑے درجہ کا ہی اور ایسے بزرگوں کو میری اور میری کتاب کی ضرورت کیا ہی- میں تو ناواقفوں اور اندھوں کو رستہ بتلاتا ہون- میں تو اپنا وہ طریق اور ترکیب بتلاؤنگا جو میں کرتا ہون اور جسکو بخوبی آزما چکا ہون- اور اُس کے عیب و صواب اور کم و بیشی کا تجربہ کر رہا ہون ٭

ہدایت-۳

انسان میں وہ کیا چیز- اور کیا نور ہی جس سے بیمار شفا پاتا ہی

اول اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ وہ کیا شی ہی جو توجہہ دینے والے کے خیال اور ارادہ سے مریض کے اندر خواہ وہ غائب ہو خواہ حاضر چلی جاتی ہی اور مریض کو صحت بخشتی ہی- یا صرف خیال ہی میں ایسی کوئی تاثیر ہی جو مریض کو شفا دیتی ہی- سو جان لو کہ اللہ تعالے نے ہر انسان میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہی کہ ہزارہا کام جہان کے اُسی نور کے متعلق ہیں- اسی نور کے سبب انسان دنیا کی ہر ایک چیز کو پہچان جاتا ہی اور ہر چیز کے ساتھ

ایک نسبت پیدا کر لیتا ہی۔ انسان کو نفرت اور انس اسی کے سبب ہوتا
ہی۔ انسان اسی سے فتح اور شکست پاتا ہی۔ غرض جو کام جہان میں موجود ہی
اور ہوتا ہی اسکے ساتھہ اسکو ایک نسبت اور لگاؤ پیدا ہوتا ہی۔ اسی نور کے
سبب انسان کی زندگی ہی۔ یہہ نور اعتدال اور ہمواری کو چاہتا ہی۔ زیست
کو تازہ رکھتا ہی اور کجی کو کھوتا ہی۔ یہی سبب ہی کہ شفا بخشتا ہی اور انسان کو
ہدایت کے رستہ پر لاتا ہی اور اخلاق کو سنوارتا ہی۔ اور یہہ نور نورِ
انسانی ہی اور نیت اور ارادہ کے تابع۔ انسان اپنے ارادہ سے جس
طرف اسکو دوڑاتا ہی روان ہوتا ہی۔ یہہ وزن اور رنگ بھی رکھتا ہی
اور بزرگوں نے اسکی حقیقت کو پہچانا ہی۔ زیادہ حال اسکا دوسرے
دفتر میں لکھونگا اور اس سے زیادہ مجھکو اسکی حقیقت کی خبر نہیں۔ البتہ
اسکے اصول اور حقیقت سے بزرگ آگاہ اور واقف ہیں اور پہچانتے
ہیں۔ تمھارے کام واسطے اتنا ہی کافی ہی جسقدر میں لکھتا ہون۔ یہہ نور
نورِ انسانی ہی جو عالم غیب سے ہر وقت انسان پر نازل ہوتا ہی اور انسان
کے تمام جسم اور خون اور روح حیوانی میں نفوذ کرتا ہی اور سماتا جاتا
ہی۔ اور جسطرح انسان کے اندر سماتا جاتا ہی اسیطرح انسان کے تمام
بدن سے نکلتا جاتا ہی۔ اسیطرح ہر ہر لحظہ بھرتا جاتا ہی اور خالی ہوتا رہتا ہی
اور انسان ارادہ کرکر جسطرف اسکو بیجاتا ہی اُدھر جاتا ہی اور اسمیں سماتا ہی

اور بموجب نیت اور ارادہ کے کام دیتا ہی۔ بہ نسبت تمام بدن کے منہہ سے اور انسان کے دم اور ناک اور آنکھوں سے زیادہ خروج پاتا ہی۔ اور سر اور تمام چہرہ اور منہہ میں اکثر جمع رہتا ہی۔ اور یہی سبب ہی کہ ٹکٹکی باندھکر دیکھنے اور دم کرنے سے مریض پر جلد اثر ہوتا ہی اور بخوبی شفا پاتا ہی۔ اور بہ نسبت پشت ہاتھوں کے دونو کف دست۔ اور بہ نسبت کف دست کے دسوں انگلیوں کے سروں سے اور بہ نسبت انگلیوں کے سروں کے انگوٹھے سے۔ اور بہ نسبت انگوٹھے کے انگوٹھوں کی نوک سے زیادہ تر خارج ہوتا ہی۔ یہی باعث ہی کہ ہاتھوں کے پاس کرنے اور ہاتھوں کے رکھنے اور انگلیوں کے نشانہ کرنے اور پانی کی سطح پر انگوٹھے کے چکر دینے سے بخوبی اثر ہو جاتا ہی۔ اور بیماری کی جگہ اور پانی میں بموجب نیت اور ارادہ کے یہہ نور جمع ہوتا ہی۔ اور مریض کو فائدہ پہنچاتا ہی اور بیماری کے ہمراہ بیماری کو کھینچکر ہاتھہ پائوں کی انگلیوں کے سروں سے بیماری اور ناہمواری کو نکال لیجاتا ہی۔ اور یقین جانو اور میرے کہنے کو سچ مانو اور کامل اعتقاد سے جان لو کہ یہہ نور مریض اور طالب خدا کے دل میں اور تمام بدن اور حواس خمسہ میں ایسی تاثیر کرتا ہی جیسی آگ لوہے میں تاثیر کرتی ہی اور لوہے کو بالکل آگ کیطرح سرخ کر دیتی ہی۔ باوجود اِسکے اُس نور کو معالج

اور مرشد کے ساتھ ایک لگاؤ اور نسبت باقی رہتی ہے۔ اس باتکا مفصل ذکر دوسرے دفتر میں جسکا نام نجات جاودانی ہے آویگا۔ اس دفتر میں تو میں صرف اُسیقدر لکھونگا اور ظاہر کرونگا جو بیمار کی تندرستی بخشنے میں کارآمد ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ تمکو اِس مقصود سے اور مطلب کیطرف لیجاؤں اور میں خود بھی پسند نہیں کرتا کہ طول طویل جھگڑوں میں پڑ جاؤں۔ اور اپنے فائدے سے دور پڑون۔ اور مجھکو یہہ بھی جلدی ہے کہ خداتعالیٰ اس کتاب کو خیر وخوبی سے میری تندرستی اور زندگی میں تمام کروا دے۔ کیونکہ جوانونکا بھروسا نہیں۔ میں تو بوڑھا آدمی ہون اور بیماریوں میں گرفتار بس مونکا کیا اعتبار ✤

ارشاد دوسرا ۲

پہلے میری آٹھہ باتیں سمجھہ لو تو پھر تم کو توجہہ دینے کی ترکیب سکھلاؤن

اب میرا ارادہ ہے کہ تمکو توجہہ دینے اور مرض دور کرنے کی ترکیب سکھلاؤن۔ مگر پہلے اسباتکا سمجھانا ضرور سمجھتا ہون کہ اگر تم کو شوق ہے تو میری

آٹھہ باتیں سمجھہ لو :

ہدایت ۱

پہلی بات یہہ ہی کہ پرہیزگاری اور پارسائی اختیار کرو

جان لو کہ یہہ کام مقبولانِ خدا اور اولیاء اللہ کا ایجاد کیا ہوا ہی۔ اور دوستان خدا نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی واسطے نکالا ہی۔ یہہ کام بھی برکت والا ہی اور اسکا اختیار کرنیوالا بھی دوست خدا کا ہی۔ اِسمیں نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قدم رکھنا چاہیئے۔ شریعت کی تابعداری کرو۔ خدا کی بندگی میں لگے رہو۔ جو خدا تعالیٰ اور اُسکے رسول مقبول صلعم نے حکم کیا ہی اُسکو بجا لاؤ اور جس جس باتکو منع کیا ہی اور روکا ہی اُس سے بچتے رہو اور پرہیز کرو۔ کسی پر ظلم و زیادتی نکرو۔ بندگان خدا کو اپنا عضو بدن سمجھو۔ جھوٹ اور فریب سے بچو۔ سچ بولو معاملہ میں درستی اور صفائی رکھو۔ کسی جاندار اور بیجان شی کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شریک نگر دانو۔ مصیبت زدوں کے دکھہ درد میں شریک رہو۔ اور اس کام کو روپیہ پیسا کمانے کی نیت سے نہ اختیار کرو۔ اِسمیں

خالص خدائی رضامندی اور عاقبت کی بہبودی ڈھونڈو۔ اگر اِن باتوں پر عمل کروگے تو بخوبی کامیاب ہوؤگے اور جلد شفا حاصل کراؤگے اور مریض کے اخلاق کو بھی سنوار وگے۔ اور مریض کو بھی یہہ سب باتیں سمجھادو اور نصیحت کردکہ صلاحیت اور پارسائی سے رہا کرے اور اپنے اخلاق کو سنوارے اور سیر و تماشے اور عجائبات دیکھنے کی نیت سے بھی یہہ کام نکرے کیونکہ یہہ نور بذاتہ پاکی اور صفائی رکھتا ہی اور توجہہ دینے والے کو بھی صالح اور پارسا چاہتا ہی۔ اور جب توجہہ دینے والا برے اعمال اور گناہ کے کام کرتا ہی اور اخلاق ذمیمہ اور ناشائستہ باتوں میں مبتلا ہوتا ہی تو یہہ نور مکدّر اور گندہ ہوجاتا ہی اور بجائے شفا کے نقصان بڑھاتا ہی۔ یا کمتر درجہ شفا کے بحال کرنے میں مزاحم ہوتا ہی اور مریض کے اخلاق کو بھی بگاڑتا ہی۔ میں تجربہ کرچکا ہون کہ اگر عرصۂ دراز مریض کی تندرستی کی نیت سے سلب مرض کیا گیا ہی تو توجہہ کی برکت سے مریض صالح اور پرہیزگار ہوگیا ہی۔ اور اگر خالص ہدایت کے ارادے سے بکثرت توجہہ دی ہی تو مرض طفیل میں جاتا رہا ہی۔ اور جب مریض پر استغراق اور سکر وارد ہوگیا ہی تو بخوبی آزمالیا ہی کہ اُسکو جھوٹ اور بُری ناشائستہ باتوں سے بیزاری ہوتی ہی اور جرم وعصیان سے نفرت کھاتا ہی اور خدا سے بہت ڈرتا ہی۔ صلاحیت

اور پرہیز گاری کی کلام سے شاد کام اور خوش ہو جاتا ہی اور اُسکا
چہرہ بشاش اور بحال نظر آتا ہی۔ اگر اُسکو کسی بُرے کام کا حکم کیا
جاوے تو بالکل نہیں مانتا ہی بلکہ جواب دینے سے انکار کرتا ہی۔ اِسکا
مفصل ذکر دوسرے دفتر میں آویگا۔ اب تم یہہ اعتراض کروگے
کہ ایسی محنت اور مشقت ہم کس امید پر اٹھاویں۔ روپیہ پیسا لینے سے
تو تم منع کرتے ہو پھر معاش کہاں سے چلاویں اور روٹی کس گھر سے
کھاویں۔ سو امید کا تو یہہ جواب ہی کہ تم ایسا بڑا ثواب کماتے ہو جسکو تمام
مذاہب والے پسند کرتے ہیں اور بالاتفاق اعلیٰ اور اَولیٰ مانتے
ہیں۔ پھر تم اُس پاک پروردگار سے امید رکھو وہ تمکو بہت ہی بڑا
درجہ دینے والا ہی جسکی صفت و ثنا بیان نہیں کرسکتے ہیں۔ اب رہا
معاش کا معاملہ۔ سو اگر تم کہیں سرکار دربار میں نوکر ہو یا تجارت زراعت
کرتے ہو یا املاک یا کرایہ یا جمع رکھتے ہو اور تمہارا گذارہ چلا جاتا ہی
تو پھر کِس لئے طمع کرتے ہو اور تھوڑا بہت دو چار دس بیس روپیہ لیکر
کَے دن کھاؤگے۔ کیا تم ایسی اعلےٰ چیز کو ادنےٰ شی سے بدلنا پسند
رکھتے ہو اور تھوڑا سا لالچ کر کر عاقبت کا اجر گنواتے ہو۔ یہہ تمکو
سزاوار نہیں۔ ہرگز ایسا مت کرو۔ اور اگر تم بالکل مفلس اور محتاج
ہو اور آمدنی کسی قسم کی نہیں اور معاش کے فکر میں سرگردان

رہتے ہو تو خیر جو مریض اپنی خوشی سے کچھہ دیوے لیلو۔ مگر نہ تو مریض سے
چکاؤ اور نہ کچھہ مقرر کرواور جو اپنی خوشی سے مریض تم کو تھوڑا بہت دیوے
تو خوش اور راضی ہو کر قبول کر لو اور ناک بھوں نہ چڑھاؤ۔ روزی
کا دینے والا وہی قادر رزّاق ہی جسنے تمکو پیدا کیا ہی اور پیدا ہونے
سے پہلے رزق بھیج دیا ہی اور تمہارا رزق آسمانوں پر رکھا ہی جہاں
کسیکا ہاتھہ نہیں پہنچتا۔ مگر ہاں اگر مریض کو تم صاحب مقدور دیکھو اور اُسکو
ناگوار نہو تو اُسکی اوقات موافق اوسے کہدو کہ بھوکوں کو کچھہ کھلادے
اور للہ غریب و غربا کو دے۔ کیونکہ کھلانا اور للہ دینا بھی بیماری اور بلا کو
ٹالتا ہی۔ اُسکو کہدو اللہ واسطے کچھہ بزرگونگی نیاز مانے بلکہ نکال کراؤ
کسیکے پاس علیحدہ رکھدے اور تمسے کہدے کہ یہہ کچھہ نکالا ہی۔ اگر تمہیں
دے تو تم غریب اور محتاج بیماروں کو کھلا کر علاج کرو۔ بہتر تو یہی ہی کہ
خالص نیت سے عاقبت کماؤ اور خدا کی رضامندی حاصل کرو۔ دیکھو
انسان عاقبت واسطے ہزارہا روپیہ للہ دیتا ہی۔ کوئی مسجد بنواتا ہی
کوئی کنواں کھدواتا ہی۔ کوئی سدابرت جاری کرتا ہی۔ بادشاہوں کے
وقت میں شفاخانے جاری ہوئے۔ اب سرکار انگریزی کی عملداری
میں ہسپتال بنے۔ کیا یہہ لوگ دنیا میں بدلہ مانگتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں
بلکہ عاقبت کی بھلائی چاہتے ہیں۔ تم بھی اسی امید پر اسکام کو کرو ✣

ہدایت-۵

دوسری بات یہہ ہی کہ بدکار سے توجہہ نلو

اگر کسی شخص کو دیکھو کہ توجہہ دیتا ہی اور کام برُے برُے کرتا ہی- معاملہ خراب اور اخلاق ذمیمہ رکھتا ہی- تو ہرگز مریض کا علاج ایسے شخص سے نکراوٗ بلکہ اُسکی صحبت میں بھی نجاوٗ اور اُسکے ساتھہ نشست برخاست نکرو اور حتی المقدور ایسے بدمعاملہ کو اِس علم میں دخیل نہونے دو- جہانتک ہو سکے اُس سے اِس علم کو چھپاوٗ بلکہ یہہ کتاب بھی اُسے ندکھاوٗ- جہانتک ممکن ہو اُسکو اِس دولت سے محروم رکھو اور اگر کسی صالح اور متقی خداپرست کو پاوٗ اور تم کو معلوم ہو جاوے کہ یہہ شخص اِس علم سے ناواقف ہی تو بڑی رغبت اور شوق سے اُسکو یہہ کتاب دکھلاوٗ اور ترغیب دو اور سکھلانے پڑہانے میں اُسکی مدد کرو- اُس حدتک کہ وہ اِسکو تجربہ کرلے اور آزمالے- غرض متقی سے چھپاوٗ نہیں اور فاسق فاجر کو بتاوٗ نہیں +

ہدایت- ٦

تیسری بات خلوت ہی

جہانتک ممکن ہو خلوت میں توجہہ دو - صرف مریض اور معالج کے سوا تیسرا شخص موجود نہو - نہ وہاں کسی کا گزر ہو - نہ کوئی شخص دوٗ سے چھپکر دیکھتا ہو - تا وقت صحت کسی کے سامنے اِسکا ذکر مذکور بھی نکیا جاوے - جو جانتے ہوں اُنکو بھی ذکر کرنے سے روک دیا جاوے - شیخ بھی چھپاوے اور مریض کو بھی افشائے راز سے منع کیا جاوے - بزرگوں نے اِسکو تاکیداً منع کیا ہی اور ظاہر کرنے میں نقصان اٹھایا ہی - جسکا بیان طوالت رکھتا ہی +

ہدایت - ۷

چوتھی بات - علاج شروع کر کر ناغہ نکرو

اگر کوئی تم سے توجہہ لینے اور سلب مرض کرانے کی التجا کرے اور تم اُسکی درخواست کو منظور کرلو تو اول تم اپنی فرصت اور ہمت کو آزمالو اور دیکھہ لو کہ تا وقت صحت تم اس محنت اور مشقت کو انجام پہنچا دوگے اور ناغہ تو نکروگے - یہہ بات بہت نامناسب ہی اور بڑا نقصان کرتی ہی کہ ایکدن دو دن توجہہ دی اور پھر چھوڑ دو - یا جسدن چاہا توجہہ دی اور جسدن دل نچاہا ندی - اِس سے تو یہی بہتر ہی کہ شروع

ہی نکرو- کیونکہ جب توجہہ دیجاتی ہی تو بیماری ہاتھوں یا پانوٗں کی انگلیوں
کے سروں سے نکل جاتی ہی- اگر دستِ چپ کے بازو یا کھنی میں بیماری
ہو تو مرشد اُسکو دستِ چپ کی انگلیوں کے سروں سے نکال دیتا ہی
اور جو دستِ راست کے بازو یا کلائی یا پنجہ میں ہو تو دست راست
کی انگلیوں کے سروں سے باہر کر دیتا ہی- اسیطرح اگر سر یا سینہ
یا پیٹ میں بیماری ہو تو جلد یا دیر میں پانوٗں کی انگلیوں کے سروں
سے نکالی جاتی ہی- اور جو داہنے پانوٗں میں ران یا زانو یا پنڈلی
میں بیماری ہوتی ہی تو داہنے پانوٗں کی انگلیوں کے سروں سے
ہٹائی جاتی ہی- اور جو بائیں پانوٗں میں ہووے تو بائیں پانوٗں کی
اُنگلیوں سے باہر کی جاتی ہی- بعض مریض اسکو بخوبی پہچان لیتا ہی اور
بیماری سرکتی ہوئی اور سروں کی طرف جاتی ہوئی اُسکو محسوس ہوتی
ہی- میرے علاج سے زانو کے نیچے کا زخم چار انگل نیچے اتر کر
اچھا ہو گیا اور ورم جو رانون تک دوڑی ہوئی تھی اور ورم تمام ٹانگ
میں اُنگلیوں کے سروں تک تھا دو دن میں پانوٗں کے پنجہ تلک
پہنچکر اور ایکدن ٹھہر کر اُتر گیا- اسیطرح ایک بچہ کے چہرہ اور
گردن کا ورم اول پیٹ اور رانوں پر آگیا- بعدہ پانوٗں پر نظر
آتا تھا- آخر جاتا رہا- اسی لئے چھوڑ دینے اور موقوف

کرنیکو منع کرتا ہون کہ اگر کسی کے چہرہ پر زخم یا پھوڑا تھا اور تمنے اُسکا علاج شروع کیا تو وہ مواد گلو اور سینہ کی راہ سے اتریگا۔ یا تو پیشاب کے رستے یا دستوں کی راہ یا پانوٗں کی انگلیوں کے سرون سے نکلے گا۔ اگر تم علاج چھوڑ بیٹھے اور وہ مواد سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ میں ٹھہر گیا تو پھر کیونکر خارج ہوگا۔ اور اُس جگہ دوسری بیماری پیدا کر دیگا۔ اور یہہ سراسر تمہارا قصور ہوگا۔ کیونکہ اگر تم توجہہ جاری رکھتے تو یہہ کام کبھی نہوتا اور بے معلوم اور بے آزار بیماری کا اخراج ہوجاتا اور مریض بخوبی صحت پاتا۔

ہدایت - ۸

پانچوین بات دلسوزی سے توجہہ دو

جس شخص پر تم توجہہ دینے کا ارادہ کرو تو اُسکو اپنے حقیقی پیارے بھائی سے زیادہ عزیز رکھو۔ بلکہ اُسکو اپنا ہی عضو بدن سمجھو اور اُسکے ساتھہ بکمال محبت کرو اور اُس سے کسیطرح کی نفرت دل مین لاؤ۔ تم جسقدر اُس سے محبت کروگے اُسیقدر جلد شفا بخشوگے کیونکہ اِس نور کے پہنچانے کو محبت اور دلسوزی اور رحم

بہت سیدھا اور صاف رستہ بنجاتا ہی اور شفا بخشنے کو قوی واسطہ ہوجاتا ہی۔ معالج میں تین باتیں بہت ضروریات سے ہیں۔ مستقل مرضی اپنی قوت اور طاقت کا اعتماد۔ نفع پہنچانے کی نیت۔ بخوبی آزمایا گیا ہی کہ والدین اپنی اولاد۔ اور خاوند اپنی بیوی اور بیوی اپنے خاوند اور عاشق اپنی معشوق۔ اور پیارا رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو جب سلب مرض واسطے توجہہ کرتا ہی تو جلد اور کامل شفا بخشتا ہی۔ اسی واسطے جس معتقد مُرید کی جگہ شیخ بزرگوار کے دل میں ہو وہ جلد ہدایت پاتا ہی۔ دوسرے دفتر میں اِسکا بخوبی بیان کیا جاویگا۔ اِس دفتر میں ایسے بیان سے بیفائدہ طوالت دینا ہی۔ سو تمکو واجب ہی کہ جب توجہہ دینا شروع ہو تو صحت ہوتے تک موقوف نکرو۔ جتنی دیر بیٹھہ سکو اُتنی ہی دیر ہر روز بیٹھا کرو۔ اگر دس منٹ کا ارادہ کرو تو دس ہی منٹ بیٹھا کرو۔ اور جو ایک گھنٹہ کا ارادہ ہو تو ایک ہی گھنٹہ بیٹھو۔ تیسرے دن توجہہ دینے کی فرصت ہو تو تیسرے ہی دن دیا کرو۔ ہر روز ندو۔ جسطرح عرصہ مقرر کرلو اُسیطرح وقت بھی ٹھہرالو۔ مثلاً صبح کے آٹھہ بجے یا رات کے دس بجے اور جو ترکیب اول دن شروع کرو وہی ترکیب آخر تک جاری رکھو۔ ایسا نہو کہ آج اور ترکیب سے توجہہ دی کل اور ترکیب

سے توجہہ دینے لگے۔ پرسوں اور کوئی ترکیب نکال بیٹھے
مریض کو بھی سمجھا دو کہ اِن سب باتوں کا خیال رکھے۔ وہ بھی
تمہارے ساتھہ محبت اور عشق پیدا کرے۔ تمہارے اُوپر اعتقاد
اور یقین رکھے۔ نا امید نہو۔ شک نکرے۔ اپنے تئیں تمہارے
سپرد کر دے اور تمکو اپنا کامل غمخوار اور وسیلۂ بہبودی سمجھے
یہانتک کہ تم دونوں میں رابطہ اور یگانگت پیدا ہو جاوے اور
تم بھی اُسکی صحت میں شک نکرو اور کسیطرح کا وہم نلاؤ۔ نہ اُسی کے
دل میں شک ڈالو۔ شاید کہ سخت بیماری میں دو چار مہینہ کا عرصہ
لگ جاوے۔ یا کسی دورہ کی بیماری میں اس سے زیادہ توجہہ
دینے کی ضرورت ہو اور کئی دورے ٹل جانیکا انتظار کرنا
پڑے تو ہرگز مت گھبراؤ اور علاج نچھوڑو۔ شاید تم یہہ اعتراض
کرو کہ اِن باتوں میں سے تو بعضی باتیں بہت سخت ہیں اور بعضی
پر ہمارا بس اور اختیار نہیں۔ ایسے مشکل کام کب ہوتے ہیں
اور ہم کیونکر کر سکتے ہیں اور کس امید پر ہم ایسی محنت جھیل سکتے
ہیں۔ سو ایسے بیفائدہ بہانے مت کرو۔ امید کا حال تو میں پہلے
سمجھا چکا ہون کہ اِسکے بدلہ اور اجر کی امید خدا کی جناب سے بہت
ہی رکھتے ہو۔ اور محنت کی بات یہہ ہے کہ تم اگر غریب اور مفلس ہو اور

چھوٹے چھوٹے اولاد موجود رکھتے ہو اور بیوی کو جان و دل سے چاہتے ہو اور اُسکو سخت بیماری میں مبتلا دیکھو تو سوچ لو کہ تمہارے دلپر کیا سخت صدمہ گزریگا۔ نہ تو اتنا پیسہ ہی جو دوائی ٹھنڈائی میں خرچ کرو اور حکیم طبیب کو دیکر بلاؤ۔ نہ دلکو اتنا صبر ہی کہ وہ مرجاوے اور چھوٹی چھوٹی اولاد رُل جاوے۔ پھر بتلاؤ کہ کیا تم ایک گھنٹہ یا آدھہ گھنٹہ محنت نکر سکوگے۔ اِسمیں تمہارا کیا خرچ ہوگا اور کسقدر عرصہ لگیگا۔ ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ تو میں توجہہ دینے کو منع کرتا ہون۔ تمام دن رات میں ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ ہرگز توجہہ مت کرو۔ خواہ آدھ آدھ گھنٹہ تین آدمیوں پر خواہ ڈیڑھ گھنٹہ ایک کو توجہہ دو۔ اِس سے زیادہ محنت نہ اُٹھاؤ کیونکہ توجہہ دینے سے وہ نور جو باعث زندگی ہی دوسرے میں جاتا ہی اور اپنے میں سے خرچ ہوتا ہی۔ اِسی لئے آدمی اپنے اندر کمزوری اور کچھہ ضعف معلوم کرتا ہی۔ اگرچہ اُسکا دفعیہ چہل قدمی اور ہواخوری اور سیر تماشے اور تفریح سے ہوجاتا ہی اور اصلی حالت اور بحالیت پر آجاتا ہی۔ اِسی لئے میں منع کرتا ہون کہ سن بلوغ سے پہلے اور ستّر برس کی عمر سے پیچھے دس پندرہ منٹ سے زیادہ توجہہ دینا نامناسب ہوگا۔ لڑکوں کی تو نشو و نما میں فتور پڑیگا اور بڈھوں میں ضعف اور نقاہت کو بڑھا دیگا۔ اگر میسر ہو سکے

تو گھڑی گھنٹہ وقت پہچاننے کو توجہہ دینے کے وقت سامنے رکھہ لیا کرو۔ اب تم کہو گے کہ خیر گھنٹہ ڈیڑہ گھنٹہ کی محنت تو سنبھال لینگے مگر ایسی محنت اور عشق اور دلسوزی ہر ایک مریض واسطے کہاں سے لائینگے۔ یہہ کام زبردستی اور زور اور تکلف سے کبھی پیدا نہو گا۔ سو یاد رکھو کہ یہہ کام تو خود بخود پیدا ہو گا۔ مگر اول میں تھوڑا بہت تکلف تمکو ضرور کرنا پڑیگا اور رابطہ اور محبت کو بزور لانا اور جمانا ہو گا۔ یقین جانو کہ توجہہ بہت بڑا عمل حُب کا ہی۔ اگر چند روز مریض کو اچھی طرح توجہہ دیجاوے تو مریض مرشد سے نہایت محبت کرنے لگتا ہی اور دلسوزی اور یگانگت خود بخود پیدا ہوتی ہی۔ اور جو مریض اچھی طرح معالج کی طرف دل جماوے اور بیخیال ہو کر رجوع کامل سے سامنے بیٹھے اور اُسکے چہرہ کیطرف ٹکٹکی باندھکر دیکھتا رہے تو مرشد کے دل میں بھی اُسکی محبت اور دلسوزی اور یکرنگی پڑ جاتی ہی اور ہمنے تو بہت مفید باتوں کا بیان کیا ہی۔ اگر یہہ میسر نہوں تو خیر جس صورت سے ہو سکے توجہہ دیئے جاؤ۔ ناغہ نکرو۔ ہمت نہ ہارو۔ ناامید نہو۔ نہ خود شک کرو۔ نہ مریض کے دل میں شک ڈالو۔ انشاءاللہ انجام اچھا ہو گا۔ اول تو شفا ہی بخشو گے۔ یا مریض کے مرض کو کم کرو گے

کمتر درجہ زیادہ تو نہونے دوگے ٭

ہدایت - ۹

چھٹی بات بیجا دعوا نکرو اور لاف زنی سے بچو ٭

اگر کوئی تمسے علاج کرانا چاہے تو ایسا بیجا دعوا نکرو اور ایسی شیخی نہ مارو کہ میں بیشک تمہارا مرض کھو دونگا - اور دو تین ہی توجہہ میں صحت بخشونگا - اِس علاج کو تم کرامت سمجھو اور تمام علاج معالجہ چھوڑ دو - ایسی لاف زنی سے بچے بندونکا کام نہیں ایسا نہو کہ بیفائدہ غرور کرنے سے انجام میں ندامت اُٹھاؤ شاید کہ وہ بیماری موت ہو یا ایسی سخت ہو جسکو حکمانے لا علاج لکھا ہو اور شاید کہ اُسکے شفا دوا کھانے اور دوسرے شخص کی توجہہ پر موقوف ہو - یا وہ بیماری مہلک تو نہو مگر آخر دم تک جانے والی بھی نہو - شاید ایسا دعوا کر کر پیچھے ندامت کھینچو - اور دل ہی دل میں افسوس کرو - ع - چہ را عاقل کند کارے کہ باز آید پشیمانی - تمکو لایق ہی کہ ہمت نہارو اور دلسوزی اور یقین کے ساتھ علاج کئے جاؤ اور خدا تعالےٰ کی جناب سے صحت کی امید رکھو - شافی وہی حکیم دانا ہی اور تمہارا علاج

تو صرف حیلہ اور بہانہ ہی - مگر اس علاج میں یہہ مصلحت بھی ضروریات سے ہی کہ مریض کو کامل امید دلاؤ اور اُسکے شک وشبہ کو دور کرو - صاف صاف کہدو کہ اگرچہ یہہ علاج کرامت سے کم نہیں مگر موت اور تقدیر سے کسیکو چارہ نہیں - چندروز علاج کروا کر دیکھہ لو پھر جیسا ہونیوالا ہوگا خود ظاہر ہو جاویگا - اور ایسی بیماریوں پر جنکو اطبّا لاعلاج بتلاتے ہیں ہاتھہ مت ڈالو - جیسے دِق تیسرے درجہ کی - اور سل وغیرہ - اور اول اول جب تم توجہہ دینا سیکھنے لگو تو جو بیماریاں دورہ کی ہیں جیسے مرگی وغیرہ اُنپر بھی ہاتھہ نڈالو - یہہ اسواسطے نہیں کہ اِن بیماریوں میں صحت محال ہی بلکہ اِسلیئے کہ تمکو مہینوں علاج جاری رکھنا پڑیگا - کیونکہ جس شخص کو مرگی کا دورہ دو مہینہ بعد ہوا کرتا ہی تو صحت جب سمجھو جب پانچ چھہ دورے ٹل جاویں - تو اِس صورت میں تمکو دس بارہ مہینہ علاج کرنا ہوگا اور ہر دورہ کے ٹلنے کا انتظار کرنا پڑیگا - اگر دو چار دس روز توجہہ دیکر چھوڑ دوگے تو کیا پتہ لگے گا - اسیطرح کُل دورہ والی بیماریاں سمجھہ رکھو - مجھکو بھروسا نہیں کہ نوآموز آدمی اتنے عرصہ دراز تک توجہہ بڑے استقلال اور صبر سے دیتا رہیگا

اور اگر اپنے میں ہمت دیکھو تو منع نہیں۔ کرو۔ نوآموز بلندی
کو مناسب ہی کہ اول اول ایسے بیمار کو لیوے جسپر توجہہ کا اثر
اول ہی دن معلوم ہو جاوے اور ایسے ایسے خفیف بیماریوں
پر ہاتھہ ڈالے جنکو دو چار پانچ سات دن کے اندر اچھا
کر سکے۔ جب قوت بڑھتی جاوے تو سخت سخت امراض پر توجہہ
کرے۔ اور یہہ بخوبی آزمایا گیا ہی کہ معالج جسقدر کثرت سے
اسکی مشق کرتا جاتا ہی اسیقدر کامل مکمل اور تجربہ کار اُستاد
بنجاتا ہی اور جلد شفا بخشتا ہی۔ رفتہ رفتہ ایسا ہو جاتا ہی کہ صرف
اُسکا دیکھنا ہی صحت سے آتا ہی۔ اور اُسکا فقط ہاتھہ ہی دھرنا
مریض کو مستغرق کر دیتا ہی۔ شاید تم پوچھو کہ کون کونسی بیماریاں
ہیں جنمیں مریض اس توجہہ سے جلد شفا پاتا ہی۔ اِسلئے جو امیں
جسطرح مجھہ کو تجربہ ہو چکا ہی بیان کرتا ہوں۔ باری کا بخار
یومیہ تپ جو کُہنہ نہو۔ ریاح۔ دردریح۔ غدود نکا پھولنا
گٹھیا وغیرہ۔ اور جو بیماریاں اعصاب اور عروق سے متعلق ہیں
فالج۔ لقوہ۔ تشنج۔ فساد خون۔ جنون۔ زخم۔ پھوڑا پھنسی۔ زخم
اور پھوڑے پھنسی کا جب علاج کیا جاتا ہی تو مواد اندر ہی
اندر جل جاتا ہی۔ کچھہ کم و بیش ہی خارج ہوتا ہی۔ مجھکو اس

باتکا بہت جگہ تجربہ ہو چکا ہی۔ اِس سے تمکو بالکل گھبرانا نچاہیے
حکایت ایک شخص کے چوتڑ پر آدمی کے سر برابر پھوڑا
تھا۔ جراح نے کہا اِسکو چیرہ لگے گا اور پانچ چھہ سیر مواد
نکلیگا۔ یہ مینے علاج شروع کیا۔ تیسرے روز بالوں کی جڑوں
میں سے خود بخود خون بہنا شروع ہوا۔ قریب سیر یا تین پاؤ
کے خالص خون نکلا ہوگا۔ ورم جاتا رہا۔ دوسرے دن
کروٹ لینے لگا۔ درد کم ہوگیا۔ چوتھے دن چلنے پھرنے
لگا۔ آٹھویں دن بالکل تندرست ہوگیا نشان بھی باقی نرہا
نہ تو کوئی مرہم لگایا نہ لیپ کیا نہ سینکدیا نہ چیرہ دلوایا۔ غرض علاج
جرّاحی وغیرہ بالکل نکیا گیا۔ حیض و نفاس کا بند ہونا جس سے
صدہا بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بدخوابی۔ کم خوابی۔ بالکل نیند
کا نہ آنا۔ پسلی کی بیماری جو بچونکو ہوتی ہی۔ درد سر۔ درد معدہ
ایسی ایسی بہت بیماریاں ہیں جن میں جلد شفا دیسکا ہوں اور آزما
چکا ہوں۔ اور جن پر توجہہ کا اثر زیادہ ہوتا ہی وہ بھی میں
بتلاتا ہوں۔ بہ نسبت تندرست کے بیمار پر جلد اثر ہوتا ہی بلکہ
جب بیمار اِس علاج سے تندرست ہوتا ہی تاثیر کا ہونا مطلق
موقوف ہوجاتا ہی۔ جس سے محبت زیادہ ہو اُسپر یہہ اثر جلد تر ہوتا

ہی۔ بہ نسبت عاقلوں کے سادہ لوحوں پر۔ بہ نسبت مردوں کے
مستورات پر۔ بہ نسبت جوانوں کے بچوں پر بشرطیکہ توجہہ کے
وقت وہ روویں اور گھبراویں نہیں۔ اور اگر رویں اور
گھبراویں یا بھینچی کریں تو مناسب ہی کہ جسوقت وہ سوجاویں
اُسوقت اُنپر توجہہ کریں۔ بہ نسبت امیروں کے غریبوں پر اور
اُن لوگوں پر جنکے رگ و پٹھے نازک اور پتلے ہوں۔ بلغمی مزاج
والوں اور بے علموں پر جنکی طبیعت میں چالاکی کم ہو۔ بہ نسبت غائب
کے حاضر پر۔ بہ نسبت دور کے چھوکر اور ہاتھہ لگاکر۔ زیادہ
تر ان سب سے جب خیال بخوبی جم جاوے اور رابطۂ
محبت قائم ہوجاوے۔ ان سب صورتوں میں بخوبی اثر ہوتا ہی
وہ کون کونسی صورتیں ہیں جن میں توجہہ کا بخوبی فائدہ پہنچتا ہی
اور وہ کون کونسے شخص ہیں جنکی توجہہ کا خوب اثر ہوتا ہی۔ سمجھ
لو روحی اور جسمی قوت والے تندرست کی توجہہ زبردست ہی
ایسے شخص سے جسکی قوت روحی اور جسمی اور ہمت اور زور جسمانی
کم ہو اور نہایت ناتوان اور ضعیف۔ صفراوی مزاج عقیل کی
توجہہ بہتر ہی بلغمی اور دموی مزاج والے اور کم عقل سے۔ کم
بولنے والے کی توجہہ زبردست ہی بہ نسبت بہت بولنے والے

کے۔سوداوی مزاج والاجسکا خیال بہت منتشر رہتا ہی۔ اور
جسکے مزاج میں گھبراہٹ اور پریشانی رہتی ہوا ور ضبط خیال
پر قادر نہو۔ خداترسی اور رحم اور دلسوزی نرکھتا ہو۔ تلون
مزاج عجائب بینی کا شائق ہو۔ ثواب کی نیت سے توجہہ ندے
اس راز کو چھپا نسکے۔ غرور و تکبر سے ہر ایک کے سامنے
بیان کرے۔ لاف زن ہووے۔ طمع بہت رکھے۔ پرہیزگاری کی
چال نچلے۔ مریض پر احسان رکھے۔ بدمزاجی کرے۔ تا وقت صحت
علاج جاری نرکھہ سکے۔ اپنی قوت اور کمالیت پر اعتقاد اور اعتماد
نرکھے۔ شفا حاصل کرانے پر شکی ہو۔ بیجا دعوی کرے۔ ایسے
ایسے اشخاص جیسا چاہیئے توجہہ دینے کے لائق نہیں۔ اور ایسی
ایسی صورتیں جو بیان کی گئیں خرابی اور نقصان سے خالی نہیں
تمکو مناسب ہی کہ بیجا دعوا نکرو اور لمبی چوڑی شیخی نہ مارو اور
لاف زنی کو چھوڑ دو ٭

ہدایت۔ ۱۰

ساتویں بات تم خود بیمار ہو تو توجہہ ندو

مرشد کی بیماری اور صفات طالب میں

گاہ گاہ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ توجہ دینیوالا جب رجوع دل سے خیال جماکر توجہ کرتا ہے تو جیسی صفت مرشد کی طینت میں متمکن ہوتی ہے بیمار میں چلی جاتی ہے۔ اگر مرشد اخلاق ذمیمہ اور فسق و فجور کی عادت رکھتا ہے تو بیمار بھی فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جو مرشد صالح اور پرہیز گار ہو تو مریض بھی صلاحیت اور اتقا کے کام کرنے لگتا ہے۔ اگر مرشد عاشق خدا ہو تو طالب کے بھی دل میں عشق الٰہی جوش مارتا ہے۔ غرض معالج کے نور کے ہمراہ معالج کے اخلاق مریض میں چلے جاتے ہیں اور مریض اُنہیں صفتوں سے موصوف ہو جاتا ہے۔ اسیطرح اگر معالج کو کوئی بیماری ہو اور وہ بیماری بھی ایسی کہ تمام بدن میں سرایت کر گئی ہو تو مریض بھی اُسمیں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اِسلیے تمکو مناسب ہے کہ اگر تم خود بیمار ہو تو کبھی مریض کو توجہ نہ دو اور پانی اور رومال وغیرہ کو دم کرو۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور مریض اچھی طرح خیال کو جماتا ہے

اور مرشد کا خیال کہیں بٹا ہوا ہوتا ہی تو مریض کی بیماری اُوبدا کر شیخ کو جمپٹ جاتی ہی - مریض اچھا ہو جاتا ہی اور شیخ بیمار پڑ جاتا ہی - یا مریض اور معالج دونوں اُسی مرض میں گرفتار رہتے ہیں - اور یون بھی ہوا کرتا ہی کہ معالج کی بیماری مریض کو لپٹ جاوے اور معالج صحت پاوے - یا مریض معالج کی مرض میں گرفتار ہووے اور شیخ بھی اُسی بیماری میں مبتلا رہے - مگر ایسا اتفاق بہت کم ہوتا ہی کہ مریض کی بیماری مرشد کو جمپٹ جاوے - کیونکہ اُسکا ارادہ نور کے پہچانیکا ہوا کرتا ہی اور بیمار کا لینے کا - اور شیخ قوت ور ہی اور بیمار کمزور - مگر یہہ اُسوقت ہوتا ہی جب مرشد خیال کو بٹائے رکھتا ہی یا بہت نازک طبع ہوتا ہی تو بیمار کی بیماری میں کم وبیش مبتلا ہو جاتا ہی اور تھوڑا بہت اُسکا اثر معلوم کرتا ہی - اگر ایسا معلوم کرے تو بعد توجہہ دو چار منٹ اپنے دونو بازوؤں سے انگلیوں تک پاس کر لیا کرے - بلکہ پیشانی سے پانوٗں تک دس پندرہ پاس کرلے - فی الجملہ جب تم بیمار ہوؤ تو مریض کو ہرگز توجہہ نکرو اور اگر تم اخلاق ذمیمہ میں گرفتار ہوؤ تو پارسائی اور اخلاق حمیدہ کی عادت کرو اور اپنے آپکو اچھی صفتوں سے آراستہ

رکھو۔ ہمارا اور فاسق فاجر شخ ہرگز توجہہ دینے کے لائق نہیں ہوتا۔ اور جو توجہہ کرے بھی تو کچھہ نہ کچھہ نقصان پہنچاتا ہی۔ نفع نہیں پہنچتا؛

ہدایت۔ ۱۱

آٹھوین بات توجہہ کی خوبیان اور کمالات

توجہہ ایسی بابرکت شی ہی کہ اس سے انسان خدا کو حاصل کرتا ہی اور دنیا بھی پیدا کرلیتا ہی۔ عجائب غرائب معاملے اس سے ظہور پاتے ہیں اور طرح طرح کے وقوعے ظاہر ہوتے ہیں۔ غرض دنیا میں ایسا کام کونسا ہی جو توجہہ سے حاصل نہیں ہوتا۔ اِسکی مثال ایسی ہی جیسے تلوار آبدار چاہو تو دشمن کو مارو چاہو اپنا گلا کاٹ لو۔ بزرگوں نے جان دیدی مگر اِس اسرار کو نکھولا۔ دنیا برباد کردی مگر ہر نااہل کو اسمیں دخل ندیا بدنام ہوئے ذلت اُٹھائی۔ تکلیف اور مصیبت سہے اِس دولت کو سینہ میں لیگئے مگر ظاہر ہی نکیا۔ اِسکا پورا سبب تو اُنہیں کو معلوم ہوگا مگر میری ناقص رائے میں ایک یہہ بھی

سبب ہی کہ طبایع انسان میں بڑا اختلاف ہوتا ہی اور ہر شخص صلاحیت کی چال نہیں چلتا۔ ایسا نہو کہ نا اہل ناشائستہ اور نا بائستہ باتوں میں اُسکا استعمال کریں۔ برائیاں کماویں اور بھلائیاں گنوائیں اس سے دنیوی سیر و تماشے دیکھیں اور ظلم و زیادتیاں کریں۔ آپ بھی وبال میں گرفتار ہوں اور ہمکو بھی وبال میں ڈالیں۔ قیامت کو جوابدہی میں ہم پکڑے جاویں۔ اگلے بزرگ ہدایت کرنے اور نیک راہ چلانے پر بڑے حریص تھے اور اسی حسرت اور آرزو میں مرگئے کہ کوئی لائق شخص ہمسے اس دولت کو حاصل کرے۔ یقین جانو کہ وہ ہرگز بخیل نتھے۔ تکبر اور غرور سے خالی اور عُجب و ریا سے بری تھے۔ مگر مصلحتاً یہی بہتر سمجھا ہی کہ اِس کمالات کو چھپاویں اور ہر ایک پر ظاہر نکریں۔ اسیلئے میں تمکو تاکیداً منع کرتا ہون کہ سیر و تماشے اور عجائبات دیکھنے کی نیت سے اِس علم کو استعمال نکریں میں تو نصیحت کا حق ادا کرچکا۔ آگے وہ جانیں۔ اگر نیکی کرنیکی آرزو توجہہ کے ہمراہ نہیں تو یہہ تاثیر کم کم اور گاہ گاہ ہوگی۔ میری تو خاص نیت یہی ہی کہ خلق اللہ اس سے عام فائدہ اُٹھاوے دین بھی حاصل کرے اور دنیا میں بھی پھل پا وے۔ خدا کی رضا

نصیب ہو اور خاتمہ بالخیر +

ارشاد تیسرا

توجہہ دینے کی عام ترکیب جو کسی خاص بیماری کے متعلق نہیں

اگر کوئی بیمار تمسے توجہہ لینے کی التجا کرے اور تمکو اسکام کی فرصت اور ہمت ہو تو منظور کرو اور اُسکو سمجھا دو کہ اگر میرا علاج کرواتے ہو تو گھبرا نجانا اور ناغہ نکرنا شاید اِس علاج میں عرصۂ دراز لگ جاوے۔ اور پرہیزگاری سے کام کرنا۔ جہانتک ممکن ہو اِسکو چھپانا اور جو واقف ہیں انکے سوا اور کسی کے سامنے اِسکا بھید نہ ظاہر کرنا اور اُنکو بھی ظاہر کرنیسے منع کر دینا اور کسیطرحکا خوف نکرنا۔ اِسمیں کچھہ ضرر اور نقصان نہوگا۔ اور صحت کا یقین کامل رکھنا۔ تا وقت صحت چند روز مصلحت واسطے ہمارا ادب اور تعظیم نگاہ رکھنا اور

ہمپر عقیدہ کرنا۔ دن رات میں ایکدفعہ یا دو دفعہ فلانے وقت
ہمارے پاس آجایا کرو۔ جب یہہ بات قرار پاچکی تو ہر روز
اُسی معین وقت پر اُسکو بلاؤ۔ اگر سخت بیماری ہو تو گھنٹہ پون گھنٹہ
اور جو خفیف بیماری ہو تو پاؤ گھنٹہ یا آدھہ گھنٹہ یا جتنا تمہارا دل
چاہے توجہہ دیا کرو۔ مگر اول دن بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ
دیر بیٹھو تاکہ رابطہ قائم ہوجاوے۔ غرض ان سب باتوں میں
اپنی مصلحت اور موقعہ دیکھہ لو۔ اور جب توجہہ دینے کا ارادہ کرو
تو استخارہ مسنونہ اول کرلو۔ نہو سکے تو صرف دعائے استخارہ
پر ہی اکتفا کرو۔ اور جب توجہہ دینے کو بیٹھو تو دعا کر کر بیٹھو اور
دعا کر کر اُٹھو۔ بہت بھوکے اور بہت پیٹ بھرے توجہہ ندو
اگر بیمار نہ آسکے تو تم آپ اُسکے گھر جاؤ۔ سب آدمیوں سے
کنارہ کرو اور خلوت میں بیٹھو۔ صرف تم یا وہ بیمار رہو۔ وہاں اور
کسیکا دخل اور گزر نہو۔ دروازہ بند کرلو۔ بیمار کو زمین یا چارپائی
پر نرم بچھونے پر دیوار یا تکیہ کے سہارے بٹھادو اور کہدو کہ
توجہہ دیتے تک خاموش بیٹھے رہنا۔ اور یہہ بھی کہدو کہ دونوں
پاؤں لمبے پھیلا دے۔ بیمار کا منہہ جنوب کو اور اُسکی پشت شمال
کیطرف ہو وے۔ اُسجگہ نہ بہت سردی ہو نہ گرمی۔ مچھر پسو وغیرہ

سب چیزوں سے جو خیال کے پراگندہ کرنیوالی ہیں امن ہو۔ اُسکے
دونوں پانونکے بیچمیں گاؤتکیہ رکھہ لو اور تم اُسپر گھوڑے کیطرح
سوار رہو کر دونوزانو کھڑے کر کر یا آگے کو لٹا کر بیٹھہ جاؤ تاکہ
بیمار سے بلند رہو۔ یا چھوٹی پیڑھی اُسکے دونوں پانوں کے
درمیان بچھالو اور اُسپر دوزانو یا چار زانو بیٹھو اور دلکو
تمام جوش وخروش اور گھبراہٹ سے مطمئن رکھو۔ گھبراہٹ
میں نفع نہیں پہنچتا اور نتیجہ خراب نکلتا ہی۔ اگر یہہ سب باتیں میسر
ہوں تو بہتر ہیں وِالّا نہ کچھہ مخصوص نہیں جسطرح مناسب وقت
ہو بیٹھو اور بیٹھاؤ۔ مینے ایک مختصر رسالہ چھپوایا ہی جسکا نام
(ہدایت الطلّاب معہ رسالۂ توجہہ) ہی اُسکا بھی مطالعہ کرو
وہ تمکو نشست توجہہ اور آداب وغیرہ میں کم وبیش تینوں
دفتروں میں مدد دیگا۔ مریض کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے
اپنے دونوں انگوٹھوں اور انگلیونکے سروں میں اسطرح پکڑلو
کہ تمہارے انگوٹھونکا شکم بیمار کے انگوٹھونکے شکم سے ملا ہے او
ناخن دونوں کے انگوٹھونکے بیرونی طرف ہوں اور آہستہ
آہستہ دباؤ دیتے رہو اور بیمار کے چہرہ یا آنکھہ یا رخسارہ کی
طرف ٹکٹکی باندھکر دیکھتے رہو۔ اور بیمار کو بھی سمجھادو کہ تمہاری

چہرہ کیطرف ایک جگہ ٹکٹکی باندھکر دیکھتا رہے۔ طبیعت کو ڈھیلا رکھے اور تمام خیالات کو ہٹا کر تمہارے ہی خیال میں محو رہے اور اپنی ذاتکو تمہاری ذات میں یکرنگ کر دے اور سب خیالات کو دلسے بھلا دے۔ اور تم بھی اِسیطرح اُسکی ذات میں اپنا خیال گڑا دو اور ایک جان دو قالب ہو جاؤ۔ چار یا پانچ آٹھہ دس منٹ تک اِسیطرح نرم نرم انگوٹھونکو دباتے رہو۔ یا اتنی دیر کہ انگوٹھونمیں حرارت اور گرمی پیدا ہو جاوے اِسبات سے رابطہ قائم ہو جاتا ہی۔ اور جب رابطہ قائم ہو گیا تو توجہہ کی تاثیر فی الفور ظاہر ہونے لگتی ہی۔ دوسری ترکیب رابطہ قائم کرنیکی یہہ ہی کہ اپنے دونوں ہاتھہ اور ہتھیلیاں اندرکیطرف سے مریض کے ہاتھہ اور انگلیوں اور ہتھیلیوںسے برابر ملا رکھو اور انگلیاں کھڑی رکھو۔ اِسطرح اُن دونوں ترکیبوں میں ہاتھوں کی راہ سے مرشد کا نور مریض کے بازوؤں اور تمام بدن میں چڑھتا جاتا ہی۔ اور بعض مریض اسکی تاثیر کو بھی مختلف طور سے محسوس کرتا ہی۔ جب انگوٹھے پکڑے جاتے ہیں تو معلوم کرتا ہی کہ میرے ہاتھوں میں سے کوئی شی بازوؤں اور تمام جسم کیطرف چڑھتی جاتی ہی۔ پاؤں

سرد اور سُن - بحس ہو جاتے ہیں - اور جب پانوں پر پاس
کئے جاتے ہیں تو گرم ہو جاتے ہیں اور ناتوانی اور نڈھالی
پاتا ہی - اور جب پاس کئے جاتے ہیں تو ایسا جانتا ہی جیسے کوئی
گرم پانی بہاتا ہی اور پانوں اور ہاتھونکی انگلیوں سے کوئی گرم
گرم شئی نکلتی جاتی ہی اور بیماری جگہ سے ہلجاتی ہی اور نیچے کو
اُترتی معلوم ہوتی ہی - آنکھیں بند ہوتی جاتی ہیں خمار سا چھپاتا
جاتا ہی - دلکو فرحت پہنچتی ہی - غرض اختلافِ طبع بموجب مختلف
تاثیریں محسوس کرتا ہی - اور معالج کے دیکھنے سے مرشد کی آنکھوں
اور چہرہ بلکہ تمام بدن سے مریض اپنے جسم میں نور کا آنا اور
داخل ہونا معلوم کرتا ہی اور مریض کی حالت میں تغیر ہوتا
ہی اور اُسکا رنگ بدلتا جاتا ہی - پانچ سات دس منٹ بعد
انگوٹھونکو چھوڑدو اور اپنے دونوں ہاتھ مریض کے سر
پر رکھو اور بقدر ضرورت دو چار منٹ رہنے دو واس سے
مرشد کی ہتھیلیوں اور انگلیونکے سروں سے مریض کے دماغ میں
یہہ نور بھرتا جاتا ہی - آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں - بلکہ رفتہ رفتہ
چند روز میں آنکھونکا کھولنا دشوار ہو جاتا ہی - آرام سا معلوم
ہوتا ہی - نیند گھیرتی جاتی ہی - خمار سا چھاتا جاتا ہی - بزرگوں

سے نے اسکا نام فیضان رکھا ہی اور بعضوں کو اِس نور کا رنگ بھی
نظر آتا ہی۔ رفتہ رفتہ استغراق ہو جاتا ہی اور مریض سو رہتا ہی
یہانتک کہ سُکر پیدا ہو جاتا ہی اور حالتِ انبساط میں آجاتا ہی
جب کسی مریض پر یہہ حالتیں پیدا ہو جاتی ہیں تو عجائب عجائب
باتیں اُس سے ظاہر ہوتی ہیں جنکا بیان بقدر ضرورت علاج
اِس دفتر میں آویگا۔ اور مفصل بیان اِسکا تیسری دفتر میں ہوگا
اب تم سر پر سے ہاتھہ اُٹھالو اور مریض کے دونوں شانوں
پر رکھہ دو۔ ایک منٹ رہنے دو اور نرم نرم دباتے جاؤ
اور پھر آہستہ آہستہ ہتھیلیاں ٹکائے ہوئے دسوں اُنگلیوں
کے سروںسے کھجاتے کھجاتے مریض کی کلائی اور اُنگلیوں
کے سروں تک ایک منٹ میں پہنچا دو۔ اِسطرح مریض کے دونو
بازوؤں اور ہاتھوں میں یہہ نور بھر جاتا ہی۔ بعدہٗ اِسیطرح
مریض کی پشت پر دونوں ہاتھہ رکھو اور کھجلاتے ہوئے
دونو سرین اور رانو تک آجاؤ۔ بعدہ اپنے دونوں انگوٹھے
مریض کے سینہ پر رکھو اور ہتھیلیاں ٹکاکر انگلیونکو پسلیونکے اُوپر
رکھکر بعدہٗ شکم اور معدہ پر ایکدو منٹ ہاتھہ ٹکاؤ اور ناف
پر رکھو اور ان سب جگہ تھوڑا تھوڑا دباؤ دیتے رہو

اِن سب باتوںسے مرشد کا نور مریض کے تمام جسم میں بھر
جاتا ہی اور جہاں بیماری ہو اُس بیماری کی جگہ کو پکڑ لیتا ہی
بعدہٗ تم اپنے دونوں ہاتھونکی انگلیونکو جدا جدا تھوڑا سا
جھکائے ہوئے اور پشت خارکی طرح خم دیتے ہوئے
خیال کو مریض میں گڑاتے ہوئے مریض کی پیشانی سے جسم
سے ایک انچ یا آدھی انچ دور دور بغیر بدن کے چھونے کے
اُسکے کپڑوںسے لگاتے ہوئے چہرہ اور گردن اور سینہ
اور شکم اور ناف سے نیچے کو لاتے ہوئے مریض کے دونو
پانونکی انگلیونکے سروں تک بلکہ زمین تک پہنچادو۔ اور اگر
ایکدفعہ میں زمین تک ہاتھ نہ لیجا سکو تو ناف یا رانوں تک
پہنچاؤ اور پھر مکرر کر تکرار کے ساتھ اسیطرح کئے جاؤ
بعدہٗ آدھے دھڑ سے پانوں تک پاس کرو اور زمین تک
پہنچاؤ۔ اسمیں اُسکو چھوؤ نہیں اور اُسکے بدنکو بھی کہیں سے
نہ پکڑو۔ اگر اتفاق سے بدن چھوا جاوے تو مضائقہ بھی
نہیں۔ ان ہاتھونکے اُتارنے کا نام (پاس توجہ) ہی اور
اب میں اِسکا جہاں ذکر کرونگا (پاس) کہکر لکھا کرونگا ان پاسوں
کو تم آہستہ آہستہ کرو۔ یعنے ایک منٹ میں سر سے پانوں تک

دو پاس کرو - اور پیشانی سے ناف تک پاؤ منٹ میں ایک پاس - مگر جسجگہ بیماری ہو وہاں آدھا منٹ یا پاؤ منٹ ہاتھوں کو ٹھہرا رکھو - بعدہ پانوں تک پوری کرو - اور ان پاسوں کے کرنے میں تم زور مت لگاؤ اور اپنے پٹھونکو نہ سکڑاؤ صرف اتنا زور خرچ کرو کہ ہاتھ اُٹھے اور گرنے سے بچے - ان پاسونمیں تم اپنی ہتھیلیوں اور انگلیونکے سروں کو مریض کے جسم کیطرف رکھو اور جب گھٹنونکے قریب پہنچنے لگو تو ہاتھونکو ترچھا اور سلامی کرتے جاؤ یہاں تک کہ پانونکی اُنگلیونکے اوپر جب پہنچو تو تمہارے ہاتھوں کی پشت مریض کے جسم کیطرف ہو جاوے اور اُسیطرح پھر اُنکو پیشانی کے سامنے لے آؤ اور اُسیطرح پھر کرو بار بار کرتے جاؤ - اور گاہ گاہ بلکہ ہر پاس کے اخیر میں اگر اپنی انگلیونکو جھاڑ دیا کرو اور عادت کر لو تو یہہ بات بہت خوب ہے - اسمیں مریض کی بیماری شیخ کو نہیں چمٹتی گویا اُسکی بیماری تمہاری اُنگلیونکو چمٹ جاتی ہے اور تم اُسکو زمین پر جھٹک دیتے ہو - اسطرح تمہارے میں بالکل مریض کی بیماری کا اثر نہو گا - ان طولانی پاسوں سے

جو پیشانی سے پانوُں تک کئے جاتے ہیں وہ نور جو شیخ بزرگوار
نے مریض کے تمام جسم کے اندر بھر دیا تھا بیماری کو لیکر
مریض کے پانوُنکی انگلیونکے سروںسے خارج ہوتا جاتا ہی
اور ہر ایک پاس کے ساتھہ ایک جزو بیماریکا دور
ہوتا ہی۔ اسیطرح جسوقت پیشوا مریض کے ایک بازو یا دونوں
بازوؤںسے جب ہاتھونکی انگلیوں تک پاس کرتا ہی تو جو
بیماری بازو سے پہونچے تک ہوتی ہی اُسکو یہہ نور گھسیٹتا ہوا
ہاتھونکی انگلیونکے سروںسے خارج کر دیتا ہی۔ اور اکثر اوقات
مریض اِس خروج کو معلوم کرلیتا ہی اور صاف صاف کہتا ہی
کہ کوئی شی گرم گرم وغیرہ میری انگلیوںسے نکلی جاتی ہی
اور مجھکو محسوس ہوتی ہی۔ اگر مریض کے سر یا چہرہ یا بیماری
کی جگہ منہہ نزدیک کرکر منہہ سے دم کیا جاوے تو گرم
اور خوش آیند تاثیر ظاہر ہوتی ہی۔ اگر دل خوش کرنیکی
نیت سے دور سے مریض پر دم کیا جاوے تو سرد اور
خوشگوار اثر پیدا ہوتا ہی۔ اور مریض خوش ہو جاتا ہی
اگر مریض سے ایک گز کے فاصلہ پر پیچھے ہٹکر کھلی اور
کھڑی انگلیاں رکھکر چار پانچ طویل پاس سر سے پانوُں تک

سر و ربخشی کی نیت سے کئے جا ویں تو مریض کو آرام سا
آجاتا ہی اور خوشحال رہتا ہی - اگر کھلی یا چوڑی کھڑی
انگلیاں کر کر مریض کے بدن یا بیماری کی جگہ نشانہ کیا جاوے
تو اُسجگہ نور جمع ہو جاتا ہی - اور جسجگہ سے سروں کی طرف
پاس کیا جاوے تو نور بیماری اور ناہموار یکو ہمیشگر
سر و نسے خارج ہو جاتا ہی - اور سب سے اخیر جب تم
نور سارے بدنمیں جمع کر چکو اور پاس طویل سے فراغت
پاؤ تو ضرور یاسنے ہی کہ گھٹنو نسے پانونکی انگلیوں تک پاس
کرو اور مریض سے اِس نور کو بالکل خالی کر دو - اِس
طرح سر سے نور پانوں کی طرف اُترتا ہی اور سیر اور
بدن خالی ہو جاتا ہی - اگر مریض کو کمزوری اور نقاہت
ہو تو مریض کو آخر میں کھڑا کر دو یا کروٹ سے لٹا دو - ایک
ہاتھ اپنا اُسکے منہہ کیطرف اور دوسرا پیچھے سر کی پشت
کی طرف کر کر سر سے پانوں تک تین چار پاس کرو - اِس
سے نقاہت اور کمزوری کم ہو جاتی ہی اور توانائی اور
مضبوطی آتی ہی - یہہ سب ایک عام ترکیبونکا مجموعہ تھا جو تمکو
بتلایا گیا ہی - یہہ سب ترکیبیں ہر ایک بیمار پر نہیں کیجاتی ہیں -

بلکہ تمہارے سمجھانے واسطے بتلایا گیا مگر ان سب میں اول انگوٹھونکا پکڑنا اور درمیان میں طویل پاس کرنے اور آخر میں گھٹنونسے پانوٗن تک پاس کرنا ہر مریض اور ہر بیماری واسطے کارآمد ہوتا ہی - اور نیز بیماری کی جگہ پر نور کا جمع کرنا ضرور پڑتا ہی - دونوں کے خیال کا جمنا اور شفا کی نیت رکھنا - اور صحت کا یقین کرنا اور محبت اور دلسوزی سے توجہہ دینا تو اس علم میں شرطِ اعظم گنا جاتا ہی - اب میرا ارادہ تھا کہ خاص خاص بیماریوں کی خاص خاص ترکیبیں تمکو سکھلاؤن - مگر اسجگہ میں کچھہ مختصر حال اس علم کا - اور جو جو اعتراضات لوگ اسپر کرینگے سمجھایا چاہتا ہون - بعدہ خاص خاص بیماریوں کی خاص خاص ترکیبیں سمجھاؤنگا ٭

ہدایت - ۱۲

یہہ علم قدیم ہی

یہہ مسمرزم علم توجہہ جسکا میں بیان کر رہا ہون قدیم

ہی- اور ابو البشر حضرت آدم علیہ السّلام کے وقت
سے مرتۂ بعد اخری سینہ بسینہ چلا آیا ہی- اگرچہ اسکی حقیقت
در اصل ایک ہی مگر ہر ہر جگہ نئی نئی صورت پکڑتا اور
نئے نئے لباس میں ملبّس رہا ہی- اور تمام دینی اور دنیوی
امور میں مدد گار بنا ہی- یہہ علم ایسے اصول رکھتا ہی کہ تمام
جہانکے کمالات اور کاریگریاں اور خوبیاں اسیکی
فروعات ہیں- جمیع مذاہب کی یہہ جڑ ہی- سلب امراض
اسکی ادنیٰ شاخ ہی- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام میں اسنے بدرجۂ
کمال ظہور پایا- پھر حضرت خاتم النبیّین محمّد الرّسول اللہ
صلعم تک پہنچا اور اول بار اقرأ پڑھاتے وقت حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توجہہ دی
رفتہ رفتہ ۵۴۵ھ ہجری میں حضرت خضر علیہ السّلام نے حضرت
خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کو تلقین فرمایا- بعدہ
۷۸۱ھ ہجری میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
گیارہ دن تک سربسجدہ جناب باری میں دعا کرتے رہے
کہ الٰہی ایسا طریقہ عنایت فرما جو جلد طالبان خدا کو تیری طرف
پہنچا دے اور تیرا قرب و عرفان نصیب کرا دے-

اُسوقت جناب باری سے سامنے بٹھلاکر توجہہ دینے کا الہام ہوا۔چنانچہ وہی دستور اتبک نئی ترکیبوں اور متفرق صورتوں میں طریقۂ نقشبندیہ عالیہ میں رواج پا رہا ہی۔اب تم شاید اِس کتابکو دیکھکر اِسکو ایک نیا افترا اور نیا شگوفہ اور تعجبات کی بات معلوم کروگے اور طرح طرح کے اعتراضات اور شک وشبہ اِسپر لاؤگے اور نئی نئی حجتیں اور دلائل پیش کروگے۔بعض بعض اُنمیں سے جو اِسوقت میری سمجھہ میں آتے ہیں بیان کرتا ہون اور جواب دیتا ہون ٭

ہدایت۔۱۳

اعتراضات جو اِس علم پر ہوسکتے ہیں

پہلا اعتراض

جو ترکیبیں اور شرائط اِس علاج میں لکھی گئی ہیں بڑی کٹھن اور دشوار معلوم ہوتی ہیں۔ایسی محنت ہم کب اٹھا

سکتے ہیں۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ مینے نہایت ڈیڑھہ گھنٹہ سے زیادہ توجہہ دینے کو منع کر دیا ہی۔ بلکہ تین آدمیوں پر ڈیڑھہ گھنٹہ توجہہ دینے کا حال لکھدیا ہی۔ بلکہ دس پندرہ منٹ کی توجہہ میں بھی انسان کامیاب ہو سکتا ہی۔ اتنی دیر کی محنت خدا واسطے یا اپنے قریبوں پیاروں کی خاطر دشوار کام نظر آتا ہی۔ دوا منگانی اور بنانی۔ اور ٹھنڈائی پیسنے میں کیا اس سے کم عرصہ لگتا ہی۔ بعضی دوائیاں اور کشتہ وغیرہ تو ایسے ہیں جو مہینہ دو مہینہ تک بھی کھرل کئے جاتے ہیں۔ دواؤنکو پسند کرتے ہیں۔ کوٹتے ہیں پیستے ہیں چھانتے ہیں۔ قوام پکاتے ہیں۔ مدتوں تک زمین اور غلہ میں دبا رکھتے ہیں۔ بہ نسبت اُسکے تو یہہ علاج بہت آسان معلوم دیتا ہی ٭

دُوسرا اعتراض

یہہ ہی کہ مریض ایسی تکلیف کب گوارا کرتے ہیں اور اسطرح کب بیٹھہ سکتے ہیں۔ جواب۔ کیا کڑوی دوائیاں پینے سے یہہ کام سخت نظر آتا ہی۔ میں تو کہہ چکا ہون کہ مریض

دوسرا اعتراض

جس کروٹ اور پہلو چاہے بیٹھے اور لیٹا رہے۔ کڑوی
دوائیاں پینی مشکل نہیں۔ بعضے تو کڑوی دوا پینے کھانیسے
نہایت دل چراتے ہیں اور بہت ہی تنگ ہوتے ہیں۔ مرنا
قبول کرتے ہیں مگر بدمزہ دوا نہیں کھاتے۔ اِس علاج
سے تو مریض کو آرام آتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔ چین
سے سو جاتا ہے۔ آئندہ کو اس علاج کی آرزو رکھتا ہے ٭

تیسرا اعتراض

تیسرا اعتراض

یہہ ہے کہ تم لکھتے ہو اسمیں عرصہ دراز تک علاج کرنا
پڑتا ہے۔ جواب۔ ہر مرض میں دراز عرصہ نہیں لگتا۔ البتہ سخت
سخت امراض میں جو مزمن ہوگئے ہیں دراز عرصہ بھی
لگجاتا ہے۔ بلکہ بہ نسبت یونانی علاج کے اِس علاج سے جلد
تر شفا پاتا ہے۔ بعض امراض میں تو گویا کرامت کا سا ظہور ہوتا ہے

چوتھا اعتراض

چوتھا اعتراض

تم کہتے ہو معالج صالح اور پرہیزگار چاہیئے سو پرہیزگار
تو ہزاروں میں کوئی کوئی ہوتا ہے۔ جواب۔ البتہ پرہیزگار

کا علاج کرانا ظاہر باطن میں نفع بخشتا ہی۔ اور فاسق فاجر کا
علاج باطن کو بگاڑتا ہی اور ظاہر میں نفع کم پہنچاتا ہی
یہہ تو میں نہیں کہتا کہ مریض بالکل اچھا ہی نہیں ہوتا یا مر
ہی جاتا ہی۔ صالح کے علاج سے مطلق نفع ہی نفع ہوتا ہی
اور فاسق کا علاج ایسی خوبی اور فضیلت نہیں رکھتا۔ جان
بچیگی تو خدا تعالیٰ پرہیزگاری بھی کرا دیگا ۞

پانچواں اعتراض

پانچواں اعتراض

ہمکو کیا معلوم ہی کہ مصنف نے خود غرضی واسطے اسمیں اتنا
مبالغہ کیا ہو اور در حقیقت یہہ ایسا مفید نہو جیسا لکھا گیا ہی
ناحق بیماری بھی بڑھجاوے اور وقت بھی ضایع ہووے
اور پیچھے پچھتانا پڑے اور افسوس آوے کہ یونانی علاج
کیون نکرایا۔ ناحق جان گئی اور کچھہ ہاتھہ نہ آیا۔ جواب۔ میں
تو یہہ نہیں کہتا کہ یونانی علاج بالکل ہی چھوڑ دوا اور مطلق
نکراؤ۔ یہہ تو اسلئے کہا گیا ہی کہ اگر دوا بھی دیجاوے اور
توجہہ بھی کیجاوے تو شک ہو جاتا ہی کہ ہماری توجہہ نے شفا
بخشی یا دوا نے ایسی تاثیر کی۔ اسمیں معالج کا دل ٹوٹ جاتا

ہی اور اُسکو اپنی محنت پر شک ہوتا ہی اور اُسکا دل خوش
نہیں ہوتا اور ثواب کی امید کم رکھتا ہی۔ زیادہ تر یہہ کہ
اِدھر تو توجہہ کی تاثیر زور مارتی ہی۔ اُدھر دوا اپنا اثر
دکھلاتی ہی۔ بعض وقت دوا کا اثر توجہہ کے مخالف ہوکر
مضر پڑتا ہی۔ اسلیئے کہا گیا ہی کہ جو کام دوا کریگی اُس سے
زیادہ توجہہ فائدہ دیگی۔ دست۔ استفراغ۔ پسینہ وغیرہ جو
صحت کی علامت ہیں اسی علاج سے ظہور پاوینگے۔
ایسے ایسے تبدیلات اگر اس علاج سے ظہور پاویں تو یہہ
صحت کی نشانی سمجھیں اور اُنکو ہرگز نروکیں۔ انکا روکنا
خطرناک ہی۔ اور اندیشہ بالکل نکریں۔ جب تم کوئی درجہ
تبدیل پیدا کر چکے ہو بیماری کا خاتمہ سمجھو۔ چند روز اس
علاج کو کر دیکھو جب فائدہ اُٹھاؤگے خود دیکھوگے کہ
مصنف نے سچ لکھا ہی اور بالکل اِسمیں جھوٹ نہیں۔ بلکہ
جسقدر لکھا ہی اُس سے کئی درجہ زیادہ آزما لیا ہی۔ اور
جب اِسکا عام چرچا ہو جاویگا اور دانا لوگ اِسمیں دخل
دینگے اور تجربہ کرینگے اور اِسکی کم و بیشی کو آزماینگے
تو ایسے ایسے سہل اور آسان اور مفید باتیں اِسمیں قرار دینگے جو

ایک کتابی علم ایسا تیار ہو جاویگا کہ اپنی ذات میں بہت
ہی بڑی فضیلت رکھیگا۔ پھر تو ہر خاص و عام اِسکا معتقد
ہوگا اور پسند کریگا۔ اگر تمہاری خوشی علاجِ طبابت چھوڑنے
کی نہیں تو دونوں کو جاری رکھو۔ مگر اتنا کام ضرور
کرو کہ جو درد ماہینی اور خوش تبدیلات اِس سے ظہور
پاویں اُنکو روکو نہیں اور شفابخش نتائج سمجھو۔ دونوں
علاج ملکر زیادہ تر مفید پڑینگے اور جلد شفابخشینگے
بشرطیکہ دوا ایسی دیجاوے جو توجہہ کی تاثیر میں مدد کرے۔

چھٹا اعتراض

عورتوں کا علاج کرانا اور تنہا مکان میں بٹھانا اور
جوان عورت اور مرد کا گھنٹہ آدھہ گھنٹہ تنہا مکان میں
پاس پاس رہنا دانائی سے بعید معلوم ہوتا ہی اور اِسمیں
بہت فساد نظر آتا ہی۔ خراب ہو جانیکا اندیشہ ہی اور زیادہ تر
یہہ کہ اِسمیں باہمدیگر محبت اور اُنس ہو جاتا ہی۔ کوئی عقلمند اور
اشراف آدمی اسکو ہرگز پسند نکریگا۔ جواب۔ یاد رکھو کہ توجہہ

سے جو محبت اور انس بڑھتا ہی ایسی پاکی اور صفائی رکھتا ہی کہ ناشائستہ باتوں کو مطلق اسمیں دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ شیخ اور مریض میں صفائی اور پاکی ڈالتا ہی۔ اور یہہ محبت ایسی ہی جیسے ماباپ بہن بھائی بیٹا بیٹی میں ہوتی ہی۔ جسمیں مطلق خیال بد نہیں آتا۔ اور جنکی طبیعت میں ایسے فساد بھرے ہوئے ہیں وہ گھر بیٹھے کب چوکتے ہیں۔ صدہا آدمیوں کی آنکھوںمیں خاک ڈالکر جھک مارتے ہیں اور دین و دنیا گنواتے ہیں۔ اور یہہ تو میں پہلے ہی لکھہ چکا ہوں کہ کسی معتبر عورت کو جسپر یقین ہو پاس بٹھا لینا چاہیے۔ نہیں تو ایسی جگہ علاج ہی نہ کرنا چاہیے ÷ ÷ ÷

ساتواں اعتراض

ساتواں اعتراض

ایسے خدا ترس اور دلسوز آدمی کہاں جو بغرض کسیکا مفت علاج کرینگے اور اتنی محنت مشقت اٹھا دینگے۔

جواب۔ کیوں نہیں۔ کیا پانچوں انگلیاں برابر ہیں۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ خدا کی راہ میں اپنا جان و مال نثار کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مساجد بنواتے ہیں۔ کنوئیں کھدواتے

ہیں۔ کینیا دان دیتے ہیں۔ سدا برت لگاتے ہیں۔ مسافرخانے اور پل بنواتے ہیں۔ ہزارہا روپیہ للہ دیتے ہیں۔ بھوکونکو کھانے پکواکر کھلاتے ہیں۔ شفاخانے بنواتے ہیں۔ یہہ علاج ان سب باتونسے زیادہ تو مشکل نہیں جسکا کرنا سخت دشوار معلوم ہوتا ہی۔ اور میں تو یہہ بھی کہہ چکا ہون کہ اگر معالج کا بالکل گزارہ اِسی پر ہو تو وے لیا کرے۔ مگر بیمار کو ایسا نستاوے کہ وہ بیچارہ ایک دوسری سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاوے۔ اور بیمارونکو بھی سمجھاتا ہون کہ ایسے معالجونکے ساتھہ اپنی مقدور موافق سلوک کریں۔ کیا حکیم طبیب کی خدمت نہیں کرتے۔ کیا دوادارو میں پیسا نہیں لگاتے۔ اُتنے سے مرشد ہی کی خدمتگزاری بجا لاویں اور اُنکو خوش کریں۔ غرض دونو فریق ایکدوسریکے خیرخواہ رہیں ؁

آٹھوان اعتراض

آٹھوان اعتراض

ایسی بیخیالی ہمکو کب میسّر ہی ہملوگ دنیا کے ہزاروں جھگڑوں میں مصروف ضبط خیال کی ہمکو ایسی قوت اور قدرت کہان جو ایسا متوجہہ ہوکر علاج کریں۔ جواب

ہمت نہ ہارو۔ شوق کرو۔ اور عاقبت پر نظر رکھو جسقدر
اسکی مشق کرتے جاؤگے اسیقدر کمال پیدا کروگے اور
شفا جلد بخشوگے اور نجوبی تجربہ کرلوگے۔ انسانکو جو چیز
حاصل کرنی ہو اُسی چیز سے حاصل کرسکتا ہی۔ زور سے
زور۔ زر سے زر۔ عزت سے عزت۔ علیٰ ہذا القیاس
بیخیالی بھی بیخیالی کی مشق سے پیدا ہوتی ہی۔ تم توجہہ دینے
میں ایسے محو ہو جاؤ کہ گرد و پیش اور کل خیالات اور
تفکر بھول جاویں۔ مریض کے ساتھہ الیکرنگ اور ایک
جان ہو جاؤ۔ اور جانلو کہ خیال کا ہٹانا بھی ایک خیال ہی
اشعار۔ خار خار فکر ہا و وسوسہ + از ہزاران کس بود نی
یک کسہ + گر بدیدے مطلعش را ز اخیال + پس بہ بندی راہ
ہر ناخوش خیال + خیال میں بہت بڑی قوت ہی جسکا بیان
دوسرے اور تیسرے دفتر میں آوے گا ✣

نواں اعتراض

خدا جانے یہہ علم جو گیو نکا ہی۔ یا ہنود کا۔ یا حکماء دہریہ
اور منکران توحید کا۔ یا عیسائیو نکا۔ اِسکو کہیں سے چرایا ہی

نواں اعتراض

یا کسی سے اخذ کیا ہو۔ اسمیں کچھ نقصان دینی نہو وے۔ مذہب میں کوئی بگاڑ نہ آوے۔ جواب۔ سبحان اللہ۔ میاں صاحب تمنے آم کھانے ہیں یا پیڑ گننے۔ تم اپنے کام سے کام رکھو۔ کس توہم میں پڑ گئے۔ یا حسد کی آگ دبی ہوئی بھڑک اُٹھی۔ تم بیمار ہوا ور مصیبتوں میں گرفتار۔ جس بات سے تمکو صحت ہووے اور آرام پہنچے غنیمت جانو۔ احسان مانو۔ خدا کا شکر کرو۔ تم کو علاج کا طریقہ سکھلایا جاتا ہے۔ چند روز اسکو تجربہ کر کر دیکھ لو۔ بیہودہ باتیں نہ بناؤ۔ فضول گوئی اور عیب جوئی سے کیا فائدہ۔ میں تمام کتاب میں لکھ چکا ہوں کہ یہہ ہر ہر مذہب والے کے اخلاق کو سنوارتا ہے اور برائیوں کو دور کرتا ہے اور اصول مذاہب میں معاون اور مددگار ہوتا ہے اور جو باتیں بالاتفاق جمیع مذاہب میں اچھی ہیں وہ لوگوں میں ڈالتا ہے

دسواں اعتراض

ہمنے سبطرح منظور کیا اور مانا کہ یہہ علم سچا اور اسکا فائدہ بھی بڑا مگر نیا علم تو ضرور ہے جسکا آجتک جہان میں عام چرچا نہیں پھیلا اور ابھی تک اِسکا عیب وصواب بھی

دسواں اعتراض

بخوبی نہیں کھلا - پھر کونسی عقل کی بات ہی کہ علم طبابت کو جو
دو ڈھائی ہزار برس سے چلا آیا ہی اور ہزارہا بلکہ ہر
ایک آدمی اِسکا تجربہ کرچکا ہی چھوڑکر اِس نامعلوم علاج
میں پھنسے - اگر علم طبابت سے اِسمیں کچھہ زیادہ فائدہ ہو تو
بیان کرو - سو بعض بعض فوائد جو اِسوقت میری
سمجھہ میں آتے ہیں بیان کرتا ہون ✣ ✣ ✣

ہدایت - ۱۴

توجہہ سے علاج کرنے میں اتنے فائدے ہیں ✣

پہلا فائدہ

علاج طبابت بغیر تشخیص مرض کے بالکل فائدہ نہیں کرتا
بلکہ بچونکا مرض تو بالکل پہچانا ہی نہیں جاتا - اور جب
مرض نہ تشخیص ہوا تو علاج کیونکر ہوگا اور کیا فائدہ دیگا
بلکہ نقصان پہنچاتا ہی - اِس علاج میں تشخیص کی حاجت نہیں
یہہ نور جسجگہہ بیماری ہو وہیں دوڑکر پکڑ لیتا ہی اور دسروں
کی راہ سے نکال لیجاتا ہی اور نقصان بالکل نہیں پہنچتا ✣

۲ دوسرا فائدہ

جتنے عرصہ میں بیمار دوا کھانیسے تندرست ہوتا ہی بہ نسبت اُس کے اِس علاج سے جلد تر شفا پاتا ہی ÷

۳ تیسرا فائدہ

شیر خوارہ بچونکو اور اُن بچونکو جنکی عمر تین چار پانچ سات برسکی ہوتی ہی کڑوی اور بدمزہ دوا زور وظلم سے کھلانی پلانی مشکل ہوتی ہی- بلکہ بعض بعض جوان آدمی بھی تلخ دوا کا کھانا قہر سمجھتے ہیں اور بہت ہی گھبراتے ہیں- اور جب بچونکو بزور دوا کھلائی جاتی ہی تو وہ بہت دکھہ پاتے ہیں اور ڈرتے ہیں اور بیماری زیادہ بڑھتی ہی- اِس علاج میں دوا کھلانیکی ضرورت ہی نہیں ہوتی مگر اپنی تسلی واسطے کھلاؤ- پلاؤ ÷ ÷

۴ چوتھا فائدہ

اطبا طبعیت کو مدبر بدن لکھتے ہیں- یعنے طبعیت خود بیمار کو

دفع کرتی ہی۔ یہہ نور طبیعت کو بیماری دفع کرنیکی نہایت قوۃ بخشتا ہی۔ جس سے دفعتاً طبیعت بیماریکے مقابلہ سے مغلوب نہیں ہوتی۔ بلکہ غالب آتی ہی۔ اسی لئے اس علاج میں بحران پڑتا ہی اور بحران بھی جیّد پڑتا ہی۔ اور تبدیلات بھی ایسی ایسی پڑتی ہیں جو بیماری واسطے نہایت مفید ہوتی ہیں۔ اسی لئے اس علاج میں دوا کی حاجت کم پڑتی ہی۔ اور مریض اسیواسطے جلد تندرست ہو جاتا ہی ؞

پانچواں فائدہ

اس علاج سے جسطرح جسمی بیماریونکو فائدہ پہنچتا ہی اسیطرح باطن کو بھی نفع ہوتا ہی اور اسکا اثر روح تک ہوتا ہی۔ اخلاق کو بدلتا ہی۔ اور صالح اور پرہیزگار بنا دیتا ہی۔ اور نامعلوم بیماریوں کو بھی کھوتا ہی ؞

چھٹا فائدہ

علاج طبابت میں نفع بھی پہنچتا ہی۔ اور جو دوا طبیعت کے خلاف دیجاتی ہی اُس سے نقصان بھی ہوتا ہی۔ یہہ علاج اول تو شفا بخشیگا یا مرض کو بڑھنے ندیگا یا گھٹا دیگا۔ اگر یہہ باتیں نہ نصیب

پانچواں فائدہ

چھٹا فائدہ

ہوں تو نقصان تو انشاءاللہ تعالیٰ بالکل نہ پہنچیگا- اثر نہونے کے کئی سبب ہیں- یا تو معالج نہایت قوت سے توجہہ دیتا ہی- جسکو مریض جھیل نہیں سکتا- یا معالج کمزور ہی- اچھی طرح توجہہ نہیں کرتا یا توجہہ دینے کی ترکیب بخوبی نہیں پہچانتا- یا معالج اور مریض کی طبیعت کا اختلاف دونوں میں مناسبت نہیں ہونے دیتا یا ایک شخص دوسرے سے نفرت کھاتا ہی اور باہمدیگر اُنس نہیں پکڑتا- یا علاج بے پرواہی سے کیا جاتا ہی ؛

ارشاد چوتھا

خاص بیماریوں میں خاص توجہہ کی ترکیب

اب تم یہہ سمجھہ لو کہ جیسی بیماری ہو ویسی ہی ترکیب اُس کے واسطے کیجاوے- اگر کسیکے ہاتھہ میں پھوڑا ہی تو سینہ پر ہاتھہ رکھنا بفائدہ ہی- پاؤنکا زخم پیٹ پر ہاتھہ دھرنیسے ہرگز اچھا نہیں ہوتا- گھٹنونکا درد سر پر ہاتھہ لگانیسے نہیں جاتا نیچیکے دھڑ کی بیماری اُوپر کے دھڑ پر پاس کرنیسے اچھی نہیں ہوتی- پنڈلی کے پھوڑے رانوں پر توجہ جمع کرنیسے صحت

نہیں پاتے۔ جسجگہ پر بیماری ہو اُسیجگہ پر نور کو جمع کرو۔ اور پاس
کرنیسے نیچے کیطرف اُتاردو۔ اگر سر میں بیماری ہو تو سر پر ہاتھہ
دھرو اور سر سے پانوں تک پاس کرو۔ اگر گردن یا سینہ میں
مرض ہووے تو اُسجگہ نور کو جمع اور داخل کرو اور سارے
بدن پر پاس کرکر نیچے اُتاردو۔ اِسیطرح اگر ایک ہاتھہ میں بازو
سے پہونچے تک بیماری ہو تو اُسی ہاتھہ پر بازو سے انگلیوں
تک پاس کرو۔ اگر ایک پانوں کی ران یا زانو یا پنڈلی یا پنجہ
میں بیماری ہو تو اُسی پانوں پر انگلیوں تک پاس کرو۔ اسیطرح
بیماری کو سر ونسے خارج کرو۔ اگر تمام بدن میں بیماری ہو۔ یا
بیماری کی کچھہ تشخیص ہی نکر سکو تو سارے بدن پر سر سے پانوں
تک پاس کرو۔ اور ان طویل پاسونکو کل بیماریوں میں مفید سمجھو
حمل والی عورت پر جسکو تین چار مہینے کے اندر کا حمل ہو
اُسکی ٹانگوں پر پاس نکرو۔ کیونکہ پاس کرنیسے دوران خون تیز ہوتا
ہی۔ اور رُکے ہوئے خون کو جاری کرتا ہی۔ ایسا نہو کہ حمل ساقط
ہوجاوے۔ مگر اُوپر کے دھڑ پر یا چار مہینے سے بعد توجہہ
دینا مفید پڑتا ہی۔ اگر کسی عورت کے دودھہ کی کمی ہو اور
اُسکے بچہ کا اچھی طرح پیٹ نہ بھرتا ہو تو سینہ پر نور جمع کرو

اور تمام بدن پر پاس کرو دودھ بڑھجاویگا اور اگر دودھ بہت ہو اور اُسکا کم کرنا منظور ہو تو توجہ مت دو اور پاس نکرو اِس سے دودھ کمی پر نہ آویگا۔ اگر کسیکے ہاتھہ پانوں پہونچا زانو بازو وغیرہ کی ہڈی اُتر گئی ہو تو اول اُسکو چڑھوالو بعدہ توجہ کے زور سے اچھا کرو۔ اگر کسیکی اُنگلی یا پہونچا یا ہاتھہ پانوں بالکل کٹ گیا ہو تو یہہ گمان نکرنا کہ توجہہ سے وہ اعضا از سرنو پیدا ہوجاویگا بلکہ توجہہ سے درد رفع ہوگا اور زخم جلد اچھا ہوجاویگا۔ مرہم سے وہ فائدہ نہوگا جو توجہہ سے ہوگا ٭

ہدایت ۔ ۱۵ ٭

اب میں چند بیماریوں کی جدا جدا ترکیب لکھتا ہوں

دردِ سر ٭

انسان کے سر میں جو درد ہوتا ہی کئی قسم اور کئی سبب سے ہوا کرتا ہی۔ بعضے کا دردِ سر گرمی یا سردی کے سبب ہوتا ہی۔ بعضونکو درد سر معدہ کی تبخیر سے ہوا کرتا ہی۔ بعضونکے سر میں نزلہ کے پانی کی بوند اٹک رہتی ہی۔ بعضونکے سر کے رگ و پٹھہ

میں کوئی خلل آجاتاہی۔ اگر تم اُسکی تشخیص کرسکو اور معلوم کرلو
تو اول تو دونو انگوٹھے پکڑو بعدہ اُس سبب کی جگہ پر نور جمع کرو
مثلاً اگر جانتے ہو کہ یہہ درد معدہ کے سبب ہوتاہی تو بعد انگوٹھے
پکڑنیکے مریض کے معدہ پر یاتودونو ہاتھہ ٹکاؤ یا انگلیاں کھڑی
کرکر پانچوں یا دسوں انگلیونکے سرونسے انگلیاں جوڑکر یا کھڑی رکھکر
نشانہ کرو یا چکر دیتے رہو۔ پانچ سات دس منٹ تک نور بھرو
اور بعدہ سر سے پاؤں تک پاس کرو اور اخیر میں دونو گھٹنونسے
پاؤنکی انگلیونتک پاس کرکر اُس نور کو خارج کرو۔ وہ نور بیماریکو لیکر
پاؤنکی راہ سے نکل جاویگا۔ اگر درد کا سبب سر ہی میں ہو تو اول
انگوٹھے پکڑکر رابطہ قائم کرو۔ بعدہ ہتھیلیاں سر پر ٹکادو اور انگلیونکو
سر سے جدا کھڑا رکھو۔ گویا تمہاری ہتھیلیونسے نور بھرتا جاتاہی اور
انگلیونکے سرونسے بیماریکو لیکر نکلتاہی۔ تھوڑی دیر بعد ہتھیلیاں اٹھالو
اور ہاتھونکو جھٹک دو۔ گویا وہ بیماری تمہارے ہاتھونمیں چمٹگئی تھی
اب تمنے اُسکو جھاڑدیاہی۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسیطرح ہاتھہ ٹکاؤ
اور جدا کرو اور جھٹکدو۔ مکرر سہ کرر اسیطرح کرتے جاؤ نظر سے
دیکھتے رہو اور خیال کو جمائے رکھو۔ اور اگر درد سر پرانا اور سخت
ہو تو ایک آبخورہ پانی دم کرو اور کپڑیکی کئی تہیں کرکر اُسمیں آبخورے

کو لپیٹ دو ایسا کہ الٹا نیسے پانی نگرے اور پاس رہنے دو اول تو انگوٹھے پکڑو بعدہ اُس آبخوریکو منہہ کیطرفسے سر کے ساتھہ ٹکا دو اور سرسے آبخورہ کی پینڈی تک پاس کرو۔ اسطرح سر کی بیماری آبخوریکے پانی میں آجاویگی اور تمام جسم پر پاس کرنیکی حاجت نہوگی یا سردردی میں اسطرح کرو کہ اول تو انگوٹھے پکڑو۔ بعدہ سر پر دونو ہاتھہ مع انگلیونکے ٹکا کر رکھو اور تھوڑا تھوڑا دباؤ دیتے رہو یا انگلیونکے سروں سے نشانہ کرو یا سر پر چکر دو اسطرح سر میں نور بھر جاویگا پھر اُسکو آگے پیچھے شانوں کیطرف پاس کرنیسے پھیلا دو۔ بعدہ گھٹنونسے انگلیونتک پاس کرکر نور اور بیماری کو خارج کرو۔ چند لحظہ یا چند منٹ یا چند روز میں اُسکو شفا بخشو۔ اِسیطرح سر کی کل بیماریاں نور جمع کرنے اور خارج کرنے سے دور کرو ❖

درد گوش

درد گوش

اگر کسیکے کانوں میں درد ہو یا کانونسے پیپ بہتی ہو یا سر میں آواز آتی ہو یا کان بہرے ہوں یا ہوا بھر گئی ہو یا کانوں میں اور کسیطرح کی تکلیف ہو تو اول انگوٹھے پکڑو بعدہ دونوں ہاتھہ سر پر رکھکر اول ایک کان بعدہ دوسرے

کانمیں چند منٹ دم کرو یا انگلیونکو جوڑ کر سرنسے دونو کانونکی سوراخکے اندر بدنسے دور آدھی انچ کے فاصلہ سے نشانہ کرو۔ یا انگوٹھے دونو کانونکی سوراخکے اندر لگاؤ اور انگلیاں کانونکے پیچھے لگادو اور چند منٹ مشغول رہو بعد سارے بدنپر اور اخیر میں گھٹنونسے انگلیونتک پاس کرو۔ کبھی کبھی اخیر میں ایسا بھی کرو کہ اپنے انگوٹھوں سے مریض کے پانونکے انگوٹھے پکڑلو اور زور سے اپنی طرف کھینچو اور ارادہ کرو کہ اوپر کے سارے جسم کی بیماری انگوٹھوں کی راہ کھینچتا ہون۔ اسیطرح تین چار دفعہ کیا کرو۔ شاید کانوں میں توجہ کے وقت اور بعد بھی درد زیادہ ہوجاوے۔ مگر ڈرومت۔ یہہ صحت کی نشانی ہے کہ درد زیادہ ہو یا جگہ سے سرک جاوے یا نیچے اتر آوے۔ دست آنے لگیں یا پیشاب بہت آوے یا پیشاب کا رنگ بدلجاوے یا پھوڑے پھنسیاں نکل آویں یا عرق بہت آوے یا ناک اور منہہ سے بھڑاس نکلے یا شاید تپ ہوجاوے۔ یہہ سب تبدیلات صحت کی علامت ہے انکو ہرگز روکا نہ جاوے۔ نہ مرشد اور مریض خوف کھاوے۔ میں پہلے لکھہ چکا ہون کہ کانوں کے مریضہ کا کیا کیا حال ہوا تھا۔ ۲۷۵۔ دست مواد کے آئے تھے میں کانوں میں انگوٹھے رکھتا تھا اور دم کرتا تھا اور پاس بھی کیا کرتا تھا اور آدھہ گھنٹہ بیٹھتا تھا مگر یہہ بیماری نہایت سخت

تھی ساڑھے تین مہینے مینے توجہہ دی ہنوز دست بند نہوے تھے
کہ علاج موقوف ہوگیا ÷

بیماری چشم

اگر آنکھیں درد کرتی ہوں یا آشوب ہو یا پانی جاتا ہو یا سفیدی آگئی ہو یا پھولہ پڑگیا ہو یا بصارت میں کمی ہو یا آنکھہ میں دانہ نکل آوے یا پڑبال ہو یا مطلق بینائی نہو اور موتیا اُتر آیا ہو یا خارش یا بغل گند وغیرہ کوئی بیماری ہو مگر نابینا کی آنکھہ کا ڈیلہ درست ہو تو ان سب صورتوں میں علاج ہوسکتا ہی اور بہت جگہ مینے خود بھی آزما لیا ہی ان سب صورتوں میں اول انگوٹھے پکڑو اور اُسکی آنکھہ کی پتلی میں ٹکٹکی باندھکر دیکھتے رہو۔ بعدہ ایک ہاتھہ کی انگلیاں جوڑکر کھڑی ایک آنکھہ پر اور دوسرے ہاتھہ کی دوسری آنکھہ پر نزدیک سے نشانہ کرو یا انگوٹھونکو آنکھوں پر ٹکادو اور انگلیونکے سرے کنپٹیوں پر رکھلو اور چند منٹ متوجہہ رہو۔ اخیر میں اگر دل چاہے تو پاس کرو نہیں تو اُسی پر اکتفا کرو میں بہت بیماریوں میں طویل پاس نہیں کرتا بلکہ گھٹنوں تکی بھی پاس چھوڑدیتا ہوں۔ یا طویل پاس تو نہیں کرتا مگر گھٹنوں تلک یا ہونٹ تک پاس کرلیتا ہوں اور ان سب صورتوں

میں بفضل الٰہی شفا بخشتا ہون۔ تم بھی بعض وقت اپنے دل سے فتویٰ لیکر توجہہ کیا کرو بڑی شرط توخیال کا جمانا اور پختہ نیت اور ارادہ کرنا اور مریض کی دلسوزی اور اُسپر رحم کھانا اور یقین کا مضبوط رکھنا ہی اور باقی سب حیلہ اور بہانہ *

خناق۔سوراخ تالو وغیرہ

اگر خناق کی بیماری ہو یا نزلہ سے تالو میں چھید پڑگیا ہو یا درد دندان ہو یا پھوڑے پھنسیاں ہوں یا گلے میں گِلڑ ہو یا اسیطرح کی اور کوئی بیماری ہو۔ان سب صورتوں میں وہی اُوپر کی ترکیب کارآمد ہوگی۔بعض وقت میں اِسطرح کیا کرتا ہون کہ اگر چہرہ یا گردن یا سینہ یا شکم وغیرہ میں کسی جگہ بیماری یا زخم یا درد ہو تو اول میں انگوٹھے پکڑتا ہون بعدہ بیماری کی جگہ پر نور بھرتا ہون پھر پیشانی سے سارے بدنپر چند منٹ پاس کرتا ہون بعدہ گردن سے پاؤنتک بعدہ سینہ سے پاؤں تک بعدہ شکم اور ناف اور ران سے بعدہ گھٹنوں سے پاؤنتک پاس کیا کرتا ہون۔غرض تھوڑا تھوڑا نیچے اُترتا آتا ہون اور پاس کرتا جاتا ہون۔یہانتک کہ اخیر میں پاؤنکے انگوٹھے اپنے ہاتھونکے انگوٹھوں

سے پکڑکر بزور کھینچتا ہون اور بیماری خارج کرنیکی نیت کرتا ہون اور
چھوڑ دیتا ہون اور ہاتھونکو جھٹک ڈالتا ہون۔ اسیطرح تین چار بار
پانوٗں کے انگوٹھے پکڑتا ہون اور چھوڑ دیتا ہون پھر دعا مانگ کر کھڑا
ہوجاتا ہون اور دور سے دو تین دفعہ سرور بخشنے کی نیت سے دم
کرتا ہون تمہارا دل چاہے تو تم بھی بعض وقت یوہین کیا کرو۔ اگر کسی
کے ایک ہاتھ میں بازو سے پہونچے تک کہیں درد ہو یا زخم ہو
تو اول انگوٹھے پکڑو۔ بعدہ اُسی ہاتھ پر بازو سے پہونچے تک پاس
کرو طویل پاسونکی ضرورت نہیں۔ نہ گھٹنوں سے پاس کرنیکی حاجت
اگر ایک پانوٗں میں ران سے پنجۂ پا تک کوئی بیماری ہو تو بھی اسیطرح
اُسی پانوٗں پر پاس کرو۔ دوسرے پانوٗں اور تمام جسم پر پاس کرنے کیا
ضرور ہیں۔ اگر کسی شخص کو نور بھرنے یا تمام جسم پر پاس کرنے کی
برداشت نہو تو دور سے کھلی انگلیوں سے گز یا سوا گز یا دو گز کے
فاصلہ سے تمام جسم پر سرور بخشنے کی نیت سے پاس کرو ان پاسوں
سے بھی اکثر مرض دور ہوجاتا ہی اور مریض اسمیں خوشحال رہتا ہی۔ یہہ بھی
ہوسکتا ہی کہ تم دل ہی دل میں سامنے بیٹھکر یہہ سب پاس کرو اور ہاتھوں
سے بالکل کام نلو مگر اسمیں البتہ توجہہ کا زور کم ہوتا ہی کیونکہ خیال جمنے
کا کوئی ظاہر اسبب نظر نہیں آتا۔ ایسا بھی ہوسکتا ہی کہ مرض کی جگہ

انگلیونسے نشانہ کرکر نور بھرو۔ بلکہ ہاتھہ میں کوئی لمبی چیز لیکر مثل سرکنڈہ یا لکڑی یا قلم وغیرہ کو ہاتھہ میں لیکر گز آدھہ گز کے فاصلہ سے نشانہ کرکر نور بھرو اسکا حال مَیں اُسجگہ لکھونگا جہاں غور تونکا علاج سمجھاؤنگا۔ بعض اوقات تم سر کے گرد یا تھوڑی جگہ پر کسی خاص مرض کی جگہ نور بھر سکتے ہو۔ بعض موقع پر تم خالی انگوٹھوں اور ہتھیلیوں اور انگلیونسے جسجگہ سختی یا ورم یا درد ہو تو مالش کرو۔ جیسے تیل یا مرہم وغیرہ سے کیا کرتے ہیں۔ بعض جگہ جہاں درد شدید ہو اُسپر سوتی اور اُونی کپڑے کی کئی تہیں رکھکر منہہ سے بھاپ دو درد دور ہو جاتا ہی۔ کبھی ایک ہاتھہ چھاتی پر اور دوسرا پشت پر رکھو اور آہستہ آہستہ دباؤ دیتے رہو پھیپھڑا اور جگر اور معدہ اور تلی پر بھی تم ہاتھہ رکھو یا نور بھرو یا اتنی ہی جگہ پاس کرو اگر ان سب چیزونمیں کوئی بیماری دیکھو تو اخیر پاؤں سے خارج کرو مگر یاد رکھو کہ کل ترکیبوں میں اول سے آخر تک بخیال ہوکر مریض کے ساتھہ دل گانٹھنا اور محبت اور دلسوزی سے توجہہ دینا شرط اعظم سمجھو جسقدر خیال ٹیگا اُسیقدر تمہارا اثر ضعیف اور سست ہوگا +

چیچک

چیچک کی بیماری میں طویل پاس سارے جسم پر کرو۔ اول تو

دانوں کے اُبھارنے میں بڑی مدد ہوگی۔ اور جو دانے بیٹھ جاینگے بعد
توجہہ دو تو دانے اُبھار دیگی اور آخر میں اُسکی حرارت اور تکلیف اور ضعف
دور کرنے میں مدد پہنچیگی اور اول سے آخر تک اگر توجہہ دیتے رہوگے
تو بہت ہی سہولیت اور آرام پاؤگے اور بخیر اُسکے صدمونکو انجام
دوگے۔ غرض توجہہ ایسی مفید چیز ہی کہ اگر اچھی طرح جان کندنی میں
بھی کیجاویگی تو امید ہی کہ ایکدفعہ مریض آنکھیں کھولدیگا اور شاید کہ کچھہ بات
کرے اور پانی شربت وغیرہ پی لیگا میں جسقدر اسکی تعریف لکھوں
مبالغہ سے باہر سمجھو اور سچ جانو۔ مگر یہہ بھی یاد رکھو کہ لافزنی اور غرور
نکرو اور تقدیر پر بھی بھروسا کرو اور اِس سبب اور علاج کو سب علاجونسے
بہتر سمجھو۔ مرض کا آنا اور دور ہو جانا اور گھٹنا اور بڑھنا ایک ایسی اندھی
بات ہی جسکو کوئی نہیں پہچان سکتا۔ شاید کہ مرض دیر کا دفع ہونیوالا ہو
اور جلد جاتا رہے اور شاید کہ زیادہ ہو جانیوالا ہو اور تھم رہے اور شاید
کہ تھم رہنے والا ہو اور توجہہ کی برکت سے جاتا رہے اور شاید کہ
مہلک ہو مگر توجہہ سے اُسکی بےچینی اور بے آرامی کم ہو جاوے۔ اگر
تم میرے لکھنے پر یقین اور اعتماد کروگے اور کامل بھروسے سے اچھی طرح با
شرائط بجا لاؤگے تو جیسا میں لکھتا ہوں اُس سے زیادہ موثر دیکھوگے
البتہ محال ہی مونکا ٹلنا۔ اور قضاے مبرم کا بدلنا ؞

ہدایت-۱۶

بچونکا علاج

بچونکی بیماریکا تشخیص کرنا بہت محال ہوتا ہی- اور جو بچے ذرا ہوشیار ہوں تو اُنکو دوائی ٹھنڈائی پلانا دشوار پڑتا ہی- اور بزور ٹھنڈائی پلانیسے انکی ماؤنکا دل کڑھتا ہی- اور بچہ زبردستی دوا پلانیسے زیادہ مضمحل اور بیمار ہوتا ہی- اور اکثر بچونکو مرض بھی طرح طرح کا آتا ہی- اس علاج میں یہہ خوبی ہی کہ مرض کی تشخیص ضرور نہیں اور نہ دوا دینے کی حاجت- اور بچونپر توجہہ کا اثر بخوبی ہوجاتا ہی- خصوص اُس صورت میں جب اُنکے ما باپ توجہہ دیویں- یہہ تو ظاہر ہی کہ بہ نسبت والدین کے غیرونکو محبت اور دلسوزی اور خونکا جوش کم ہوتا ہی- جب یہہ بات مانی گئی تو بیشک ما باپکا دیکھنا بھی اس ارادہ سے شفا کو گھسیٹ کر لے آتا ہی اگر تھوڑا سا بھی انکو توجہہ کا علم سکھلایا جاوے- اگر تم بچوں پر توجہہ کرنا چاہو تو اول یہہ دیکھو کہ بچہ تمہارے ہاتھہ رکھنے اور نزدیک بیٹھنے سے گھبراتا اور بیقرار ہوتا اور روتا تو نہیں- اگر یہہ بات ہو تو جب وہ سوجاوے اُسوقت اُسپر توجہہ کرو- اگر وہ تمہارے پاس ہونیسے گھبراوے نہیں تو اُسکی والدہ یا دائی یا جسکے ساتھہ وہ ہلا ملا ہو اُسکو گود میں لے آوے تم اول تو

اُسکے انگوٹھے پکڑو اور پھر سارے بدنپر پاس کرو۔ اول اول بعض
بچے کے پاٹوں گھٹنوں یارانوں تک سرد ہوجاتے ہیں جسوقت ہاتھہ
پکڑا جاتا ہی یا بیماری کی جگہہ نور بھرا جاتا ہی اِس سے مت ڈرو اور اخیر میں
گھٹنونسے پاٹوں تک پاس کرو۔ تم اکثر کامیاب ہوٗگے اور انشاءاللہ
تعالیٰ شفا بخشوگے۔ مینے پسلی کی بیماری میں بہت بچونکا علاج کیا ہی
سوائے ایکدو کے کبھی خطا نہیں گیا۔ اِس بیماری میں اکثر دست اور قے ہوتے
ہیں یا اول ہی روز سے تخفیف ہونے لگتی ہی دو چار دن میں یا حد پانچ
سات دن میں آرام ہوجاتا ہی **حکایت** - ایک بچہ نامعلوم بیماریوں
میں ایسا مبتلا تھا کہ سترہ دن تک نہ اُسنے دودھہ پیا نہ اُسکا تپ
ٹوٹا نہ اُسکو ہوش آیا۔ کئی طبیبوں نے صاف کہدیا کہ اِس مرے ہوئے
بچے کا کیا علاج۔ مینے توجہہ شروع کی تیسرے دن دست شروع ہوئے
دس بارہ دن تک ایسے بے تعداد دست آئے جنکا شمار نکیا گیا۔ آنوں
آتے تھے اور لیسدار دست بندھے ہوئے چلے جاتے تھے۔ اُسکی والدہ
ڈری کہ اب یہہ نہیں بچیگا۔ جون جون دست آئے تون تون آنکھیں
کھلتی گئیں اور دودھہ پینے لگا اور سختی شکم کی کم ہوگئی۔ تپ بھی اُترگیا
فی الجملہ اٹھارہ دن میں تندرست اور نو بنو ہوگیا۔ جناب الٰہی میں شکر کیا
گویا خدا نے اُسکو قبر میں سے نکالا۔ اسیطرح میں متفرق بیماریوں میں

بہت بچونکا علاج کرکر کامیاب ہوچکا ہون **حکایت** - ایکدنکا عجیب معاملہ ہوا - مین ایک جگہ ملنے گیا - جسوقت مین رخصت ہوکر چلنے لگا تو ایک لڑکی ایک بچہ کو گود مین لیکر آئی اور کہا یہہ ہروقت روتا رہتا ہی اسکو دم کردو اُسوقت مَین گھبرایا ہوا تھا اور انکار کرنا بھی نا مناسب سمجھا - مینے کھڑے کھڑے اُسکے دونو انگوٹھے پکڑے اور اُسکے چہرہ کیطرف دیکھنے لگا اور ایکدفعہ منہہ سے اسپر دم کیا اور چھوڑکر چلا آیا - شاید ایک منٹ کا عرصہ لگا ہوگا - تیسرے یا چوتھے دن مَین وہان ملنے کو پھر گیا - مجھکو اُس بچہ کا خیال بھی نتھا - یکایک وہاں مجھسے کہنے لگے واہ حضرت اُسدن آپ نے اِسکو دم کیا یا اِسکا منہہ ہی کیل دیا - اسکے منہہ مین تو ایسا قفل لگ گیا کہ اُسدن سے آجتک یہہ رونا ہی بھول گیا - ایسی ایسی باتین کرتے تھے اور سب ہنستے جاتے تھے **حکایت** - ایک شیرخوارہ لڑکی کا ایسا حال ہوا کہ اسکی سخت بیماری دیکھکر مین اُسکو ۲۵ منٹ توجہہ دیتا تھا جو عورت اسکو دودھہ پلاتی تھی وہی اسکو لاتی تھی اور گود مین بٹھاتی تھی میرے توجہہ کا اُس عورت پر اتنا اثر ہوتا تھا کہ وہ بیخبر سوجاتی تھی اور تعجب کرتی تھی کہ میری عادت نہ تو اونگھنے کی ہے نہ مین بیوقت سوتی ہون مجھکو نیند بھی بُری دیر مین آتی ہی - تعجب ہی کہ مَین اسوقت ایسی بیہوش ہوکر کیون ہرروز سوجاتی ہون - نو دنتک مین اُس لڑکی کو توجہہ دیتا رہا - مگر نہ تو بیماری

گھٹی اور نہ بڑھی نہ وہ سوئی - نو دن بعد مجھکو سفر درپیش ہوا اور علاج
چھٹگیا - اور میں کہہ گیا کہ بیماری سخت ہے اسکی دوا دارو سے اب خبر رکھو
اور دوائی ٹھنڈائی دو غافل مت ہوؤ - بارہ دن بعد جو مینے آکر پوچھا تو معلوم
ہوا کہ اُسیطرح بیمار ہے اور میرے پاس پھر علاج کا پیغام آیا مگر اُسی
رات کو لڑکی گزر گئی - بچوں کے علاج میں تم ایسی ایسی رعایتیں رکھا
کرو - اگر اُسکو پانی نہ پلاتے ہوں تو اُسکی والدہ یا اُسکی دائی کو دم کیا
ہوا پانی پلوایا کرو اور اُسکا کورتہ دم کردیا کرو اور کہدیا کرو کہ جو عورت
اُسکو اول میں لیکر آوے اور گود میں بٹھاوے وہی عورت ہر روز
اُسکو گود میں لیکر توجہہ دلوایا کرے اور بروقت توجہہ دلسوزی سے
اُسکی تندرستی کی دعا کرتی رہے اور بچلنے اور بیقراری اور رونے دھونے
مچلنے - ہاتھہ پانوں مارنیکے وقت اُسکو توجہہ ندینی چاہیے - جو جو تبدیلات
پیشاب پاخانہ قے دست کی ہوویں اُنکو روکنا نچاہیے * حکایت
ایک بچہ کو سخت بیماری میں میں توجہہ کرتا تھا - پانچ چار دن بعد وقت
معین پر اُسکو نلائے - مینے جانا شاید مرگیا جو وقت ٹل گیا اور وہ
نہ آیا - مینے اُسکے پوچھنے کو اپنا درویش بھیجا - جواب لایا کہ اُسکے اقربا
کہتے ہیں کہ اسکو چیچک نکل آئی اسلئے نہیں بھیجا میں دل میں خفا ہوا
اور درویش کو دوبارہ بھیجکر پیغام بھیجا کہ کیا چیچک کا یہاں علاج نہیں ہے

جو تمنے اُسکو گھر بٹھا رکھا اسیوقت لے آو اور دم کرا لیجاؤ اُسیوقت وہ لڑکا آیا مینے جو دیکھا تو تمام بدن پر اُسکے سر سے پاؤں تک دانے معلوم ہوتے تھے میں حیران ہوا کہ چیچک ایسی دفعتاً ایکدن میں کیونکر سارے بدن میں نکل آئی نہ مجھکو کبھی ایسی تبدیل کے پیدا کرنیکا اتفاق ہوا تھا۔ خیر مینے اُسکو توجہہ دیکر رخصت کیا اور کہدیا کہ ناغہ مت کرنا اور خبردار کل پھر لے آنا۔ دوسرے دن اُسکو جو لائے تو ایکدانہ کا بھی بدن پر نشان نتھا اور لڑکا تندرست تھا۔ پس اسیدن اسکو مینے بٹھلایا بعدہ علاج چھوڑ دیا اور لڑکا بالکل تندرست ہوگیا۔ یہہ بھی یاد رکھو کہ جب بیمار تندرست ہو جاوے یا تھوڑی بہت کسر باقی رہے تو دفعتاً علاج موقوف نکرو بلکہ پانی چند روز پلواتے رہو یا کورنہ دم کرکر پہناتے رہو اور بعد صحت احتیاطاً دو چار دس روز توجہہ دو تو بہتر ہی۔ اِسمیں بیماری کے عود کرنیکا خوف نہیں رہتا۔ یہہ بھی خیال رہے کہ جب کوئی درجہ تبدیل تمنے مریض میں پیدا کرلیا ہی تو بیماریکا خاتمہ سمجھو اور تندرست ہوا جانو اور ایسے وقت میں علاج کا چھوڑنا بھی خطرناک ہی۔ بعضی بیماریاں ایسی ہیں جنمیں بالکل کچھہ تاثیر نہیں معلوم ہوتی۔ اور بعضی میں تاثیر بھی ہوتی ہی اور درجہ تبدیل بھی پیدا ہوا کرتا ہی۔ ہم پیشتر سے نہیں بتلا سکتے ہیں کہ تاثیر ہوگی یا نہوگی نہ اِسکا سبب ہمکو معلوم ہی اگر تمکو تجربہ کرنیکا شوق اور عقل اور علم ہی

تو اسکا کھوج نکالو اور تاثیر کا سبب اور وجہ وقوع اور غیر وقوعکو دریافت کرو اور آزماؤ ❖

ہدایت - ۱۷

مستورات کا علاج

اول - گروہ مستورات کا وہ ہی جنکو نہ تو تمسے پردہ ہی نہ تکلف جیسی والدہ - نانی - دادی - خالہ - پھوپھی - بیوی - ہمشیرہ - ہمشیرہ زادیاں - بیٹیاں بھتیجیاں وغیرہ یعنے شریعت بموجب جنکو تمسے پردہ نہیں - ایسی مستورات پر تم بخوبی تنہا بیٹھکر بھی توجہہ دیسکتے ہو - اور بعضونکو اگرچہ پردہ نکرنا منع نہیں مگر تنہا علحدہ لیکر بیٹھنا بھی درست نہیں - جیسی جوان ہمشیرہ یا ہمشیرہ زادی وغیرہا - دوسرا - گروہ ایسا ہی جنکو پردہ کرنیکا حکم ہی مگر وہ خود پردہ نہیں کرتیں بازارونمیں پھرتی ہیں اور اکیلی دوکیلی ہر جگہ چلی جاتی ہیں - انکا بھی تنہا مکان میں علحدہ لیکر بیٹھنا درست نہیں اور اُنکی شرم وحیا بھی اُنکو مانع ہی اور جو وہ بیٹھنے کو راضی بھی ہوں تو تمکو بٹھانا لائق نہیں - کیونکہ کیا تمنے شیطانکو دور سمجھا ہی وہ تو تمہارے خون کے ساتھہ بدنمیں پھرتا ہی تیسرا - گروہ ایسا ہی جنکو پردہ ہی اور وہ ایسی شرم وحیا والیاں ہیں جو مرجانا قبول کرتی ہیں مگر اپنے دوپٹہ کا آنچل دکھانا

گوارا نہیں کرتیں۔ ان تینوں گروہ کا علاج تم کس طریق سے کروگے۔ ان تینوں گروہ کے علاج کی ترکیب مَیں تمکو سمجھاتا ہوں۔ اوّل۔ گروہ کی مستورات جو ضعیفہ اور عمر رسیدہ ہیں اور وہ تمسے شرماتے بھی نہیں اُنکو تم جسطرح چاہو راضی کرکر بٹھلا سکتے ہو اور توجہہ دیسکتے ہو۔ مگر اول گروہ کی وہ مستورات جو جوان اور شرم وحیا والیاں ہیں اور دوسرے گروہ کی مستورات اُنکو تم علٰحدہ مکان میں بٹھلاؤ مگر ایسا کام کرو کہ کسی اور عورت کو بھی پاس بٹھلا لو اور وہی عورت ہر روز بٹھیا کرے جبتک علاج کا خاتمہ نہو چکے۔ اور اُس عورت کو یہہ بھی کہدو کہ دل میں اُسکی صحت کی دعا مانگتی رہے۔ بلکہ وہ عورت اُسکی رفیق اور دلسوز ہووے جیسی ما یا بیٹی یا ہمشیرہ یا اور کوئی جسکو بیمار کا درد ہو اور غمخوار ہووے اور بیمار کو ایسی چادر اور کپڑا اوڑھا دیا کرو کہ اُسکا بدن کہیں سے ننگا نہووے۔ چہرہ اور ہاتھ پاؤں نکے سوا سب کچھہ ڈھکا رہے اور اُسکے دونو پاؤں نکے بیچمیں تکیہ پر نہ بیٹھو اور نہ وہ پاؤں لمبی کرے اور اُسکو اپنے سامنے چار زانو یا دو زانو بٹھالو اور آپ اُسکے سامنے پیڑھی پر بیٹھہ جاؤ یا گاؤ تکیہ پر بلند ہوکر بیٹھہ جاؤ اول اُسکے انگوٹھے پکڑو جسطرح بتلا چکا ہوں۔ بعدہ بیماری کی جگہ پر چار انگل کے فاصلہ سے اپنی پانچوں یا دسوں انگلیوں نکے سرو نسے نشانہ کرو یا چکر دیتے رہو

بعدہ پیشانی سے اُسکے دونوں گھٹنوں تک پاس کرو۔ جب ان پاسوں سے
فراغت پاؤ تو اُسکو اشارہ سے کہو کہ دونو گھٹنے کھڑے کر لے۔ پھر تم
اُسکے گھٹنوں سے دونوں پاؤں کی انگلیوں تک پاس کرو پھر پیچھے ہٹکر فرحت
بخش پاس کرو اور دور سے دم کرو اور دعا کرکر علیحدہ ہو جاؤ اور جو
وہ سو جاوے اور بیخبر ہووے اور گھٹنے نہ کھڑے کرے تو تم ناف سے
زانو تک پاس کرتے رہو اگر جگانا منظور ہو۔ اسطرح سر کا نور زانو کی
طرف آویگا اور سر خالی ہوگا اور خواب کا غلبہ جاتا رہیگا اور جو جگانیکی
ضرورت نہو یا وہ تھوڑی دیر بعد خود جاگ جایا کرے اور بعد خاتمہ کے
اُسکو پھر سونیکی طرف رغبت ہو تو آرام سے سونے دو اور اُس کے
سونے میں مزاحم نہو۔ مگر اُسکے پاس ہی بیٹھے رہو جبتک کہ وہ بخوبی
جاگ نجاوے اگر مریض علاج میں طوالت چاہے اور آرام پاوے تو
علاج دیر تک کرو اور جو گھبراوے اور جلدی کرے تو تھوڑی دیر توجہ
دو اگر مستغرق ہو جاوے اور سوالونکا جواب دیوے تو طرح طرح کے سوالوں
سے اُسکا خیال پراگندہ نکرو اور بیماری کی طرف مشغول رہنے دو اور بہت
سے سوالوں سے اُسکو ماندہ بھی نکرو اور مت تھکاؤ۔ جس بات میں اُسکو
آرام ہو اور جس چیز کی طرف راغب دیکھو وہی کام کرو۔ غرض ہر طرح
اُسکا آرام مدّنظر رکھو۔ اور اگر اس علاج سے بہت بیچین ہوتا ہو یا درد ماہیت

شدت سے ہو اور وہ جھیل نہ سکے تو علاج موقوف کردو۔ باقی رہا تیسرا
گروہ اگر چھوٹی ہو تو کہو تم میری بیٹی ہو اور جو بڑی ہو تو ما بنالو اور
سمجھادو کہ جان کی حفاظت واسطے مستورات اطبا کو اپنا بدن برہنہ کرکر
ناف کے پھوڑے دکھلاتے ہیں اور پیٹ کی بیماریوں میں لیٹکر اپنا
پیٹ نشان دیتی ہیں اور طبیب ہاتھہ سے دباکر دیکھتے ہیں چھاتیوں
کے پھوڑونکی مرہم پٹی جراحوں سے کرواتے ہیں چہرہ پر پھوڑا ہو تو
چیرہ دلواتے ہیں۔ جان کے بچاؤ واسطے یہہ سب باتیں منع نہیں اچھی
اچھی اشراف جوان حیا والی عورتیں ایسی ایسے علاج کرواتی ہیں لاچاری
واسطے یہہ سب کچھہ جائز رکھا ہے۔ اور مَیں نہ تو تمہارے بدنکو ہاتھہ لگاؤنگا
نہ کہیں سے ننگا کراؤنگا صرف تمہارے انگوٹھے پکڑونگا اور تمہارے
چہرہ کی طرف نظر رکھونگا کیونکہ اِس علاج کا یہی دستور مقرر کیا ہوا ہے اگر
منظور کرلے تو علاج کرو اور جو نہ منظور کرے تو کہدو کہ بھاری کپڑا
اوڑھکر لیٹ رہے اور منہہ اور سارا بدن چھپالیوے اسوقت تم کھڑے
ہوکر سر سے پاؤں تک پاس کرو اور اخیر میں گھٹنوں سے پاؤں تک۔ اگر
یہہ بات بھی نہ منظور کرے تو ایسی عورتکا علاج نکرو اور دوا کھلانی پلانی
کی صلاح دو اور طبیب سے علاج کرانیکی رہنمائی کرو۔ ایسی پردہ نشین عورتونکا
پردہ کے پیچھے بٹھاکر بغیر اِلطہ قائم کیئے اور بغیر دیکھے علاج

کرنا بڑے کامل شخصوں کا کام ہے نہ تمہارا نہ میرا ۔

ہدایت ۔ ۱۸

سخت بیماروں کا علاج جو کروٹ تک بھی نہیں لے سکتے

اُن مریضوں کا علاج جن سے نہ تو چارپائی سے اٹھا جاتا ہے نہ بیٹھا جاتا ہے نہ بسبب بےچینی کے تمہاری طرف دیکھ سکتے ہیں نہ بڑی دیر تک انگوٹھے پکڑوانے کی طاقت رکھتے ہیں کیونکر کرنا چاہیے ۔ ایسے مریض کو جس صورت میں وہ آرام سے رہے لیٹے رہنے دو اگر بیٹھ سکے تو جس طرح بیٹھے بٹھا لو یا چارپائی پر تکیہ لگا کر بٹھا دو یا کروٹ سے یا چت جس میں وہ راضی ہو لیٹا رہنے دو ۔ بڑی دیر انگوٹھے نہ پکڑوا دے تو ایک دو منٹ ہی پکڑ لو یا دونو ہاتھ ہی پکڑو ۔ وہ دیکھے نہ دیکھے تم اُس کے چہرہ کی طرف دیکھتے رہو اور رابطہ قائم کرو تم اُس کے پاس کروٹ میں پلنگ پر یا نیچے بیٹھ جاؤ بعد رابطہ قائم ہونے کے مرض کی جگہ پر نور بھرو اور جمع کرو بعدہ اُس کی پائنتی پر بیٹھ جاؤ یا کروٹ میں یا پائنتی پر پلنگ پر یا نیچے جہاں موقع

دیکھو کھڑے ہوجاؤ یا بیٹھہ جاؤ اور پاس کرو اور اُسکو کسیطرحسے بے آرام نکرو۔ جب اُسکو تخفیف ہوگی اور تھوڑی بہت طاقت آجاویگی تو سبطرح تمہاری ترکیب سے کے پورا کرنیکو منظور کرتا جاویگا اور جب تمہاری اور اُسکی امید بڑھیگی تو سبکام آسان ہوتا جاویگا۔ اُسوقت رفتہ رفتہ تم اپنے سب ترکیبونکو پورا کرلینا۔ ایسے مریض کو دوائی ٹھنڈائی کھانے سے بھی منع نکرنا اور ایسے مریض کی تم اچھی طرح خبرگیری کرو توجہہ بھی دو اور دم کیا ہوا پانی بھی پلاؤ اور کورتہ چادر رومال وغیرہ بھی دم کرکرا استعمال کراتے رہو بلکہ اُسکی غذا کو جو رقیق ہو اور اُسکی ٹھنڈائی کو بھی دم کردیا کرو۔ اب اگلے ارشادمیں میں تمکو ان سب اشیاکے دم کرنیکی ترکیب سکھلاؤنگا ؛

ہدایت ۔ ۱۹

توجہہ کل بیماریونکا علاج ہی ؛

یاد رکھو کہ کوئی بیماری ایسی نہیں جسمیں توجہہ کارآمد نہو۔ مینے بخوف طوالت ہرایک بیماری کا نام نہیں لکھا۔ سوائے موت کے کل بیماریوں میں معالج شفا بخش سکتا ہی۔ خدام کی بیماری میں یہہ علاج بڑا سریع الاثر ہی۔ مگر مشکل یہہ ہی کہ یہہ بیماری دوسرںکو جلد جھپٹ جاتی ہی اور

معالج اِس سے نفرت کھاتا ہی اور نفرت شرائط علاج کے برخلاف ہی- اگر کسی کا ہاتھہ یا پاٗوں روزِ پیدایش سے خشک ہو اور تم اُسکا علاج کیا چاہو تو کرسکتے ہو- مگر مُشکل یہہ ہی کہ توجہہ دورانِ خون تیز کرتی ہی اور روح حیوانی کو قوت بخشتی ہی ایسا نہو کہ دورانِ خون عسرت اور تیزی سے جاری ہووے اور اُسکا مجرا تنگ اور باریک ہووے اور اُسکی کشمکش سے کسی نئے قسم کا درد پیدا ہوجاوے اور جھیلا بجاوے تو پھر مُشکل پڑے ایسی مادر زاد بیماریوں میں اِسکا تجربہ ہوچکا ہی اور عارضی ادھرنگ میں جو درمیان میں پیدا ہو جاوے اُس میں اِس کو بہت مفید اور مجرب پایا ہے- ✤

اِرشاد پانچواں

پانی دودھ شوربا ٹھنڈائی رومال کرتہ دوپٹہ تیل گھی وغیرہ پر دم کرنیکا بیان اور گنڈہ بنانا

جب تمنے کسی سخت بیماری واسطے سلب مرض کرنیکو توجہہ

شروع کردی ہے تو تمکو مناسب بلکہ واجب ہے کہ کمال درد اور دلسوزی سے
اُسکا اچھی طرح خیال رکھو اور بہر صورت خبرگیران رہو گویا اُس بیماری میں تم
خود مبتلا ہو جب ایسا سمجھوگے تو بیشک تم اُسکا درد کروگے اور غمخوار
بنوگے اور خبرگیران رہوگے اب تمکو یہہ کرنا چاہیئے کہ اول ہی دن یا
دو تین توجہہ کے بعد دم کیا ہوا پانی بھی اُسکو پلاتے رہو جسقدر پانی
یا عرق وہ پیوے اور تمام دن اُسکو کافی ہو اسیقدر پانی ہر روز ایک
دفعہ دم کرکر دیدیا کرو اور کہدو کہ اِس پانی کے سوا اور پانی نہ پیوے
بلکہ ٹھنڈائی میں بھی یہی پانی ڈالے کم وبیش غذا میں بھی ڈالدیا کرے
اور اگر ہوسکے تو ٹھنڈائی ۔ شوربا ۔ دودھ وغیرہ بھی دم کردیا کرو تاکہ پیتا رہے
اور رومال کپڑا پٹی پھاہا بھی دم کردیا کرو تاکہ درد کی جگہ اور زخم پر لپیٹے
اور باندھے ۔ اگرچہ خالی توجہہ ہی مرض کے دور کرنیکو کافی ہوگی مگر یہہ
سب چیزیں یا بعض انمیں سے اگر ہمراہ ہونگی تو زیادہ تر نفع ہوگا اور
مریض جلد شفا پاویگا اور بیماری کی سختی سے امن میں رہیگا دلپر خوشی رہیگی
آرام سے سوویگا ۔ مینے اس پانیکا تجربہ بخوبی بہت جگہ کرلیا ہے اور اچھی
طرح آزمالیا ہے ہر روز صبح کو یا کسی اور وقت ایک مٹکا پانیکا ایکدفعہ پندرہ
بیس منٹ بیٹھ کر دم کرلیا کرتا ہون اور تمام دن مریضونکو دیا کرتا ہون کسیکو
آبخورہ کسیکو ایک لوٹہ کسیکو جھجر اسیطرح لوگ تمام دن لیجایا کرتے ہیں اور

صحت پاتے ہیں۔ بعض دن بچ رہتا ہی بعض دن دوبارہ دم کرنا پڑتا ہی اور
یہہ پانی ثواب واسطے مینے عام کر رکھا ہی جسکا دل چاہے لیجاوے جسکو
توجہہ دیتا ہوں اُسکو بھی اُسی میں سے پلاتا ہوں اور جسکو توجہہ نہیں دیتا
اُسکو بھی دیتا ہوں۔ مجھکو بخوبی معلوم ہو چکا ہی کہ بعض بعض سخت مرض
اس سے جاتے رہے ہیں یا مرض میں نہایت تخفیف ہوئی ہی اور ایسا تو
کبھی نہیں سُنا کہ اِس پانی نے کسیکو ضرر دیا ہی۔ مَیں گھر میں موجود
ہوؤں یا نہوؤں مریضونکے آدمی اگر میرے گھر سے لیجاتے ہیں بلکہ لوگونکو
اِس پانی پر ایسا عقیدہ ہی کہ بیان نہیں صدہا آدمی بڑے اعتقاد سے
مریضونکو پلاتے ہیں فی الحقیقت یہہ پانی بہت ہی نفع بخشتا ہی۔ بعض لوگ
یہہ اعتراض کرینگے کہ خلقت کی بھیڑ چال ہی ایک شخص کو ایک کام
کرتے دیکھا آپ بھی وہی کرنے لگے ایسی باتیں قابل اعتبار نہیں
سو سچ ہی بیشک ایسا ہوتا ہی مگر ہر جگہ یہہ مثال راست نہیں آتی بلکہ
بہت باتیں اس پانی میں ایسی آزمائی گئی ہیں کہ خواہ مخواہ اُنکے دیکھنے
سے انسان معتقد ہو جاتا ہی۔ اوّل۔ تو اس پانی کے پینے سے مریض
کو سرور پہنچتا ہی اور اُسکو آرام سا آتا ہی اور بخوبی آرام سے سو جاتا ہی
اگرچہ ہر ایک پر تو ایسی اثر نہیں ہوتی مگر اکثر پر ہوتا ہی۔ دوسرے۔ جب
بعض مریض کو یہہ پانی دیا جاتا ہی تو وہ اسکا مزہ علٰحدہ معلوم کرتا ہی کہ دم

کیا ہوا پانی اور بغیر دم کیا ہوا چکھتے ہی تبلا دیتا ہی اور پہچان جاتا ہی اور
بعض مریض اِس پانی کو پیکر اپنے اندر ایک حرارت معلوم کرتا ہی یہاں
تک کہ اُسکو عرق آجاتا ہے اور بعض مریض اگر غور و دانائی سے سوچے تو
اس پانینکے پینے کے تھوڑی دیر بعد اُسکو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ پانی معدہ
سے اُس بیماری کی جگہ کیطرف جاتا ہی اور بیماریکو ہلا دیتا ہی تو تھوڑی
سی تکلیف دیکر تسکین بخشتا ہی یا فوراً آرام اور چین دیتا ہی اگر مریض کے
پانوں سرد ہوں اور یہہ پانی کسی برتن یا بوتل یا صراحی میں بھر کر
دونوں پانوں کے درمیان رکھا جاوے تو پانونکو گرم کر دیتا ہی پریشان
خوابی اور بدخوابی کو فائدہ بخشتا ہی - یہہ پانی دست لاتا ہی دوران خون کو
جاری کرتا ہی قی لاتا ہی معدہ کو قوت دیتا ہی ہاضمہ درست کرتا ہی اس سے
عرق آجاتا ہی اور ہر چیز کو جو شفا کے بحال کرنے میں مزاحم ہو روکتا ہی
بشرطیکہ کامل رجوع اور بیخیالی اور جمعیت دل اور پوری یقین سے دم
کیا جاوے اور جو یہہ بات میسر نہیں تو کوئی فائدہ بھی متصور نہیں غرض
تم سچ جانو کہ یہہ پانی مریض کو کم و بیش سودمند پڑتا ہی درد کی جگہ
اسکو ملنا چاہیے سر درد ہو تو سنگھانا چاہیے پیٹ میں درد ہو تو بوتل
میں بھر کر پیٹ پر پھیرنا چاہیے آنکھوںمیں سلائی سے لگانا چاہیے گنجے
کا سر دھلانا چاہیے بواسیر والیکو طہارت کرانا چاہیے پیشاب بند ہو تو

ناف پر بہانا چاہیئے گرمی دانے ہوں تو نہلانا چاہیئے اور یہہ پانی متبرک ہی اسکا ادب رکھنا چاہیئے اور گندی جگہ اور پانوٗنکے نیچے اور پاخانہ مین نگرانا چاہیئے۔ شاید تم یہہ اعتراض کرو کہ تم ابھی لکھہ چکے ہو کہ بواسیر والیکو اس سے طہارت کرانا چاہیئے اور پھیر لکھتے ہو کہ اسکا ادب رکھنا چاہیئے اور گندی جگہ نہ بہانا چاہیئے۔ سو معلوم کرلو کہ انسان کی جان بڑی دولت اور امانت پروردگار ہی اسکی حفاظت واسطے بعض اوقات حرام بھی مباح ہوجاتا ہی بیماری کی دفع کرنیواسطے اسکا استعمال طہارت کی جگہ منع نہیں پاک جگہ بیٹھو اور اس پانی سے طہارت کرلو اور ادب دلمین رکھو بے سبب بقدری اور بے ادبی سے اسکو زمین پر گرانے سے بہت حفاظت کرو ایسا نہو کہ پانوٗں کے تلے یہہ پانی بہا بہا پھرے بلکہ اپنے اختیار سے اسکا ایک قطرہ زمین پر نگرنے دو۔ بیت۔ بس ست اہل ادب راہمین سخن صائب۔ کہ پارہائے قلم زیر پائے نگزارد۔ روٹی کا ادب اسلئے کرتے ہو کہ زندگی کا سبب ہی۔ یہہ پانی بھی تمہاری صحت اور تندرستی کا موجب ہی۔ یہہ تو تمکو معلوم ہی کہ دم کئے ہوئے پانیکا تمام جہان کو اعتقاد ہی بلکہ ہنود اور اہل اسلام اور سکھ وغیرہ اپنے اپنے بچونکو نمازونکے وقت ہر ہر شہر و دیار میں مسجدونکے دروازے پر گود میں لے آتے ہیں اور بعضے برتن میں پانی بھر لاتے ہیں اور نمازیوں سے

بعد انفراغ نماز پانی اور بچونکو دم کروا لیجاتے ہیں درحقیقت اِس پانی میں کوئی اثر ضرور ایسا ہی کہ جسپر صدہا برس سے لوگ عملدرامد کرتے رہے ہیں ہاں یہہ بات جدا ہی کہ اسکی حقیقت کو لوگ گم کر بیٹھے اور اب صرف ایک تقلید اور بھیڑ چال باقی رہگئی ہی مگر حقیقت میں اگلے بزرگونکو اس سے بخوبی واقفیت ہوگی اور وہ اسکے نفع ونقصان کو پہچانتے ہونگے۔ اور ابتک بھی خاص خاص لوگونکے سینہ بسینہ اسکا راز چلا آیا ہی۔ البتہ عام لوگ اس سے ضرور ناواقف ہیں اور بھیڑ چال چل رہے ہیں۔ اور ایسا بھی ضرور ہی کہ بسبب نااہلی اور بیوفائی طلاب کے بزرگ اسکی راز کو تادم مرگ اپنے سینہ میں قبر میں لیگئے اور لوگ اسکی حقیقت سے محروم رہگئی شاید بلکہ غالب امید ہی کہ حضرت شیخ احمدؒ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی طرح کسی نہ کسی زمانہ میں کوئی خدا پرست امام وقت ایسا پیدا ہو کہ ان باتونکو از سرِ نو پھر بخوبی زندہ کردے اور خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے کہ ہملوگ دریائے ضلالت سے کنارۂ ہدایت پر آجاویں اور صراط المستقیم کو پہچانیں۔ پنجۂ تقلید سے چھوٹیں اور علم لدنی کے مزے لوٹیں +

ہدایت - ۲۰

دم کرنے کی ترکیب

اب میں تمکو دم کرنیکی ترکیب بتلاتا ہون۔ اگر تمکو تھوڑا سا پانی ایک کٹورہ یا ایک آبخورہ دم کرنا ہو تو اُس کٹورہ کو پانی سے بھرو اور اپنی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر دھرو اور بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیونسے پکڑو اور منہہ کے نزدیک کرکر اُسپر لگاتار دم کرتے رہو۔ کمتر عرصہ ایک منٹ تک دم کئے جاؤ اور اپنا خیال اسی پانی میں لگائے رکھو اور سمجھو کہ یہہ میرا دم شفا ہی اور پھونکنے سے اس پانیکے اندر بھرتا جاتا ہی اور کوئی خیال نہ آنے دو۔ ایک منٹ سے زیادہ ہو تو بہتر ہی۔ دو تین چار منٹ تک متوجہہ رہو یا کٹورہ کو اُسیطرف بائیں ہاتھ میں پکڑو اور اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں اُسکی سطح پر کھڑی رکھو یا انگلیونکو پانی پر چاروں طرف چکر دیتے رہو اور وہی پہلا خیال جماؤ کہ میری انگلیونکے سرونسے وہ نور انسانی جو عین شفا ہی اس پانی میں بھرتا جاتا ہی اور ٹکٹکی باندھکر اس پانیکی طرف دیکھتے رہو تاکہ آنکھونکی راہ سے بھی نور اُسمیں داخل ہوتا جاوے یا صرف اپنے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو پانی کی سطح پر نزدیک نزدیک چکر دیتے رہو مگر ان سب صورتوں میں انگلیوں اور انگوٹھے

کو پانی میں مت ڈبوؤ نہ بہت دور رکھو صرف آدھی انچھی کا فاصلہ ہو مگر
کامل بیخیالی اور عین توجہہ خاطر سے اِس کام کو دل لگاکر کرو پھر وہ
پانی مریض کو ایکدفعہ یا دو تین دفعہ پلواؤ اور اگر تمکو ایک لوٹا یا ایک بدھنی پانی
کی دم کرنا ہو تو اُسکو سامنے رکھو یا دونو ہاتھونکی دسوں انگلیاں
اُسکی سطح پر کھڑی رکھو اور نشانہ کرو یا بائیں ہاتھ لوٹہ کی کروٹ میں لوٹہ
سے لگاکر رکھو اور داہنے ہاتھ کی انگلیونکو جھکاکر کھڑی رکھو یا چکر دو یا دونوں
ہاتھونکی اُنگلیوں اور ہتھیلیونسے اُسکے منہہ کی طرف سے پاس شروع کرو
اور پیندی تک لیجاؤ اور پھر ہاتھونکی پشت کو بدھنی کی طرف کرکر اوپر ہاتھ
لاؤ اور پھر اُسی پہلی طرح نیچے لیجاؤ اور مکرر سہ کرر کمتر درجہ تین منٹ
اور زیادہ چھ سات دس منٹ تک پاس کرتے رہو اور سارا دن پینے
واسطے مریض کو دو اور اگر تمنے ایک بڑا گھڑا یا مٹکا جسمیں ایک مشک پانی
سماوے دم کرنا منظور ہو تو جسطرح لوٹہ پر دم کرنا بتلایا ہے اسیطرح
اُسپر بھی کرو مگر کمتر عرصہ پندرہ منٹ اور زیادہ آدھ گھنٹہ یا چالیس منٹ
تک دم کرو اور بہت مریضونکو تمام دن بقدر حاجت دیتے رہو دوسرے
دن جو پانی گھڑے میں بچ رہے اُسمیں اور پانی لبالب بھرکر پھر دم
کر رکھو اور ہر روز بقدر حاجت ایک گھڑا بڑا یا چھوٹا عام اور خاص مریضوں
واسطے بہ نیت ثواب تیار کرکر تقسیم کرتے رہا کرو غرض جتنا بہت پانی

ہو اتنی ہی دیر زیادہ دم کرنا چاہیئے اور جو شاید سارا پانی دم کیا ہوا بچ
رہے تو دوسرے دن پھر اسی پانی پر تازہ دم کرنا چاہیئے۔ اگر کسی شخص
کے سر میں یا بدن میں کہیں درد ہو یا پھوڑا پھنسی ہو یا آنکھیں دکھتی ہوں
یا پیٹ میں درد ہو تو رومال یا کرتہ یا پٹی یا پھاہا یا چادر کو اپنے سامنے
اکٹھا کر کر لمبا تکیہ کی طرح زمین پر رکھدو اور اوپر سے نیچے تک دونوں
ہاتھوں سے پاس کرتے رہو جیسا بڑا کپڑا ہو ویسے ہی زیادہ دیر تک دم
کرو اگر چھوٹا ہو مثل کلاہ یا پٹی یا پھاہے کے تو اُسکو منہہ سے دم کرو یا دونوں
ہاتھوں میں یا ایک ہاتھ میں پکڑے رہو پھر اُس کپڑیکو درد کی جگہ پر
لپیٹنے یا باندہنے یا رکھنے کا حکم کرو۔ تیسرے چوتھے پانچویں دن اُسکو دور کراؤ
اور اسکی جگہ دوسرا کپڑا دم کر کر بندھواؤ اور پہلے کو کھلوا ڈالو اور یاد رکھو
کہ یہہ نور انسانی ارادہ اور نیت کے تابع ہے اِسلیئے بغیر ارادے پراگندہ
خیالی میں تاثیر نہیں کرتا۔ اسیطرح اگر کٹورہ میں پانی بھر کر یہہ نیت
کروگے کہ یہہ نور پانیمیں جاوے تو پانیمیں جاویگا اور کٹورہ میں کچھہ اثر نہوگا
اور اگر کٹورہ میں پانی بھر کر یہہ نیت کروگے کہ یہہ نور کٹورہ میں بھرے
تو کٹورہ بھریگا اور پانیمیں چنداں اثر نہوگا۔ اسیطرح تیل شوربے ٹھنڈائی
شیر شربت وغیرہ سب چیزونپر تم دم کر سکتے ہو اور مریضونکو دے سکتے ہو۔ بعضے
لوگونکو بسبب نزلہ کے شیر موافق نہیں پڑتا اور بعضے بلغمی مزاج والونکو لسی

چھاچھ نقصان دیتی ہی اگر تم شیر یا چھاچھ پر دم کر کر پلایا کرو تو کبھی نقصان
نہوگا بلکہ مفید پڑیگا- اسیطرح اور بہت چیزوں پر تم دم کر سکتے ہو- بعضے لوگوں
کی گائے بھینس بکری دودھ دینے سے رکجاتی ہی تو دم کئے ہوئے پانی میں آٹا
گوندھکر ایک پیڑا صبح اور شام کھلایا کرو- دودھ اچھا دے گی یا پیڑے پر دم
کر دیا کرو اگر کسی کے سر میں درد ہو تو دم کیا ہوا پانی ایک شیشے میں بھر کر
سونگھنے کو دو آرام ہوگا اگر مختون بچے کو یا زخم پھوڑا پھنسی والے کو یا چیچک
جسکو نکلنے پر چھاویں اور جھبل کا ڈر ہو تو تم سوتکا گنڈہ بناؤ اور ہر ہر گرہ
پر رجوع دل سے دم کرو اور وہ گنڈہ بندھوا دو تو پر چھاویں اور جھپل سے
محفوظ رہیگا اور جس چیز کو تم منہہ سے دم کرو اگر کوئی آیت قرآنی یا اللہ کا نام جو اُس
بیماری واسطے مناسب اور شفا بخشنے والا ہو پڑھتے بھی جاؤ اور دم کے ساتھ
شامل کرو تو اولیٰ ہی جیسے قبض واسطے یا باسط اور نظر بد اور سحر کیواسطے معوذتین
اور آسیب زدہ کے واسطے سورۂ جن اور شفا واسطے چھ آیتیں شفا کی یا سورہ
فاتحہ وغیرہ مگر اتنا خیال کرلو کہ جس چیز پر اللہ کا نام شامل کیا کرو اسکا ادب
بھی بہت نگاہ رکھا کرو بلکہ ایسا پانی گندی جگہ بالکل نگرے نہ اُس سے
طہارت کیجاوے نہ پانوں تلے آنے دو اور ایسے پانی کو بہت احتیاط
اور ادب سے رکھو اور اسکی بے ادبی اور بے احتیاطی سے بہت ڈرو اور
یہہ بھی خیال رکھو کہ جس مریض کا جو بزرگ سلب مرض کرتا ہی اور توجہ دیتا ہی

وہی بزرگ پانی وغیرہ اشیا پر دم کر کر دیوے ایسا نہو کہ ایک سے سلب مرض کراوے اور دوسرے سے پانی دم کرواکر پیے - یہہ بات بجائے فائدہ نقصان دیگی - اور یہہ بھی نکیا جاوے کہ ایک شی پر کئی آدمیوں سے دم کرواکر مریض کو استعمال کرایا جاوے یا ایک مریض کو کئی آدمیوں کی توجہ میں بٹھلایا جاوے اور خلوت اور تنہائی میں سب سے چھپاکر یہہ کام کیا جاوے اور نہ کسی کے سامنے توجہ اور دم کرنے کا مشرح ذکر مذکور کیا جاوے اس لئے مَیں ناپسند رکھتا ہون اسباتکو یہہ جو لوگ انجورہ یا لوٹہ پانیکا لیکر مسجد کے دروازہ پر جا کھڑے ہوتے ہیں اور ہر ایک سے دم کرواتے ہیں یا لڑکونکو گود میں لیجاتے ہیں اور ہر نمازی سے دم ڈلواتے ہیں یہہ رسم اچھی نہیں اور اسمیں سوائے نقصان کے کچھ نفع بھی نہیں - بہتر یہہ ہی کہ جس شخص کو بزرگ یا صالح خدا پرست سمجھیں اُسی سے ہر روز دم کروایا کریں اور سوائے اس کے اور سے دم نڈلواویں نہ اور کا دم کیا ہوا پانی پلواویں - **سوال** - اگر شاید تم پوچھو کہ دم کئے ہوئے پانی میں کتنے عرصہ تک اثر قائم رہتا ہی اور بالکل بے اثر کتنے عرصہ بعد ہوجایا کرتا ہی سو اسبات کو مَیں اچھی طرح تحقیق کے ساتھ بیان نہیں کرسکتا ہون مگر ایکدن حضرت اعلیٰ قدس سرہ عین خلوت میں فرماتے تھے - **جواب** - اجمالاً اور قیاساً معلوم ہوتا ہی کہ دم کیا ہوا پانی گرم اور جوشان پانی کے ساتھ تشبیہ دیا جاسکتا ہی اگر پانی تھوڑا ہوگا تھوڑی

ہی دیر میں پر تاثیر ہو جاویگا۔ اگر بہت ہوگا دیر میں جاکر بھریگا۔ اسیطرح تھوڑے پانی میں تاثیر تھوڑے عرصہ تک رہیگی اور بہت پانی میں عرصہ دراز تک ٹھیریگی جیسا تھوڑا پانی تھوڑی دیر میں گرم ہو جاویگا اور بہت پانی گرم کرنیکو بہت عرصہ لگیگا۔ لیکن گرم پانیکے سرد ہونیکی رفتار دم کئے ہوئے پانیکے خالی ہونیکی رفتار سے اپنے اپنے رنگ حدِ مقدار تک تخمیناً ۱۷ درجہ کم ہوگی یعنے جس وزن اور مقدار کا گرم پانی ایک گھنٹہ میں سرد ہوگا اُسی وزن اور مقدار کا دم کیا ہوا پانی ۱۷ گھنٹہ بعد خالی ہوگا اسی بیان کے بموجب ہر شخص اپنا اپنا قیاس دوڑا سکتا ہی اور ہر ایک مقدار اور انداز کے دم کئے پانی کو فہم کے قریب لا سکتا ہی واللہ اعلم بالصواب مگر ہر روز پانی پر تازہ دم کرنا اچھا ہی اگرچہ دم کیا ہوا پانی بچ رہے مگر دوسرے دن پھر اُسیکو دم کرنا اعلیٰ اور اولیٰ ہی۔ یا لاچاری کو ایک دن کا دم کیا ہوا پانی دو تین چار دن پلایا جاوے ؛

ہدایت ۔ ۲۱

بغیر توجہہ دینے کے پانی کا اثر نہیں ہوتا

بعض جگہہ ایسا بھی آزمایا گیا ہی کہ جبتک دو چار دفعہ کسی مریض کو توجہہ

نذیجیۓ جبتک یہہ پانی اُسپر بخوبی اپنا اثر نہیں کرتا بلکہ بالکل نفع نہیں دیتا
مگر میں تو ہر ایک کو یہہ پانی دیۓ جاتا ہون اور دیکھتا ہون تو اکثر لوگونکو
فائدہ ہی پہنچتا ہی مگر بعض کو فائدہ نہیں بھی کرتا لیکن یہہ تو بخوبی آزمایا گیا ہی کہ جسکا
توجہہ کیجیۓ اگر اُسکو پانی بھی پلائیۓ تو بخوبی نفع بخشتا ہی اور مَیں یقیناً کہتا ہون
کہ خطا نہیں جاتا مگر شاذ نادر یا وہاں جسکی اجل سر پر آگئی وہاں تو کچھہ بھی
فائدہ نہیں پہنچتا- اور جسجگہہ یہہ پانی اور توجہہ بالکل فائدہ نکرے تو یہہ سبب ہی
کہ یا تو وقت نزدیک آگیا ہی یا بیماری کی کوئی خصوصیت ہی یا معالج اور مریض
کی طبیعت میں تناسب اور رابطہ قائم نہیں ہوتا یا شیخ کی توجہہ ضعیف ہی اور
بیمار کی طبیعت زبردست اور کمزوری سے توجہہ کیا جاتا ہی یا اسکام سے واقفیت
بالکل نہیں یا کم رکھتا ہی اور دلسوزی سے دل لگاکر توجہہ نہیں دیتا یا کچھہ اور
سبب ہوتا ہی اور علاج اچھی طرح نہیں کیا جاتا لیکن ایسا معاملہ کم بلکہ شاذ
نادر ظہور میں آتا ہی- اگر کسی سبب سے چند توجہہ دیکر توجہہ دینا موقوف ہوجاوے
تو یہہ پانی بھی بجاۓ توجہہ کام دیگا اور جلدی یا دیر میں بیماریکو دفع کردیگا
اور جب بیمار تندرست ہوجاوے اور توجہہ کا دینا موقوف کیا جاوے تو مناسب
ہی کہ دس بیس دن یا کم وبیش موافق نرمی اور سختی بیماری کے اس پانیکا پلانا نہ
چھوڑا جاوے تا کہ بیماری عود نکر آوے اور اسبات کی پھر تاکید کرتا ہون کہ سواۓ اسی بزرگ کے جو ہمیشہ
توجہہ دیتا ہی اور شخص کا دم کیا ہوا بالکل نہ پلایا جاوے نہ ایک بیماری میں دو تین شخصونکی

توجہ میں بٹھایا جاوے کیونکہ کئی اشخاص کا نور ایک ہی سی صفت نہیں رکھتا بلکہ بعض کا نور بعض کے ضد ہوتا ہی اور نہ وہ ایک ہی طور سے توجہ دیتے ہیں تو ہمکو مناسب ہی کہ ان کی تاثیر میں خلط ملط نکریں۔ **سوال**۔ اگر جگہ تم شاید یہہ بات دریافت کرو کہ تم کئی آدمیوں کی توجہ میں بٹھانا اور پانی پر کئی آدمیوں سے دم کروانا اور جب بیماری جگہ سے ہلجاوے اور درجہ تبدیل پیدا ہووے تو علاج کا چھوڑنا اور موتوف کرنا منع کرتے ہو اگر شاید ایسی صورت میں معالج بیمار ہو جاوے یا اسکو سفر درپیش آوے یا کوئی اور سبب فراخم پڑے تو اسوقت ہم کیا کریں۔ **جواب** اسکا جواب یہہ ہی کہ معالج اپنے بدلے دوسرا معالج تلاش کرے اور اسکو اجازت دے اور اپنا نائب بناوے اور مریض کو اس کے ساتھ ہمربط کردے یا سونپ دے اور کہدے کہ اب تم اس ترکیب سے اسکا علاج کیا کرو اور وہ نائب بھی یہی سمجھے کہ میں اسی کی جگہ علاج کرتا ہوں اور جس ترکیب سے پہلا مرشد توجہ دیتا تھا بعینہ اسی ترکیب سے توجہ دیا کرے کم و بیش نکرے اور اپنے تئیں یکصرف واسطہ اور وسیلہ سمجھے +

ہدایت ۔ ۲۲

توجہ دینے والا صالح اور پرہیزگار ہووے

ہدایت ۲۲۰

اور اسبابکا بھی تمکو جتلانا ضروریات سے ہو کہ توجہ دینے والا اور دم کرنیوالا شخص اگرچہ کسی مذہب کا ہووے مگر صالح اور پرہیزگار اور خداپرست ہو اور شفا بخشنے کی نیت اور دلسوزی اور ترحم اُسکے دل میں موجود ہو۔حدیث میں آیا ہو کہ مومن کا جھوٹا شفا ہی اور کافر کا جھوٹا دوا۔اِس بات سے یہی ثابت ہوتا ہو کہ پارسا اور صالح شخص کا نور بسبب خداپرستی کے مطلق شفا ہو اور کافر اور فاسق فاجر کا نور اگرچہ در اصل شفا تھا مگر بسبب شامت اعمال اور گناہوں کی گندگی کے ایسا مکدر اور گندہ ہوگیا کہ دوا بنگیا اور دوا کا قاعدہ ہو کہ فائدہ بھی کرتی ہو اور نقصان بھی پہنچاتی ہو۔سو تمکو واجبات سے ہو کہ اگر تم سلب مرض کا شوق رکھتے ہو تو نہایت پرہیزگاری اور شریعت کی تابعداری اختیار کرو اور اپنے ظاہر باطن کو لوث عصیان سے پاک و صاف رکھو اور عاقبت کا ڈر اور ترحم اور دلسوزی اور مصیبت زدہ کو مصیبت سے چھڑانے کی نیت اپنا خمیر کرلو اور ان باتوں کو دل بہلانے اور احسان کرنے اور تعجبات دکھانے اور روپیہ کمانے کی نیت سے ہرگز ہرگز مت کرو اگر تم ایسا کروگے تو خسر الدنیا والآخرت کو اپنا ہی حسب حال سمجھو۔کیا تم اسبات کو تھوڑا جانتے ہو کہ ایک مصیبت زدہ کی مصیبت کو ٹالو اور ایک دکھیارے آفت کے مارے ہوئے کو باوجود قدرت کے سخت بیماری کے صدمات سے بچالو اور عاقبت میں درجے پاؤ اور خدا اور رسول خدا صلعم کی رضا حاصل کرو ✤

ہدایت۔۲۳

مریض کا رسمی نیند میں سلانا

اگر مریض کو خواب نہ آتا ہو اور وہ میٹھی نیند نسوتا ہو اور کروٹیں لیکر بےچین رہتا ہو تو تم تھوڑی روئی پر منہہ سے دم کرو اور تھوڑا تیل دم کرو اور کہدو کہ اس روئی کی بتی بناؤ اور دم کیا ہوا تیل چراغ میں ڈالو اور اس بتی کو روشن کرو اور ایک لالٹین سبز شیشے کی لو (تاکہ نظر کو نقصان نکرے) اور اُس لالٹین میں چراغ رکھکر تھوڑے فاصلہ پر اُسکی آنکھونکے سامنے رکھدو اور بیمار کو کہدو کہ ٹکٹکی باندھکر اور بےخیال ہو کر اُسکی لو کو دیکھتا رہے چند منٹ بعد نیند آنے لگے گی اور آنکھیں بند ہوتی جاوینگی۔ جب نیند کا بہت غلبہ ہو سو جاوے پانچ چار دنتک وہی روئی اور تیل کافی ہوگا۔ پانچ چار روز بعد پھر دم کرو۔ یہہ نکرو تو تکیہ دم کردیا کرو۔ اور سر کے نیچے رکھوایا کرو اور کہدو کہ چارپائی کا رخ بدلدو شمال کی طرف مریض کا سر ہو اور جنوب کی طرف پاؤں اور چادر یا لحاف دم کرکر اوپر اوڑھا دیا کرو +

ہدایت ۔ ۴۲

غائب شخص پر توجہہ دینے اور فائدہ پہنچانیکا بیان

توجہہ کی تاثیر غائب شخص پر اگرچہ کتنے ہی فاصلہ پر ہو پہنچائی جاسکتی ہی اگرچہ اسمیں بہت منافع پہنچتے ہیں مگر بعض بعض شرائط اور نقصان اور ضربھی ہوتے ہیں جنسے واقفیت ضرور ہی چنانچہ میں بیان کرتا ہون۔ بعضے بزرگ ایسے صاحب کمال ہوتے ہیں جنکو بخوبی کشف میں ملکہ ہوتا ہی اور ضبط خیال پر ایسے قادر رہتے ہیں کہ جب چاہیں اپنے خیال کی یکسوئی سے غائب اشیا اور اشخاص کو دیکھہ لیتے ہیں توجہہ دیتے ہیں اور فائدے پہنچاتے ہیں ہدایت کرتے ہیں مرض کو ہٹاتے ہیں چنانچہ معمولات میں لکھا ہی کہ ایک عورت حضرت مظہر جانجانان رحمۃ اللہ علیہ سے غائب میں توجہہ لیتی تھی اول اپنے آدمی کو بھیجدیتی تھی۔ ایکدن اُس آدمی نے آکر کہا کہ یا حضرت وہ متوجہہ ہوکر توجہہ لینے بیٹھی ہی جب حضرت اُسکی طرف متوجہہ ہوئے تو اُسکو سوتا ہوا پایا۔ فرمانے لگے درویشوں کے سامنے جھوٹ بولنا اچھا نہیں وہ ابھی سوئی پڑی ہی تو کہتا ہی بیٹھی ہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کشف باطنی سے اُسکو دیکھہ لیا اسیطرح اور بہت بزرگونکا حال تھا مگر میں کتاب کے طول دینے سے ڈرتا ہون۔ سو ایسے صاحب باطن لوگ تو کمیاب ہیں اور نہ ایسے ملکوں واسطے مَیں یہہ کتاب لکھتا ہون۔ مَیں تو نادانوں اور ناواقفونکا رہنما ہون سو جس معالج کو ایسا ملکہ نہووے اور وہ غائب مریض پر توجہہ کرے اور مریض

کو استغراق یا سکر ہو جاوے اور کوئی نا واقف شخص ایکدو چار اُسکے
پاس آجاویں یا موجو ہوویں اور اسبات سے بیخبر کہ ایسے وقت میں
مستغرق کو چھونا اور چھیڑنا اور پکارنا اور ہلانا جلانا نقصان پہنچاتا ہی اُسکو
پکارنے اور ہلانے جلانے لگیں اور جب وہ نبولے تو گھبراجاویں اور
عورت مرد بہت سے اکٹھے ہوں اور رونے پیٹنے لگیں کوئی اُسکو لٹا
وے اور کوئی سر پکڑے کوئی دوا سنگھاوے کوئی تلوے سہلاوے کوئی
چھاتی اور پیٹ کو چھیڑے ایسی ایسی پریشان طبیعت والونکا مختلف اثر
اُسحالتمیں مریض کو بہت نقصان پہنچاتا ہی اور اُسکا رنگ ڈھنگ بگڑجاتا ہی
اور بہت تکلیف اٹھاتا ہی اور معالج اُسکے پاس نہیں ہوتا نہ اُسکو اِسحال
کی خبر جو کچھہ تدارک کرلے اور اسکو اس صدمہ سے نجات دے اگر
ایسا اتفاق ہو بھی جاوے تو مناسب ہی مریض کو بالکل نہ چھیڑئے اور اُسکو جس
صورتمیں ہو رہنے دیجئے اگر کوئی اسکا مزاحم ہوگا تو اسکو کسیطرحکا ضرر نہ پہنچیگا
ایسا ضرر اس مریض کو پہنچتا ہی جسکو توجہہ کرنے سے استغراق اور سکر پیدا ہو
جس مریض کو توجہہ سے استغراق ہوجاتا ہی اسکو دم کئے ہوئے پانی اور
رومال سے بھی استغراق اور سکر ہوجاتا ہی اسکا بندوبست اسطرح کرنا
چاہیئے کہ پہلے مریض کو خبر کردیجئے کہ ٹھیک فلانے وقت میں تمکو توجہہ
دونگا تم اُسوقت سب سے علیحدہ ہوجانا اور مکانکا دروازہ بند کرلینا تاکہ کوئی

مزاحم نہو یا جو شخص تمہارا ہمراز ہو اسکو سب اصلاحیں سمجھا دینا اور جسوقت پانی پینا ہو یا رومال باندھنا ہو اور یہہ آزمایا ہوا ہو کہ پانی اور رومال سے مجھکو بیخبری ہو جاویگی اور حالت استغراق طاری ہوگی تو اسوقت بھی تنہائی اختیار کرے یا ہمراز کو پاس بٹھا لے اور جو توجہہ اور پانی اور رومال سے ایسی حالت نہووے تو مضائقہ نہیں شیخ اُسپر غایب میں توجہہ بھی کرے اور پانی اور رومال کابھی استعمال کراوے۔ اگر شیخ بزرگوار کسی ضروری سبب سے چند روز توجہہ دیکر چھوڑ دے اور مریض سے دور پڑ جاوے تو غائب کو توجہہ دینا وہی کام دیگا جو سامنے دیتا تھا اگر توجہہ بھی ندیسکے تو دم کیا ہو پانی بھیجدیا کرے یا رومال دم کرکر روانہ کیا کرے ان دونوں چیزوں سے بیماری کٹجاویگی۔ اور یادرکھو کہ اِس نور کو در و دیوار حجر شجر اور کوئی شئے روک نہیں سکتی اور نہ اُسکے پہنچنے میں عرصہ لگتا ہی بلکہ اگر تم دم کی ہوئی چیز بھیجدیا کروگے تو توجہہ دینے کی ماندگی سے اپنے تئیں بچاؤگے۔ مگر اول اول دو چار دفعہ سامنے بٹھلاکر توجہہ کرنا ضرور پڑتا ہی تاکہ مریض سے رابطہ قائم ہو جاوے اور مریض پر توجہہ کا اثر ہونے لگے اور اس شخص پر جسکو کبھی سامنے نہ بٹھلایا گیا ہو دور سے علاج کرنا اور ان چیزوں کے ذریعہ سے تاثیر کا پہنچانا محال پڑتا ہی ✣

ارشاد چھٹا

اختلاف امراض و طبائع مریضان

جیسا مریضوں کے طبائع میں اختلاف ہوتا ہی ویسا ہی اختلاف مرضوں میں بھی پایا پڑتا ہی اور ایسا ہی اختلاف بزرگوں کی توجہہ میں دیکھا جاتا ہی۔ جیسا توجہہ کی ترکیب میں تغیر تبدل ہوتا ہی ویسا ہی تاثیروں اور نتیجوں میں فرق پایا پڑتا ہی۔ بعضے مریضوں کے طبایع ایسے چالاک اور چست اور سخت ہوتے ہیں کہ انپر مشکل سے اثر ہوتا ہی یا بالکل نہیں ہوتا اور شفا کا حاصل کرانا محال ہوتا ہی۔ مگر ایسے آدمی بہت کم ہیں جنپر کوئی تاثیر بالکل نہو۔ اگر تین بیماروں کا علاج کیا جاوے تو اول تو تینوں پر نہیں تو ایک پر تو ضرور اثر ہوجاتا ہی اور توجہ کا دینا خالی نہیں جاتا اور تین میں سے ایک مریض بشرطیکہ مہلک بیماری میں مبتلا نہو بیشک شفا پاتا ہی۔ بعض طبایع ایسے ہوتے ہیں کہ اول ہی روز انگوٹھے پکڑتے ہی تاثیر شروع ہوجاتی ہی اور اول ہی توجہہ سے تخفیف ہونے لگتی ہی روز بروز مرض گھٹتا جاتا ہی اور جلد تندرست ہوجاتا ہی بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہرا تو کچھ تاثیر محسوس نہیں کرتے مگر جلد یا دیر میں صحت پاجاتے ہیں۔ بعضے ایسے ہیں کہ تاثیر تو اول ہی روز معلوم کر لیتے ہیں

مگر شفا دیر میں حاصل کرتے ہیں بعضونکا ایسا حال ہوتا ہی کہ اول ہی روز سے تاثیر معلوم کرتے ہیں اور مرض میں دن بدن کمی دیکھتے ہیں لیکن چند روز بعد پھر مرض بڑھجاتا ہی ایسا معاملہ اسوقت ہوتا ہی کہ علاج کرنیوالیکو صحت کا شک پڑجاتا ہی اور اسکا دل شکستہ ہوجاتا ہی علاج میں سستی اور کاہلی اور بیدلی کرنے لگتا ہی یقین اور اعتبار ٹوٹتا جاتا ہی اور معالج سست اور ڈھیلا پڑجاتا ہی اور جسقدر معالج شکی اور ڈھیلا ہوگا اُسیقدر اُسکا علاج بھی ڈھیلا اور کمزور تاثیر دیگا اور جسقدر چست رہیگا اور صحت کا کامل یقین اور بھروسا کریگا اسیقدر جلد شفا بخشیگا اور کامیاب ہوگا۔ سو مناسب ہی کہ مرشد بالکل شک نلاوے اور نہ شک آنے دے نہ مریض کو شک میں ڈالے صحت کا خود بھی کامل یقین رکھے اور مریض کو بھی یقین دلاتا رہے۔ بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اول اول دو چار پانچ سات دننک نہ تو کچھہ تاثیر پہچانتے ہیں نہ مرض میں کچھہ کمی دیکھتے ہیں چند روز بعد تاثیر بھی معلوم کرنے لگتے ہیں اور مرض میں بھی کمی پاتے ہیں۔ مناسب ہی کہ دونوں شخص ہمت نہاریں اور امید قوی رکھیں اور تا وقت صحت اچھی طرح توجہہ کرتے رہیں۔ بعض اوقات تین طرح کا معاملہ درپیش ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مریض نہ تو کسی طرح کی تاثیر دیکھے اور نہ کسی مرض میں کچھہ کمی اور تخفیف معلوم کرے۔ اس صورت میں بیس روز یا ایک چلہ بڑی ہمت سے توجہہ کا دینا جاری رکھنا چاہیے

دوسرے یہہ کہ تاثیر بھی محسوس ہووے اور مرض میں بھی تخفیف ہووے اِس صورتمیں
اتنی دیر توجہہ کرو جسقدر تمسے ہو سکے مگر ڈیڑھہ گھنٹہ سے زیادہ نہووے۔ تیسرے
یہہ کہ نتو کچھہ تاثیر ہی معلوم پڑے نکچھہ تخفیف ہی ہو اور مرض بڑھتا ہوا نظر آوے
اِس تیسری صورتمیں علاج چھوڑدو اور حکیم سے علاج کرانے اور دوا پینے کی
صلاح بتلاؤ مگر ایسا معاملہ کبھی شاذ نادر ہوتا ہی کہ توجہہ سے مرض بڑھجاے ہینے تو
کبھی ایسا نہیں دیکھا سواے دو شخصوں کے جو مہلک بیماری سے آخر میں مرگئے
تھے۔ بعض بزرگونکی توجہہ کا مریضوں پر سخت اثر ہوتا ہی اور مریض کم و بیش گھبراتا
ہی یا شاید کچھہ تکلیف اٹھاتا ہی انگڑائیاں آتی ہیں رعشہ پیدا ہوجاتا ہی جمائیاں
آنے لگتی ہیں تمام بدن میں شدت سے گدگدیاں ہوتی ہیں ان سب صورتوں
میں تم اپنی نیت اور ارادہ سے ان سب باتونکو دھیما کرو۔ اگر دھیمی نہوں یا
تکلیف زیادہ ہی زیادہ دیکھو تو جانلو کہ مریض کی طبیعت بہت نازک ہی سخت توجہہ
کی برداشت نہیں کرسکتا۔ مناسب ہی کہ ایک گز کے فاصلہ سے انگلیاں
کھڑی اور کھلی رکھکر پاس کرو اور سرور اور فرحت بخشنے کی نیت رکھو اِن
پاسوں سے بھی بڑے بڑے مرض جاتے رہتے ہیں اور مریض صحت پاتے
ہیں اگر مریض کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور آنکھونکا رنگ بدلنے لگے
اور خمار سا چھاتا جاوے یا بالکل حالت بیہوشی میں سوجاوے تو اِن
سب باتونکو تم بہت مبارک سمجھو اور خاموش طور پر توجہہ دیئے جاؤ۔ یہہ نیند

بذات خود ایک شفا اور صحت ہی توجہہ سے جسقدر کثرت کے ساتھہ نیند آویگی
اسیقدر صحت ہوتی جاویگی۔ جب تم توجہہ دیچکو تو اخیر میں گھٹنونسے پانوں
کی انگلیونتک پاس کرو اس سے سر کا نور پانوُنکی طرف کھچیگا اور سر اور
اوپر کا دھصر خالی ہوتا جاویگا اور جسقدر سر خالی ہوتا جاویگا نیند کم ہوتی جاوے
گی اور ہوش آتا جاویگا مریض آنکھیں کھولدیگا اور جاگ پڑیگا اور اُسکا دل
بحال اور خوش ہوگا اسی لئے مَیں تمکو سمجھائے دیتا ہون کہ بعض مریض کو توجہہ
سے ایسی سخت نیند آتی ہی کہ اگر اُسکی انگلی کاٹ ڈالو یا ہاتھہ تراش لو یا
سخت چٹکی بھرو یا اور کسی طرح کی تکلیف دو تو وہ بالکل بیدار نہیں ہوتا۔ اگر
ایسا اتفاق ہوجاوے تو بالکل مت گھبراؤ تمہارا مریض اس نیند میں بہت آرام
پاتا ہی اُسکو بخوبی سونے دو اور مت جگاؤ اور تم اُسکے پاس بیٹھے رہو نہ کسیکو
نزدیک آنے دو نہ ہاتھہ لگانے دو نہ کسیکو جھانک کر دیکھنے دو اور خبردار تم
بھی کرختی اور سختی سے اُسکو مت جگاؤ۔ اگر تمکو جگانیکی ضرورت ہو یا کوئی کام کاج
اٹکا ہوا ہو یا جگانا ہی منظور ہو تو اُسیطرح گھٹنونسے پانوُنتک جبتک وہ نہ
جاگے پاس کئے جاؤ اور اگر شاید جاگ جاوے مگر آنکھونکو نکھول سکے
اور کہوے کہ میری آنکھیں نہیں کھلتی ہیں تو تم اپنے دونوں انگوٹھوں کے
سرونسے اُسکی آنکھونکے کونسے ناک کی جڑ کی طرف سے کنپٹیونتک پاس
کرو اس سے آنکھیں کھل جاوینگی اور اگر جگانا منظور نہو اور صرف آنکھیں ہی کھلوانی

ہوں تو گھٹنوں کے پاس نکرو اور آنکھوں کے پاس جسطرح بتلائے ہیں کرو بیمار سوتا رہیگا مگر آنکھیں کھولدیگا اور آنکھوں کا ایسا اصلی رنگ ڈھنگ ہوگا کہ ہرگز پہچانا نہ پڑیگا کہ یہہ سوتا ہی بلکہ تم جانوگے کہ جاگ رہا ہی لیکن حقیقت میں وہ سوتا ہوگا لیکن تم ایسی حالت ہرگز سیر تماشے کے لئے اپنے مریض پر وارد نکرو بلکہ یہہ نیت ہی نرکھو جو مریض ایسا غافل ہوکر سوجاوے اگر تم سیر تماشے اور دلکی بہلاوٹ واسطے ایسا عمل کروگے تو بیشک تم اس توجہہ کی ذاتی قانونکے خلاف عمل میں لاؤگے اپنے مقصود سے دور پڑوگے اور اُسکے وبال اور گناہ میں گرفتار ہوگے اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگونکی ارواحکو ناراض کروگے

ہدایت - ۲۵

استغراقی خواب میں مریض کا غافل ہوکر سوجانا

یہہ جو میں نے بیان کیا ہی کہ مریض ایسا غافل ہوکر سوجاتا ہی کہ اُسکا جگانا مشکل ہوتا ہی یہہ مذکور بہت طوالت رکھتا ہی اِسکا بیان مفصل میں دوسرے اور تیسرے دفتر میں لکھونگا اور اِس دفتر میں بھی علیحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت جو بیمارونکو نفع بخشے اور تمہارے ضروری کارآمد ہو اور جسکے اظہار بغیر چارہ نہووے بیان کرونگا مگر یہاں تمکو اتنا سمجھائے دیتا ہوں کہ اگر مریض پر

ہدایت-۲۵

خمار چھاتا جاوے اور اُسکی آنکھونکا رنگ بدلنے لگے اور آنکھیں بند ہوجا
وین اور اگر اس سے کچھہ پوچھے تو سمجھہ توے مگر جواب نہ دیسکے اور اُسکا
دل بولنے کو اور اُس حالت سے جدا ہونیکو نچاہے اور باطن کی طرف راغب
ہووے اور اسحالت کو دوست رکھے اور آرام اور چین میں ہووے اسحالت کو استغراق
کہتے ہیں اور جسپر یہہ حالت وارد ہو اسکو مستغرق بولتے ہیں اور جب یہہ
حالت ترقی پر ہو اور اعلیٰ درجہ کو پہنچ جاوے تو مریض بالکل بیہوش ہوجاتا ہے
اور اسکو مطلق کچھہ خبر نہیں ہوتی اگر اُسکو کوئی پکارے یا ہلاوے یا اُسکے بدنکو
کوئی سخت تکلیف پہنچاوے تو نہ تو وہ جاگیگا اور نہ اُسکو ہوش ان باتونکا ہوگا اور
نہ اسکو اندر کی خبر ہوگی نہ باہر کا کچھہ خیال ہوگا اور جب اِسحالت سے باہر
نکلیگا تو ان سب باتونکو نیست اور کالعدم سمجھیگا اسحالت کو سُکر کہتے ہیں اور جب
مریض سوجاوے اور اسکی آنکھیں بند ہوں اور اس سے کچھہ سوال کیا جاوے
تو وہ بخوبی ہوش والونکی طرح جواب دے اور چلے اور پھرے اور کام کاج کرے اور جب
جاگے یا توجہ کے زور سے پاس کرکر جگایا جاوے تو اسکو اپنے بولنے اور چلنے
پھرنے اور کام کاج کرنیکا مطلق علم نہو اور سب کچھہ بھول جاوے تو اسحالت کو
حالت انبساط کہتے ہیں ان تینوں حالتونکا میں علیحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت
بیان کرونگا یہاں صرف اتنا لکھتا ہون کہ ان تینوں حالتوں میں سے جو واقع ہوجاوے
اسکو بہتر اور مبارک سمجھو اور اُنکے ذریعہ سے جسطرح بتلاونگا اپنا مقصود یعنی شفا حاصل

کرو اور رائگان نجانے دو- یہہ وہ متبرک حالتیں ہیں جنکی تعریف لکھنے پڑھنے اور کہنے سننے سے باہر ہے ۔

ہدایت ۲۶

دردماہینی کا حال اور بیان

بعض مریضوںپر ایسا اثر ہوتا ہی کہ جب انپر توجہہ کیجاتی ہی تو انکی بیماری اپنی جگہہ سے ہلجاتی ہی اور سرونکی طرف نکلنے کو رجوع کرتی ہی اسوقت عین توجہہ میں وہ بیماری زور مارتی ہی اور مریض کو تھوڑی تکلیف دیتی ہی بلکہ بعض اوقات توجہ کے بعدبھی وہ تکلیف باقی رہتی ہی اسکا نام دردماہینی ہی یہہ دردماہینی صحت کی نشانی ہی اور مریض کو کم وبیش ضرور ہوتا ہی اور ہر ایک بیماریمیں ظہور پاتا ہی اس درد ماہینی سے ہرگز نہ گھبرانا چاہیے اور مریض کو بھی سمجھا دینا چاہیے کہ اگر یہہ درد نہو تو صحت کی امید کم ہوتی ہی اگرچہ بعض بعض مریضونکو اسکے بغیر بھی شفا ہوجاتی ہی مگر اسکا پیدا ہونا بہت اچھا ہوتا ہی اور اس دردماہینی کا بحران بھی پڑتا ہی یعنے پانچویں ساتویں دن زیادہ زور دیتا ہی مگر یہہ دردماہینی دیرپا نہیں تھوڑی دیر ٹھہرتا ہی اسکا روکنا خطرناک ہی تم ہرنشست میں اسکے پیدا ہونیکی امید رکھو اور اگر اسمیں شدت دیکھو تو دھیما کرنیکا ارادہ رکھو اور یہہ دردماہینی جسکو مدارج

تبدیل اور تبدیلات بھی کہتے ہیں ایسا شدتکا بھی نہیں ہوتا کہ مریض سے جھیلا نجاوے جب توجہہ دردمابینی کو ابھارتی ہی تو اسکی برداشت کرنیکی بھی قوت بخشتی ہی اور اگر شاید دردمابینی اِس شدت سے ہوجاوے کہ مریض سے سنبھالا نجاوے اور اِس صورت میں معالج بھی خوف کھاوے اور اندیشہ کرے تو یا تو علاج کو چھوڑدیا جاوے یا ترکیب کو بدلڈالے اور دوسرے سحر بخش پاس کرے۔ اگر یہہ پاس بھی موافق نہوں اور تکلیف اور درد زیادہ ہی زیادہ ہوتا جاوے تو جان لو کہ مرشد کا نور مریض کے مزاج اور بیماری کے موافق نہیں۔ ایسی صورتمیں علاج ضرور چھوڑ دینا چاہیئے مگر ایسا شدید درد کبھی اتفاقیہ ہو اکرتا ہی

ہدایت ۔ ۲۷

توجہہ سے بیماری کی حالت اور استعداد بموجب نتیجہ ظاہر ہوتا ہی

اکثر مریضوں پر توجہہ دینے سے جیسی بیماری ہوتی ہی یا جیسے مریض کی استعداد ہوتی ہی ویساہی درجہ تبدیل ظاہر ہوتاہی مثلاً اگر تپ والے پر توجہہ کیجاوے اور اُسکے حق میں عرق آنا مفید ہووے تو عرق آیا کرتا ہی اور جو پیشاب کی ضرورت ہوتی ہی تو کثرت سے پیشاب آتا ہی اور بیماریکو نکال لیجاتا ہی۔ حکایت۔ ایک دانا طبیب کے فرزند کو تپ ہوا جسکا نام (حُمّیٰ لثقہ) ہی۔ اُسکے چہرہ پر بھربھراہٹ اور جگر پر ورم

تھا۔ وہ خود ایک دانا طبیب کو شریک کرکر اُسکا علاج کرتے رہے اُسکو عرق
بالکل نہ آتا تھا۔ ۳۵ دن برابر یہہ تپ رہا آخر وہ ہیر آگے بہت روئے اور مجھسے
علاج کے ملتجی ہوئے۔ مینے علاج شروع کیا اور اُنسے پوچھا کہ اِسکے حقمیں کونسی
بات بہتر ہی انہوں نے فرمایا کہ اگر اسکو عرق آجاوے تو امید ہی کہ تپ ٹوٹ
جاوے۔ مینے کہا خدا سے امید رکھو اور جو عرق آوے تو ہوشیاری کرو کہ سوکھہ
نجاوے اور ہوا نلگے اور دوا کا دینا موقوف کردو چنانچہ دوسرے تیسرے دن اُسکے
بدنپر نمی ظاہر ہونی اور چوتھے پانچویں خوب عرق آیا اور تپ ٹوٹگیا ورم جگر اور تہیج
جاتا رہا اور نو دنکے عرصہ میں تندرست ہوگیا۔ بسبب شدت گرمی کے علاج
چھوٹگیا مگر میں دس بارہ دنتک دم کیا ہوا پانی احتیاطاً پلواتا رہا۔ اِسیطرح جس
بیمار کے معدہ میں خلل ہووے اور جلاب کا دینا مفید پڑے یا کوئی بیماری ایسی
ہو جو فصد لینا اور خون نکلوانا موثر پڑے تو دست آجاتے ہیں اور کسی نہ کسی راہ
سے خون بھی نکلجاتا ہی **حکایت**۔ ایک نوجوان لڑکی کے کانوں سے پیپ
جاتی تھی اور سر میں سے راتدن آواز آیا کرتی تھی اور یہہ بیماری وقت شیر
خوارگی سے شروع تھی اور اُسکی سماعت بھی جاتی رہی تھی اور وہ ایسا تنگ
رہتی تھی کہ دیواروںسے ٹکریں مارتی تھی اور گھڑیوں رویا کرتی تھی۔ اُسکے والدین
بہت کچھہ علاج معالجہ کراچکے تھے مگر کوئی فائدہ نظر نہ آیا لاچار ہوکر علاج چھوڑدیا
مجھسے التجا کی مینے ترس کھاکر علاج شروع کردیا اور اول ایک دانا طبیب سے

پوچھا کہ کسیکو اگر ایسی ایسی بیماری ہو اسکے حق میں کیا بہتر ہو انہوں نے فرمایا فصد کھلوائی جاوے اور تنقیہ دماغ کیا جاوے تو شاید مرض جاتا رہے یا ترقی نہونے پاوے - اور حالانکہ فصد اور جلاب پہلے کئی بار متواتر ہو چکے تھے - تین۳ دن توجہ دی تھی کہ اُسکے انگوٹھے پر پھوڑا نکلا جسمیں پیپ بھری ہوئی تھی اور موتی کی طرح چمکتا تھا پھر کلائی اور پانوں اور بازوؤنپر پھوڑے نکلنے شروع ہوئے انمیں سے پیپ اور لہو بہتا تھا اور کئی جگہ بدنمیں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی تھیں اور بالونکی جڑونمیں سے خود بخود خون جاری ہوتا تھا دانتوں میں سے اور ناک سے اور پیشاب کی راہ سے خون بہتا تھا اور کانونسے بھی پیپ کا نکلنا زیادہ ہوگیا اور ایسا زور ہوا کہ پھوڑونکے سبب وہ کھڑی ہوکر پیشاب پاخانہ کو نجا سکتی تھی اور دست بھی شروع ہوگئے تین۳ چار۴ پانچ۵ دست ہر روز مواد کے آتے تھے اور پاخانہ لیسدار ہوتا تھا (توجہ سے جو دست آتے ہیں رقیق اور پانی سے نہیں ہوتے بلکہ نرم ہوتے ہیں لیکن انمیں لیس بہت ہوتا ہے) پانچ چھہ دن تو ہر روز تین چار آتے تھے اور ساتویں روز بہت زور ہوتا تھا دست بھی اُسدن چھہ سات آٹھہ آجاتے تھے اور پھوڑے بھی زور دیتے تھے خون بھی جگہ جگہ سے نکلتا تھا اور بھوک تو اول ہی کم ہوگئی تھی - جب ایسے صدمے گذرنے لگے تو اُسکے اقربا گھبرانے لگے اور لوگ بھی انکو بھڑکانے لگے تو انہوں نے چاہا کہ توجہ کا دینا چھوڑ دیویں مگر انپر میری عظمت اور ہیبت بہت تھی اور پہلے ہی اقرار

کروالیا تھا کہ علاج نچھوڑوانا وہ دل بیدل چپکے ہورہے اور علاج میرا جاری رہا ایسے نتیجونسے مجھکو امید ہوئی اور کامل یقین ہوگیا کہ انشاءاللہ ضرور آرام ہوجا ویگا۔کیونکہ مینے تو حکیم سے پہلے ہی دریافت کرلیا تھا۔قصہ کوتاہ ساڑھے تین مہینہ مینے علاج جاری رکھا اتنے عرصہ میں اسکو بلاناغہ ۲۷۶ دست مواد کے آئے پھوڑے اچھے ہوگئے اور تندرستی اور بحالی اور قوت اور بھوک بڑھنے لگی شنوائی ایسی تیز اور قائم ہوگئی کہ مَیں گھڑے کو زمین پر رکھکر دوچار عورتوں کو بٹھلاکر پوچھتا تھا کہ دیکھو تو گھڑے کی آواز آتی ہر سوائے اس بیمار کے اور کسیکو نہ سنائی دیتی تھی اور چہرہ اسکا ایسا نورانی ہوگیا کہ پہلے کبھی ایسا نہ تھا اور دستور ہر کہ جب اتنے دست آویں تو بیمار کا اُٹھنا بیٹھنا محال ہوجاوے مگر اُسکی قوت ایسی تھی کہ وہ اپنے سونیکی بھاری چارپائی بے تکان تنہا اٹھالاتی تھی دست بھی کم ہوگئے میری دانست میں اگر ایک مہینہ اور علاج کیا جاتا تو امید تھی کہ دس پندرہ برس وہ بیماری عود نکرتی مگر کئی سبب سے علاج موقوف ہوگیا اور پانچ چھہ برس وہ تندرست رہی۔بعد اسکے پھر کبھی کم کم اُسکے سر کی طرف زور ہوجاتا تھا اور دم کئے ہوئے پانی سے آرام آتا تھا۔مینے سخت سخت بیماریوں میں قریب دوسو مریضونکے علاج کیا ہوگا اور ابتک بھی کئے جاتا ہون اور بعضے مریضونکا حال علٰحدہ کتاب میں لکھہ رکھتا ہون اور بعضونکا نہیں لکھتا اور خفیف خفیف بیماریونکا بالکل نہیں لکھتا اور بھول بھی جاتا ہون۔مناسب

بلکہ انسب ہوتا کہ مَیں کل بیماریونکا حال جنکا تجربہ کرچکا ہون اِس کتابمیں لکھدیتا
اور تمہارے یقین اور اعتقاد کو بڑہاتا مگر کتاب بہت طوالت پکڑ جاویگی اور مجھ
کو اور دیکھنے والونکو تکلیف ہوگی مگر تم سچ جانو اور یقین رکھو کہ اِس کتابمیں
کوئی فضول اور دروغ بات نہ لکھونگا بلکہ اتنا ہی لکھونگا جسکا میں تجربہ کرچکا ہون
اور جسکا تم بھی تجربہ کرسکو اور بخوبی آزمالو اور میرے پر طرح طرح کی بدگمانیاں جیسے
ارزل اور کمینہ لوگونکی عادت ہی ہرگز مت کرنا میری نیت خالص اور صاف ہی
مَیں تو صرف یہی چاہتا ہون کہ خلق اللہ کو نفع پہنچے اور میرا خاتمہ بخیر ہوجاوے
اور مَیں اپنی دانست میں اِس کتابکو ایسا قریب الفہم اور آسان کردونگا کہ ہر شخص
جو تھوڑا بھی علم اور لیاقت اور استعداد رکھتا ہوگا سمجھ لیگا اور آزماسکیگا اور اگر مقتضاے
بشریت سہواً کچھ اِسمیں بھول جاؤن تو مَیں یہہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ بعد چند
شرائط کے جو روبرو بیان کرونگا میری زندگی میں کوئی شائق میرے تک پہنچ جاوے
اور اِسکو بخوبی سیکھنا چاہے تو سبقاً سبقاً پڑہا بھی دونگا اور تجربہ بھی کرادونگا اور
تمام اشکال حل کردونگا۔ یاد رکھو کہ مینے اس کتاب کو بفایدہ اور عبث نہیں لکھا
ہی مجھکو کیا حاصل تھا جو ضعیفی میں ایسی محنت اٹھاتا اور طرح طرح کے اعتراضون
سے زبان زد خلائق ہوتا اور جھوٹ اور فریب کتاب میں درج کرجاتا جو قیامت
تک ہزارون لاکھون خلق اللہ کی نظر سے گزرتا۔ بعض بیماریاں ایسی ہیں جیسے
بچونکو پسلی کی بیماری ہوتی ہی یا مرد عورتونکو کھانسی ایسی بیماریونمیں فی بھی

ہوتی ہو اور دست بھی آتے ہیں اور بغیر قی اور دست کے بھی شفا پاتے ہیں
بعضی ریاحی بیماریونمیں جیسے درد شکم ہوتا ہو اسمیں ہوا خارج ہوتی ہو بعضی
بیماریونمیں سپتے اور گرمی دانے نکل آتے ہیں پسینہ بہت آتا ہو پیشاب آتا ہو
ناف میں درد ہوتا ہو بیماری ہلجاتی ہو اور نیچے اترتی معلوم ہوتی ہو زخم کا مواد
اکثر تو جل ہی جاتا ہو اور کبھی تھوڑا بہت بہہ بھی جاتا ہو پیشاب میں خون آتا
ہو یا رنگ قارورہ بدلجاتا ہو جسکو طبیب دیکھکر ڈر جاتا ہو یہہ سب نتائج جو
مَیں شروع ارشاد سے بیان کرتا آیا ہون اور ایسے ایسے اور بہت سارے
جنکا بیان نہیں ہوا مریض میں توجہہ کی برکت سے ظاہر ہوتے ہیں اور انکو
تبدیلات اور مدارج تبدیل کہتے ہیں یعنے مریض کی اصلی حالت ایک حال
سے دوسری حالت کی طرف بدلتی جاو ہو اور یہہ تبدیلات دو قسم کے ہوتے
ہیں خوش تبدیل اور خراب تبدیل۔ خوش تبدیل تو وہ ہو جو صحت کی امید
دلاتی ہو اور مریض کے حق میں اچھی ہوتی ہو۔ جیسے کسیکے سر میں نزلہ کے
سبب درد ہو اور نزلہ گلے کی راہ سے چھاتی پر گرتا ہوا محسوس ہو اور ناک
سے ریزش نہ بہے اور توجہہ دینے سے ناک جاری ہوجاوے اور ریزش
نتھونکی راہ سے بہنے لگے یہہ خوش تبدیل ہو جان لو کہ ناک کے
رستہ نزلہ بہکر آرام ہوجاویگا یہہ تبدیل اچھی اور مبارک ہی اور اگر کسیکو چیچک
نکلی ہو اور اُسکے دانے ابھرے ہوئے موتی کی طرح چمکتے ہوئے ہوں

اور دو تین دفعہ توجہہ دینے سے دانے اندر بیٹھہ جاویں تو سمجھلو کہ یہہ خراب تبدیل ہی اور اسمیں موتکا ڈر ہی۔ اسیطرح کل تبدیلات کا خیال کرلو۔ اگر تمہارے علاج سے خوش تبدیل پیدا ہو تو تم اسکو اچھا سمجھو اور مت گھبراؤ بلکہ اپنے یقین کو بڑہاؤ اور بیمار کو بھی تسلی دو اور ایسی تبدیل کو ہرگز ہرگز مت ردکو نہ اسکے روکنے واسطے کوئی دوا دو بلکہ یقین کرلو کہ وہ بیشک تندرست ہو جاوے گا اور اگر کوئی خراب تبدیل ظاہر ہو تو البتہ اسکا اندیشہ ہی اسوقت دوا سے بھی مدد پہنچاؤ اور طبیب سے بھی مشورہ لیلو اگرچہ اُسکی صلاح بموجب عمل کرو یا نکرو مگر توجہہ دینے سے ہمت نہارو اور اپنے یقین کو ڈانواں ڈول نکرو اگر توجہہ دینے والونکو طبابت میں بھی کچھہ ملکہ ہووے تو بہت ہی خوب اور نوراً علیٰ نور ہی اسلیئے میں اطبا کو بھی رغبت دلاتا ہون کہ ذرا اِس کتاب کی طرف بھی غور فرماویں دیکھیں اور معلوم کریں کہ یہہ کیسا مفید اور متبرک علم ہی بیماری سے بیمار کو صحت بھی بخشتا ہی اور بد باطنوں کے باطن کو بھی سنوارتا ہی۔ کم و بیش اخلاق کو بھی درست کرتا ہی ؛

ہدایت-۲۸

توجہہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں

میں بخوبی آزما چکا ہون کہ توجہہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچتا بلکہ

فائدہ ہی ہوتا ہی ہاں البتہ نقصان جب پہنچتا ہی جب شیخ کسی سخت بیماری میں خود مبتلا ہو اور ایسی حالتمیں توجہہ کرے یا توجہہ دینیوالا ناامید ہوجاوے اور یقین کو توڑ ڈالے یا سوائے صحت کے اور کسی غرض نفسانی اور طمع اور سیر و تماشے میں مبتلا ہووے یا بیماری جگہ سے ہلجاوے اور نیچے اوتر آوے ایسے وقت علاج چھوڑ بیٹھے یا بری نیت اور بد اخلاقیوں میں گرفتار ہووے اور کم فائدہ اُسوقت پہنچتا ہی اور صحت میں دیر جب لگتی ہی جب شیخ بے پرواہی اور کم اعتمادی سے وقت بیوقت بیدلی سے علاج کرے یا اچھی طرح محنت نہ اٹھاوے یا سخت بیماریوں میں دو تین چار منٹ کی توجہہ پر اکتفا کرے یا بالکل مریض کو بھول جاوے اور غرور اور تکبر اور بد زبانی سے مریض کے دلکو توڑ دے اور توڑتا رہے اسلئے مَیں تمکو تاکیداً سمجھاتا ہوں کہ ایسے وقت تمہارے سوا بیمار کا کوئی تدارک کرنیوالا اور غمخوار نہیں جب تمنے ایسا اچھا کام اختیار کیا ہی تو اپنی نیت کو دیکھو اور اسکو انجام کو پہنچاؤ اور خبردار نالائق کام ہرگز نکرو والانہ تمہاری محنت برباد ہوگی اور گناہ لازم پھر تم اجر کیا پاؤ گے بلکہ اسکی جوابدہی تمہارے ذمہ رہیگی۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس ؂

ہدایت ۲۹

ہدایت ۲۹

توجہہ اولیاء اللہ کا کام ہی

سچ پوچھو تو توجہہ دینا اور بیمار کا سلب مرض کرنا خاص اولیاء اللہ اور خدا

پرستونکا کام ہی اسیلئے نا اہلونسے اسکو چھپا رکھا اور بزرگونکے سینونمیں قبر میں چلا گیا اور دنیا سے یہہ علم وعمل گم یا گم ہوگیا اور یہہ ایسا فاش ظاہر کرنیکے لائق بھی نتھا جیسا مینے اسکو واضح کرکر لکھا ہی اور یہہ کام مینے اپنے نزدیک بیجا بھی نہیں کیا اور اشارات غیبی سے مدت تک استخارے کرکر شروع کیا اور کتاب میں لکھکر ظاہر کیا ہی۔ کیسا برا ہوتا جو یہہ علم دنیا سے ہٹ جاتا یا بعبارت دیگر یون بیان کیا جاوے کہ ہر چیز کا تخم دنیا میں خدا تعالی نے قیامت تک قائم رکھنا ہی اگرچہ ہملوگ اسکو بھول جاتے مگر اور لوگونکے ہاتھ لگتا اور غیر مذہب والے اور حکما اور دہریہ اور فاسق فاجر اسکو اختیار کر لیتے پھر یہہ انہیں کے نام سے شہرت پاتا اور جہان میں پھیل جاتا اسوقت یہہ بیغزت اور بے حرمت اور بے برکت ہوجاتا اور صالحونکا نام مٹجاتا اور غیر مذہب والے دنیوی فوائد میں اسکا استعمال کرتے بد نتائج نکالتے غرور کرتے اور دنیا کا حاصل لیتے اور عاقبت کو گنواتے آخر کار پھر ہمکو انسے سیکھنا پڑتا اور وہ وہ باتیں جو دین اور مذہب میں بکار آمد تھیں بالکل کھوئی جاتیں اور اس علم کو لوگ علم حکما اور فلاسفہ خیال کرتے انکی عزت اور حرمت بڑہاتے اور برائیاں اور تعریفیں کرتے اور اولیاء اللہ پر بٹہ لگاتے اور انکے عیب اور لاعلمی اور فریب اور مکر ظاہر کرتے اور اسکی اصل اصول سے غافل ہوتے اور اپنے مذہب کو سبک سمجھتے سوچو تو اسکو جو مینے ظاہر کردیا اچھا کیا یا برا فرض

کیا کہ تمہارے نزدیک براہی کیا تو خیر میری نیت میرے ساتھ ہی اور تمہاری تمہارے
ساتھ خداتعالیٰ میری نیت کو سنوارے اور میرے گناہ کو بخشے اور اپنے کرم وفضل سے
رحمت کرے اور خاتمہ بخیر کردیوے اس علم کے ظاہر اور عام کردینے سے ایک اور
بھی فائدہ ہوگا۔ بہت درویش لوگ ایسے ہیں جو دراصل جھوٹے ہیں اپنا پیٹ
بھرنیکی نیت سے پیشوائے طریقت بن بیٹھے ہیں لمبے لمبے دعوے کرتے ہیں
اور سادہ لوحوں سے تعظیم تواضع کرواتے ہیں اور انکا نفس قبول نہیں کرتا کہ
کسیکی خدمتمیں پہنچکر اسکا کمال حاصل کریں یا کچھ پوچھیں ایسی باتوں سے
زیادہ تر محروم رہتے ہیں ایسے لوگوں سے جب کوئی عرض کرتا ہی کہ نقشبندیہ
خاندان میں سلب امراض کا طریقہ لکھا ہوا ہی اور اگلے بزرگوں نے سخت
سخت بیماریوں سے مریضونکو شفا بخشی ہی آپ بھی مہربانی کرکر فلانے شخص کا
اپنی توجہہ سے سلب مرض کیجئے اُسوقت انکا دل بخوبی جانتا ہی کہ ہمسے
یہہ بات نہوگی تو وہ دو کام کرتے ہیں یا تو کچھہ بہانہ کرکر کنارہ کرجاتے
ہیں یا جو کچھہ عام کتابونمیں لکھا ہوا ہی اُسکو دیکھکر توجہہ دیتے ہیں اور جیسا
چاہیئے ویسی شفا حاصل نہیں کراسکتے ایسی بات سے لوگ بد اعتقاد ہوجا
تے ہیں اور بزرگوں پر طعن مارتے ہیں اور جھوٹا بتلاتے ہیں ایسے شخص
جب اس کتاب کو دیکھینگے اور میری طرفسے عام اجازت پاوینگے گو نفسانیت
سے کہدیں کہ ہمکو یہہ طریقہ معلوم تھا مگر ہم کرتے نتھے اب وہ میری

کتاب سے سیکھ کر سلب مرض کا شوق کریں گے اور شفا بخشیں گے جھوٹی تقلید سے چھوٹ جاویں گے اور سچے کہلائیں گے +

ارشاد ساتواں

استغراق۔ اور سُکر۔ اور انبساط کا بیان

مَیں اسی کتابمیں وعدہ کرچکا ہوں کہ استغراق اور سُکر اور انبساط کا بیان علیحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت کرونگا۔ سو اول مَیں استغراق کا بیان کرتا ہوں +

ہدایت ۔۳۰

استغراق کے بیان میں

جب مرشد مریض کے اندر اپنا خیال گاڑ دیتا ہی اور اسکے دونوں انگوٹھے پکڑلیتا ہی اور نرم نرم دباتا ہی اور مریض بھی طبیعت کو ڈھیلا چھوڑکر معالج کے ساتھ اپنے خیال کو جماتا ہی تو جس مریض میں اسکی قابلیت اور استعداد قوی ہوتی ہی یا دونوں کی مناسبت ملجاتی ہی یا بعض بیماریکی خصوصیت ہوتی ہی تو دو چار ہی منٹ میں یا دو چار دنکے بعد مریض کو آرام سا معلوم

ہوتا ہی اور اُسکی آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں خمار چھاتا جاتا ہی اور آنکھیں
کھولنے کو دل نہیں چاہتا یہانتک کہ آنکھونکا کھولنا دشوار ہوتا ہی نیند گھیرنے
لگتی ہی اور ظاہر سے طبیعت کنارہ پکڑتی ہی اور باطن کی طرف کھچی جاتی
ہی حواس خمسہ بیرونی سست ہوتی جاتی ہیں اور اندر کے پانچوں حواس
ترقی اور تیزی پکڑتے ہیں اندر کا ہوش زیادہ اور باہر کا کم ہوتا جاتا ہی اور اُسحالت
سے باہر کی طرف آنیکو بالکل دل نہیں چاہتا اور بے تکلف باطن کی طرف کھچا
جاتا ہی مریض پر پردہ سا پڑتا جاتا ہی اگر کچھہ کھٹکا ہو یا کوئی کسی سے بات کرے
تو سنتا اور سمجھتا ہی مگر اسطرح کہ جیسے کسیکو کہیں دور یا پردہ کے پیچھے سے آواز
آتی ہی اور بسبب اختلاف طبایع اور مناسبت طرفین اسمیں کچھہ کم و بیشی بھی
ہوتی ہی اور بعض بعض اور علامات بھی اقسام اقسام کی مریض میں ظہور پکڑتی ہیں
جنکا بیان طوالت رکھتا ہی اسحالت کا نام فقرا کی اصطلاح میں استغراق ہی اور
جسپر یہہ حالت گذرے اسکو مستغرق بولتے ہیں جب رفتہ رفتہ جلد یا دیر میں
اول ہی دن یا دس بیس روز کے بعد یہہ حالت ترقی پکڑتی ہی تو مریض
بالکل غافل ہوکر آرام سے سو جاتا ہی ÷

ہدایت ۔ ۳۱

سُکر کے بیان میں

جب مریض بالکل غافل ہوکر سو جاتا ہی تو اُسے بالکل ظاہر اور باطن کی خبر نہیں ہوتی اور بعض بعض مریض کی صورت بھی کچھ کچھ بدل جاتی ہی اور بعض بعض علامات بھی ظاہر ہوتے ہیں جو دیکھنے اور تجربہ کرنیسے تعلق رکھتی ہیں اس صورت میں عموماً مریض کے سارے جسم اور خصوصاً اُسکے سر میں مرشد کا نور زیادہ جمع ہوتا ہی اگر مریض پر یہہ حالت خفیف درجہ کی ہی یا اول اول پیدا ہوئی ہی یا اُسکی طبیعت اُس نئی حالت کی عادی نہیں ہوئی تو پکارنے اور ہلانے جلانے اور شور و غل مچانیسے جاگ جاتا ہی اور آنکھیں کھولدیتا ہی اگر جاگجاوے تو جانلو کہ ابھی اسحالت نے اُسپر اچھی طرح غلبہ نہیں کیا اور کامل دخل نہیں ہوا مگر تم بہت خبردار اور ہوشیار رہو کہ اگر اول اول ایسی حالت کسی پر شروع ہو تو خاموش طور سے توجہہ دیتے رہو اور غل شور بالکل نہونے دو اور چیخ بھی نمارو اور چپکے چپکے سبکام کرو اور کرختی سے اُسے ہرگز مت جگاؤ اگر اول اول اسکو کرختی سے جگادوگے تو گویا تم اسکے ساتھ دشمنی کروگے اور یہہ حالت دوبارہ اسکو پیدا نہوگی یا مشکل سے ہوگی یا کمتر درجہ ایکدو دن محنت کرنی پڑیگی جب یہہ حالت رفتہ رفتہ جلد یا دیر میں یا اول ہی روز ترقی پکڑیگی

تو یہہ صورت ہوگی کہ اگر اُسکے بدنمیں سخت چٹکی لیجاوے یا کوئی اعضا کاٹ لیا جاوے یا کیسا ہی غل شور کیا جاوے یا اُسکے پاس نقارہ بجایا جاوے تو وہ بالکل نجاگے گا اور نہ ہوشیار ہوگا نہ آنکھ کھولیگا اور نہ کچھ خبر رکھیگا ایسی حالت کو اصطلاح صوفیہ میں سُکر کہتے ہیں ؛

ہدایت ۳۲
انبساط کے بیان میں ؛

اب انبساط کا حال معلوم کرو جب مریض کو سُکر کی عادت ہو جاتی ہی اور اسکو اسمیں ترقی اور ملکہ ہوتا ہی تو اُسکے حواس خمسہ ظاہری بالکل بیکار اور حواس خمسہ باطنی تیز اور ہوشیار ہوتے ہیں عقل معاد اسکی طیران پر ہوتی جاتی ہی اور اسکو روز بروز کمال کا درجہ حاصل ہوتا ہی اور عقل معاش کمی پر آتی جاتی ہی اسی لئے وہ دنیوی امور کے انتظام میں اسوقت ہمسے زیادہ عقل نہیں رکھتا اور سادہ لوح بنتا جاتا ہی چنانچہ رسمی خواب میں بھی ہماری عقل معاش کا حال کم وبیش ایسا ہی ہوا کرتا ہی اور بہ نسبت بیداری کے رنج وراحت کی تکلیف اور لذت زیادہ اُٹھاتا ہی مستغرق جب جاگنے لگتا ہی تو اسکا ارادہ کہیں جانیکا ہوتا ہی اُسیوقت جاگ پڑتا ہی اسیطرح رسمی خواب میں

بھی جاگتے وقت کہیں جانے کا ارادہ ہوتا ہی تو فوراً اُس ارادہ کے جاگ جاتا ہی۔ جسطرح
رسمی خواب میں غلبہ کے وقت سویا ہوا اڑا کرتا ہی۔ اسیطرح استغراقی خواب میں
بھی روح کو ہوا میں طیران ہوتا ہی اور مستغرق کا دل خوش رہتا ہی اور بہت
لذت پاتا ہی اور اُس وقت اُس کے چہرہ کا رنگ ڈھنگ بھی علٰحدہ ہوتا ہی
بظاہر بشاش اور خوشحال نظر آتا ہی اگرچہ اسکی آنکھیں بند ہوتی ہیں مگر اُس کے چہرہ
سے ایسا عیان ہوتا ہی کہ یہہ شخص جاگتا ہی اور کسیکو بڑی دانائی اور ہوشیاری سے
دیکھ رہا ہی۔ اگر اسوقت اُس سے کچھ سوال کیا جاوے یا پوچھا جاوے تو جواب دیگا
اور بولیگا اپنے اپنے موقع پر ہنسیگا اور خوش ہوگا روئیگا ہاتھ پاؤں ہلائیگا اگر کہوگے تو چلے
پھریگا اٹھے بیٹھیگا اور سب کام بیدار لوگوں کی طرح کرے گا مگر اسکی آنکھیں بند ہوں گی
اور تمہارے سوا نہ تو اور کسی کی بات سنیگا نہ کسیکو جواب دیگا نہ پہچانے گا مگر ہاں اس
صورت میں جبکہ تم دوسرے شخص کا ہاتھ یا کپڑا اسکے ہاتھ میں پکڑا دوگے اور کہوگے
کہ اس سے بات کرو اور دیکھو یہہ کون ہی اُس وقت اُس سے بھی بولنے
لگے گا۔ جب اسحالت انبساط سے مریض باہر آتا ہی اور اپنی اصلی حالت بیداری میں
ہوتا ہی تو اسکو بالکل یاد نہیں رہتا کہ مینے کیا کیا بات کی اور کیا سوال کیا اور جواب کیا
دیا اور کیا کیا کام کاج کیا صرف اتنا جانتا ہی کہ میں بیخبر سویا ہوا تھا اب جاگا ہوں
اور بعضوں کو خود بخود یا مرشد کے فرمانے سے تھوڑا بہت یاد بھی رہتا ہی یا یاد
رہتا ہو تو مرشد کے حکم بموجب بھول جاتا ہی۔ جب مریض پر ایسی حالت وارد ہو جاوے

تو اسکو حالت انبساط کہتے ہیں درحقیقت یہہ تینوں حالتیں جدا جدا نہیں یہہ تینوں استغراق ہی میں داخل ہیں مگر سمجھانے اور پتہ دینے واسطے استغراق کی ابتدا کو استغراق اور استغراق کی اوسط کو سُکر اور انتہا کو انبساط کہتے ہیں دراصل یہہ تینوں علیحدہ علیحدہ نہیں ✣

ہدایت ۳۲

تینوں حالتوں کا مجمل بیان

ان تینوں حالتوں کی تعریف اگر تفصیل لکھی جاوے تو ایک دفتر ہو جاویگا اور سچ تو یہہ ہی کہ اُسکی صفت انسان کی عقل و ادراک سے باہر ہی یہہ وہ چیز ہی جس سے بندہ خدا کو حاصل کر سکتا ہی یہہ وہ دولت عظمیٰ ہی جس سے عقبا کما سکتا ہی خداپرستی کی بنیاد قایم کر سکتا ہی اور اولیاءاللہ بنا دیتا ہی میری کیا مجال جو اسکی خوبیاں بیان کروں اور مجھکو کیا وقوف ہی جو ایک شمہ بھی لکھہ سکوں اُن سے پوچھو جنکے سینہ میں یہہ دولت جوش مار رہی ہی اور اُنکے قدموں پر جان و مال نثار کرو جنکو یہہ دولت ملی ہی مجھکو تو نام لیتے شرم آتی ہی۔ **بیت**

ازپےٴ این عیش و عشرت ساختن۔ صد ہزاران جان بباید باختن۔ اول تو میں اسکا وقوف نہیں رکھتا دوسرے ڈرتا ہوں کہ اگر کچھ تھوڑا بہت بیان بھی کردن

تو ایسا نہو کہ تم سیر و تماشے میں لگجاؤ اور دین کو گنوادو اور بیچارے مریض کی تندرستی کو التوا میں ڈالو خود بھی وبال میں پڑو اور مجھکو بھی ڈالو تو میرے لئے تو (نیکی برباد اور گنہ لازم) والا نقشہ ہوگا مگر لاچار ہوں کہ بعض بعض باتیں جو اس علاج میں کار آمد ہیں اور بغیر سمجھائے اچھی طرح علاج نہیں ہوسکتا انکے سمجھائے بغیر چارہ بھی نہیں اسلئے جو جو اس علاج میں بکار آمد ہیں بقدر ضرورت بیان کرونگا*

ہدایت ۳۴

حالتِ استغراق اور سکر اور انبساط میں عمل در آمد کا بیان

تم خود ان تینوں حالتوں کے پیدا کرنیکا ارادہ نکرو اور جو پیدا ہونے لگیں اور مریض کی طبیعت میں قابلیت ہو اور اسمیں اسکی علامتیں ظاہر ہوتی معلوم ہوویں تو البتہ تم اسکو ترقی دو اور جب ترقی ہو تو اپنا فائدہ اور مطلب اس سے نکالو تاکہ تمہارے علاج میں مدد ہو۔ پہلے معلوم کرلو کہ یہہ تینوں باتیں ہر ایک مریض پر وارد نہیں ہوتیں۔ بعضوں پر تو ان تین باتوں کا بالکل ظہور نہیں ہوتا اور بعضوں کو استغراق ہوتا ہی اور سکر اور انبساط نہیں ہوتا بعضوں کو استغراق اور سکر ہوجاتا ہی مگر حالت انبساط میں نہیں پہنچتا

بعضوں پر یہہ تینوں حالتیں گزر جاتی ہیں اگرچہ یہہ حالتیں مریض کی شفا میں
بہت مدد کرتی ہیں مگر تندرستی کا ہونا ان تینوں حالتوں پر منحصر بھی نہیں
بہت مریض ایسے ہوتے ہیں کہ انپر ان حالتونکا بالکل ظہور نہیں ہوتا
اور تندرست ہوجاتے ہیں - البتہ استغراق اور سکر مریض کو تندرستی لانیوالا
ہی اور حالت خواب میں گویا وہ خواب ہی اُسکے لئے شفا بخشتا ہی اور مرض کو ڈھونڈ
کر خارج کرتا ہی مگر اُسکے پیدا نہونیسے تم نا امید مت ہو اور یہہ نکہو کہ خواب
تو پیدا نہیں ہوا اب شفا کیونکر ہوجاویگی بلکہ اکثر اوقات یہہ نور جب مریض میں داخل
ہوتا ہی تو رفتہ رفتہ صحت بخشدیتا ہی اور مریض بالکل کوئی تاثیر معلوم نہیں کرتا جب تم
مریض کو توجہ دینی شروع کروکے اور اُسکی طبیعت اس خوش درجہ تبدیل کی طرف راغب
ہوگی اور اسمیں اسکی استعداد اور لیاقت جوش ماریگی تو بیشک ان حالتونکا ظہور ہوگا
جب تم معلوم کرلو کہ بیمار کی آنکھیں بند ہوگئیں اور وہ اب غافل ہوکر سوگیا تو تھوڑی
دیر اسکو مہلت دو کہ وہ اپنے آپ کو اس نئی حالت میں مضبوط اور قائم اور عادی
کرے اور اپنے تصورات کو ترتیب دے لیوے اُس کے لئے ایسی حالت
میں رہنا مفید کام ہی - پھر تم نرم نرم آواز سے آہستہ اس سے کوئی
ایسا سوال کرو جو اسکی بیمارے کے متعلق ہو - مثلاً اُس سے پوچھو کیا تم
سوتے ہو - میری توجہ سے تمہارا دل خوش ہوتا ہی میری توجہ سے تمہاری
بیماری جاتی رہیگی میں کتنی دیر تمکو توجہ دوں اور تمہارے خیال میں کونسی ترکیب سے توجہ دینا

بہتر ہو جو تمکو صحت بخشے تم سوچو کہ تمہاری بیماری تمہارے کونسے اعضا میں
ہو اور بیماریکا سبب کیا ہو اور اس سبب کو میں کس ترکیب سے دور کردوں
ایسے ایسے سوال اُس سے کرو۔ جب تم اُس سے سوال کروگے تو تین صورتوں
میں سے ایک صورت ظاہر ہوگی یا تو تمہارے سوال سے وہ جاگ پڑیگا اور آنکھیں
کھولدیگا یا بالکل چپ ہو رہیگا اور جواب نہ دیسکیگا اور نہ آنکھیں کھولیگا۔ یا حالت خواب
میں تمہارے سوال کا جواب دیگا اور آنکھیں بند رکھیگا اور جب اس حالت
انبساط سے اپنی اصلی حالت میں آویگا اور جاگ پڑیگا تو تمہارا سوال اور اپنا
جواب اور جو کچھ حالت خواب میں کہا ہوگا بالکل یاد نہوگا۔ پہلی صورت میں
تو تم جان لو کہ اُسکو کامل استغراق نہیں ہوا۔ تو تم اسکا افسوس کرو اور
نہ اسکے پیدا کرنے واسطے کوئی سبب ڈھونڈو بلکہ آخر تک اُس سے کوئی
بات نکرو اور اپنی توجہ کی ترکیب اور وقت معین کو پورا کرو۔ دوسری صورت
میں جب تم دیکھو کہ نتو وہ جواب دیتا ہو اور نہ منہہ سے بولتا ہو اور نہ آنکھیں
کھولتا ہو تو تم دو چار منٹ اسکے سر پر ہاتھ رکھکر چہرہ کے آگے سینہ تک
جزوی پاس کرکر اسحالت کو ترقی دو اور زیادہ کلام اس سے نکرو بلکہ
آہستہ سی بات کرو اور کہو کہ سر یا گردن یا انگلی کے اشارہ سے جواب دے
اور اسکو ہرگز تھکاؤ نہیں بلکہ جس حالت میں خوش ہو رہنے دو مگر آیندہ کو ترقی
ہونیکی امید رکھو اور اپنی توجہ کو پورا کرو امید ہو کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایسے اشخصکو

کامل استغراق ہوجاویگا - جو اثر مریض پر ایک دفعہ ہوجاتا ہی تو پھر جاتا نہیں
اور روز بروز ترقی پاتا ہی دن بدن زیادہ ہوتا ہی اور بغیر کسی خاص سبب
کے تنزل نہیں پاتا - یہہ سب کچھہ جو جو اس کتاب میں درج کیا گیا
ہی ہیں پچیس برس کا میرا تجربہ کیا ہوا اور آزمایا ہوا ہی - تیسری صورت
میں جب وہ سوتا ہوا بند آنکھونسے تمہارے سوال کا جواب دے اور جب
جاگے تو اصلی حالت میں سب کچھ بھول جاوے اب تم جان لو کہ اس
وقت اسکو کامل استغراق اور سُکر ہوا اور وہ حالت انبساط میں پہنچگیا تو
ہمیشہ پھر اُسحالت میں پہنچ جاویگا اور روز بروز ترقی کریگا اسحالت میں تم
ایسی ایسی دور اندیشیاں کرو اسکو مہلت دو کہ اپنے تصورات کو پختہ کرلے
اور اس نئی حالت کو مضبوط پکڑے مختصر بات نرمی اور آہستگی سے کرو
جب سوال کرو تو جلد جواب نمانگو بلکہ اسکو جواب سوچنے اور سمجھنے دو - دو دو
سوالوں کے درمیان وقفہ دو جب وہ جواب دیچکے تو ٹھر جاؤ اسکو تھکاؤ
اور گھبراؤ نہیں طرح طرح کے سوال سے اسکا خیال نہ بٹاؤ سخت اواز سے
سوال نکرو چیخیں نمارو اگر اسکا خیال کسی اور طرف بٹنے لگے تو روک دو
اور بیماری کی طرف رجوع کراؤ تم خود بھی کوئی ناشائستہ خیال دل میں نلاؤ اسکو
چھوڑکر اور کہیں نجاؤ نہ اور کسی کام میں مشغول ہو سوائے نیک نیت اور
علاج کے اور کوئی نیت نرکھو اول اول وہ بڑی تامل کے بعد دبی ہوئی

زبان سے مختصر جواب دیگا بلکہ ایسا جواب دیگا کہ مشکل سے سمجھ میں آویگا لیکن
ہر مستغرق کی استعداد جدا جدا اور مختلف ہوتی ہی مگر اخر رفتہ رفتہ جو لکنت
اور رکاوٹ اور غلطی اور کم فہمی مستغرق میں ہوتی ہی رفع ہوتی جاتی ہی اور جون
جون یہہ حالت استغراق مترقی ہوتی ہی مستغرق راستگو صادق الوعدہ
خوش گفتار نیک کردار شیخ کا فرمانبردار صالح اور پرہیزگار صاحب شرم وحیا
باتکا پورا قول کا پکا ہوتا جاتا ہی اور ناشایستگی اور بداخلاقی چھچھوراپن بیشرمی
بیوفائی بدمعاملگی بدنظری شہوت پرستی دغا وفریب وغیرہ بدباتوں سے نفرت
کرتا ہی اور کوسوں بھاگتا ہی یہانتک کہ اگر کسی نالائق باتکا حکم شیخ بزرگوار بھی
اسے دیتا ہی یا کسی اچھی بات سے روکتا ہی تو ہرگز اسے قبول نہیں کرتا بلکہ
جواب بھی نہیں دیتا اور برا جانتا ہی۔ مستغرق اصول ادیانکا جو ہر مذاہب میں
اچھے اور برے ہیں ایک چشمہ بنجاتا ہی جسقدر بھلائیوں سے رغبت رکھتا ہی اُسی
قدر برائیوں سے نفرت پکڑتا ہی اور بھاگتا ہی بھلائیاں اور خوبیاں اُسکی تہ
دل سے بے عجب وریا بغیر تعصّب اور تکبر کے خلوص نیت اور صفائی طینت
سے جوش مارتے ہیں جہان کو سیراب اور شاداب کیا چاہتا ہی غافلوں پر
افسوس کرتا ہی اور ان سب باتونکا اثر بعد بیداری بھی اُسمیں کم وبیش قائم
رہتا ہی۔ مناسب ہی کہ مستغرق کو ایسا نالائق حکم ندیا جاوے نہ اُسکے روبرو
کوئی ناشائستہ کلمہ کہا جاوے نہ ایسا خیال دل میں لایا جاوے کیونکہ وہ

تمہارے اندرونی خیالات کو جو تمہارے ذہن میں مستمکن ہیں آسانی سے پڑھلیا
کرتا ہی۔ مستغرق کی ذاتی صفت یہہ ہی کہ شیخ کا فرمان بجان ودل بجا لاتا ہی اگر مرشد مستغرق
کو حکم دیوے کہ تم اتنی دیر تک سونا بعدہ خود جاگ جانا تو مستغرق اتنی ہی
دیر بعد جاگ اُٹھیگا یہاں تک کہ پاؤ منٹ تک کا فرق نہونے دے گا
شیخ کی متبرک کلام جو اُس کے دل کی تاثیر سے نکلتی ہیں مریض کے حافظہ
اور مدرکہ پر پورا پورا اثر کرتے ہیں اور وہ اُسکے بجا لانے میں مجبور ہوتا ہی
اور اُسکا بالکل اختیار نہیں رہتا یہانتک کہ اگر شیخ فرماوے تم بول نسکو
گے یا کھڑے نہو سکوگے یا تمسے ہاتھ نہ اٹھایا جاویگا یا فلانی بات بھول
جاؤگے یا یاد رکھوگے یا بے اختیار ہنسنے اور رونے لگوگے یا تمکو نہایت
گرمی یا سردی معلوم ہوگی تو اُسپر وہی حال طاری ہو جاویگا جس امر کا وہ مامور
ہوا ہی جو وعدہ کریگا پورا کریگا جو بات کہیگا سچی کہیگا دغا فریب مکر سے نفرت کھائیگا
نیک کاموں کی طرف راغب ہوگا۔ ایسے ایسے بہت معاملونکا ظہور ہوگا اُس نسبت
کی ذاتی تاثیر جب مرشد چاہیگا جاتی رہیگی اور اگر مرشد اس سے کوئی بات دریافت کریگا
اور اُسکو معلوم نہوگی تو وہ صاف کہدیگا کہ مجھکو نہیں معلوم یا جانتا ہون مگر
یقیناً نہیں کہہ سکتا خدا جانے یہہ بات ہو یا نہو اگر مرشد اسی حالت
استغراق میں حکم دیگا کہ تم فلانی غذا سے پرہیز کرنا اور اتنے دنتک نکھانا تو
اتنے ہی دن تک وہ غذا بالکل نکھاویگا اور اصلی حالت میں اگرچہ یہہ بات

اسکو یاد نہو مگر اسکا اثر اور ظہور ضرور ہوگا اگر مرشد اسکو فرماوے کہ حقہ نہ پینا اور
کبھی نکھانا فلانی جگہ نجانا اور فلانی دوا کھالینا اور فصد کھلوالینا اور پچھنے لگوالینا
غرض جو کچھ حکم دے یا جس چیز اور جسکام سے منع کرے اگرچہ بعد بیداری
اصلی حالتمیں اسکو یاد نہو مگر ضرور مان لیگا اور اسیطرح کریگا یا باز رہیگا
اور اُس سے نفرت کھائیگا اور اِس امر و نہی کا بلا تکلف بجا لانا اُسے واجب
ہوگا اسحالت میں اُسکی نظر بڑی بلند ہوگی اور بصیرت باطنی تیز حواس خمسہ
ظاہری بیکار اور حواس خمسہ باطنی بیدار اور ہوشیار اور ایسے طیران پر ہونگے
کہ جدھر اپنے خیالات کو رجوع کریگا بڑی صفائی اور خوبی سے دیکھ لیگا
اگرچہ وہ چیز کتنی ہی دور ہو اگر اپنے مرض اور بیماریکی طرف غور کریگا تو اُس
کے سبب اور باعث اور ہر ہر رگ و پٹھہ کے عیب و صواب اور بگاڑ کو
بخوبی پہچان لیگا۔ اگر اُسکے علاج اور ادویہ کی طرف جانچ کریگا تو سب کچھ تبلا
دیگا اور غلطی کم کھائیگا اگرچہ خطا سے محفوظ نہوگا مگر مطلق غلط بھی نکہیگا اور جہاں
تک ممکن ہوگا سچ سچ بیان کریگا اپنی بیماری اور علاج اور پرہیز کی اچھی اور سچی
پتہ دیگا اور جو اُسکے ادراک اور فہم سے باہر ہوگا صاف صاف کہدیگا کہ
مَیں نہیں جانتا یا اتنا جانتا ہون زیادہ نہیں پہچان سکتا اِسباتکو مَیں
یقیناً کہتا ہون کہ ضرور ہوگی اور اسبات میں میرا یہہ گمان ہی خدا جانے
ہو یا نہو میں پختہ طور سے بیان نہیں کرتا۔ اگرچہ اِن سب باتوں میں کچھ

استثنا بھی ہی مگر مستغرق کا عموماً ایسا حال ہوا کرتا ہی کبھی کبھی وہ زمانہ
گذشتہ کا بھی حال بیان کریگا اور کبھی کبھی استقبال کی خبر دیگا۔ مگر تم کو
خیال رہے کہ سوائے اُسکے بیماری یا اُسکے علاج معالجہ کے اسکا خیال
کسی اور باتکی طرف ہرگز نہ بٹاؤ نہ اس سے کوئی اور بات پوچھو اور
جو وہ خود بخود کہیں دور نزدیک یا کسی غیر باتکا بیان کرینگے تو اُسکو روکو
اور جہانتک ممکن ہو اُسے اُسکی بیماریکی طرف مشغول رکھو اور یہی ذکر مذکور
کرتے رہو اور جب مریض حالت انبساط میں پہنچ جاوے تو پاس کرنا موقوف
کرو مگر اسکی طرف رجوع رکھو اور نگران رہو اگر تمکو مریض سے کوئی ضروری
بات پردہ کی دریافت کرنی ہو جسکا ظاہر کرنا لائق نہو تو پہلے اُسکی اشد ضرورت
دیکھ لو جب دریافت کرو اور اس راز کو نہایت امانتداری سے اپنے دل میں
پوشیدہ رکھو اور تا دم مرگ کسی پر ظاہر نکرو اور مریض مستغرق کو اُس کے
بھول جانیکا حکم دو تاکہ بعد بیداری یاد کرکر وہ شرمندہ نہو اور طرح طرح کی سوچ
میں نہ پڑ جاوے اور مستغرق پر حالت استغراق کی باتیں جو کہی سنی
ہوں اُسکی اصلی حالت بیداری میں بالکل ظاہر نکرو یہہ بہت نقصان کی
بات ہی۔ اگرچہ تمہارے دل کی بات اور ارادہ اور امر و نہی جو اپنے دل میں
تم مضمر رکھتے ہو مستغرق بغیر کہے معلوم کرلیتا ہی مگر تمکو مناسب ہی کہ جو کچھ
کہنا ہو الفاظ لسانی سے تقریر کرکر اسکو سمجھاؤ اور بشرط ضرورت دل کا ارادہ

بھی بغیر الفاظ اور تقریر زبانی کام دیگا جب مستغرق استغراقی خواب سے اصلی
حالت بیداری میں آجاوے تو بالکل استغراقی خواب اُس سے زائل کردو
ایسا نہو کہ بیداری میں بھی تھوڑی بہت تاثیر باقی رہے یہہ بڑی ناکاملیت
کی بات ہی کیونکہ پھر اُسکو ہروقت استغراق کی عادت پڑجاویگی تو گویا یہہ ایک
نئی بیماری ٹھیری - مناسب ہی کہ اسکو بالکل اِس نور سے خالی کردو ؛

ہدایت - ۳۵
مستغرق سے سوال جواب کا طریقہ ؛

جب تم دیکھو کہ ہمارے اول سوال کا جواب مریض نے دیا تو اول سوال تمکو
دوسرے اور تیسرے سوالونکی رہبری کریگا اور پھر ہر روز برابر جواب و سوال ہوگا اور
روز بروز ترقی کرتا جاویگا - تم اول اول اُس سے ایسے ایسے سوال کرو تمہارا
دل خوش ہی اگر وہ کہے ہاں تو اُسے کہو جب جاگو گے جب بھی دوسرے
توجہ کے وقت تک خوش رہنا اگر وہ کہے اچھا تو دوسرے دن تک خوش و خورم رہیگا
اس سے کہو اب جب میں تمپر توجہ کرون تو اتنے منٹ میں مستغرق ہوجایا
کرو زیادہ دیر نہ لگایا کرو اور امید رکھو خدا تعالے تمکو شفا بخشیگا شک نلایا
کرو ہروقت خوش و خورم رہا کرو فلانی غذا جو تمہاری بیمارکو مضر ہی اُس سے

پرہیز کرنا مجھسے وعدہ کرو کہ توجہ میں بیٹھنا ناغہ نکرونگا۔ اس توجہ میں تم اتنی دیر
تک سونا بعدہ جاگ جانا فلانی بات جو مینے تمکو اب حالت استغراق میں
کہی ہی اپنی اصلی حالت میں یاد رکھنا یا بھول جانا۔ غرض جو جو بات اُسکے
حق میں مفید ہو اُسکا حکم کرو اور جو بات مضر ہو اُس سے منع کردو اور اقرار
اور وعدہ کرالو انشاءاللہ وہ اپنے وعدہ کو وفا کریگا اور اپنی اصلی حالت میں تمہارا
امرونہی بجالاویگا جب دیکھو کہ ہمارے حکم پر عمل کرتا ہی اور جسکو منع کرتے ہیں
اُس سے باز رہتا ہی تو اب اس سے پوچھو کہ تم جانتے ہو کہ تمکو کیا بیماری
ہی اور کہاں ہی اور کس سبب سے ہی اگر وہ کہے میں نہیں جانتا تو اسکو کہو غور
کرو اور ڈھونڈو اگر وہ بتلاوے کہ میرے فلانے اعضا میں فلانا قصور ہی
اور فلانے سبب سے ہی تو اب اُس سے پوچھو کہ اسکا علاج کیا ہی ایسا علاج
بتلاؤ جو میں توجہ سے کرسکوں اور کس ترکیب سے تمکو توجہ دوں جو وہ مرض دور ہو جا
وے اگر وہ توجہ کی ترکیب بیان کرے تو اُس سے تکراراً دریافت کرو کہ اس
ترکیب سے جو توجہ کرونگا تو تمہارا مرض ضرور جاتا رہیگا تمکو کامل یقین ہی یا گمان سے
کہتے ہو اگر وہ کہے کہ مجھکو کامل یقین ہی کہ اگر آپ اس ترکیب سے توجہ دوگے
تو مرض میرا ضرور جاتا رہیگا تو اب تم اُس ترکیب کو اُس سے اچھی طرح دریافت
کرلو اور یہہ بھی پوچھو کہ کون کونسی تبدیلات ظہور پاوینگے اور کتنے دنمیں اچھے
ہو جاؤگے اگر وہ یقینا بیان کردے تو اسیطرح اور اُسی ترکیب سے بلا کم و

بیشی کے اُسکو توجہ دو ہرگز اپنی رائے بموجب کام نکرو پھر جن جس تبدیلات
کے ظہور کا اُسنے پتہ بتادیا ہی اُسکے ظہور کے منتظر رہو اگر اُس ظہور میں کچھ کم و
بیشی پاؤ تو اُس سے پوچھو۔ تم سچ جانو کہ جو جو بات وہ کہیگا یا وعدہ تم سے
کریگا اُسمیں جھوٹ اور وعدہ خلافی ہرگز نکریگا اگر وہ کہے کہ مجھکو تمہاری
توجہ سے تو آرام نہوگا مگر فلانی دوا کھانے یا لگانیسے آرام ہوگا تو تم اُس
دوا کا نام اور صفت اور وزن اور ترکیب سب پوچھلو اور اسی حالت استغراق
میں وہ دوا دکھلاؤ اور پسند کراؤ اور پوچھو کہ کسقدر کس ترکیب سے کھلاؤں پلاؤں
پھر تم اس دوا کی تاثیر کسی طبیب دانا سے پوچھو اور بخوبی معلوم کرلو کہ وہ دوا
قاتل تو نہیں یا جسمقدار وہ کھایا چاہتا ہے اسقدر مضر تو نہ پڑیگی اگر کچھ مضر معلوم کرو
یا طبیب منع کرے اور کہدے کہ فلانے مرض کو یہہ بالکل مفید نہوگی تو تم پھر
اُس سے بتکرار تمام اپنا شک رفع کرو جب سب طرح وہ تمکو شفا کا یقین دلاوے
تو پھر بلاشک اُسنی اسی ترکیب سے اُسکو کھلاؤ اسکا کہنا اور بتلانا ہرگز غلط نہ پڑیگا
اور وہ سچا ہوگا اور دھوکا نکھاویگا یہہ سب سوال و جواب وہ تمسے اسی حالت
استغراق میں کریگا اور بند آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیگا اگر اُس دوا
کا ملنا دشوار ہو یا جس ترکیب سے وہ توجہ کرنیکو سمجھاوے اور تمہارے لئے وہ
ترکیب عمل میں لانا مشکل معلوم پڑے یا تمسے اسطرح بالکل نہو سکے تو تم
سب باتیں بیان کرکر اُس سے عذر کرو اور کہو کہ اسکے بدلے اور کوئی علاج

ایسا تجویز کرے جو ہو سکے اور مشکل نہ پڑے وہ یہہ بھی بتلادیگا کہ فلانی فلانی
تبدیل مجھپر گذریگی اور ایسا ایسا ظہور ہوگا اور اتنے دن بعد میں تندرست ہو
جاؤنگا یہہ عارضہ مجھکو پھر بالکل نہوگا یا اتنے دنوں بعد تھوڑا بہت پھر زور
دیگا بعضے اپنے مرنیکا وقت بتلادیتے ہیں اور بیماریکی شدتکا وقت بتلاتے ہیں
یہہ بھی کہدیتے ہیں کہ فلانے روز میں کوٹھے سے گرجاؤنگا ٹھوکر کھاؤنگا
اور ہاتھہ یا پانوں ٹوٹ جائیگا یا کنوئیں میں گرجاؤنگا اگر ایسی کوئی بات مستغرق
بتلاوے تو اسکو حکم دو کہ اسبات کو بالکل بھول جانا تاکہ گھبرا نجاوے اور
خود اسکا بندوبست کرلینا ایسی ایسی ہزاروں باتیں کامل مستغرقوں سے
ظہور پاتی ہیں میں کہانتک بیان کروں میرا اور تمہارا مقصود تو صرف بیماریکے
علاج کرنیکا ہی سو تم اسی حد کے اندر رہو اور باہر ہرگز قدم نرکھو ؛

ہدایت ۳۶

مریض مرشد کی بیماری بھی بتلادیتا ہی

بعض مستغرق جسکو اپنی حالت میں کمال حاصل ہی عین توجہ میں
بول اٹھتا ہی کہ تمکو فلانی بیماری ہی اور تمہارے فلانے عضو میں فلانا قصور
اسکا جلد علاج کرلو و الا نہ فلانے دن فلانی بیماری ہوجاویگی اور ایسا ایسا زور دیگی

اور اتنے دنوں رہیگی اور فلانے علاج سے رفع ہوگی یا فلانی بیماری جواب
تمہارے اندر ہی فلانے دنتک رہیگی پھر خود بخود چلی جاویگی فلانا فلانا کام تمہارے
حق میں بہتر ہوگا اور فلانا فلانا کام تمکو نقصان دیگا اسوقت فلانے فلانے
شخص فلانے مکانمیں بیٹھے ہیں اور یہہ یہہ کام کررہے ہیں اور ایسا ایسا
مذکور کرتے ہیں۔اگر تم مریض کی رغبت ایسی باتوں کی طرف دیکھو تو بتاکید
اُسے منع کرو اور جبراً روکو والّانہ اسکی شفا میں خلل پڑجاویگا اگر ایسے ایسے
سیرو تماشے میں پڑوگے یا اسکو ڈالوگے تو بیشک تم اپنے مفید مطلب سے محروم
رہوگے اور نقصان اُٹھاؤگے۔ **بیت**۔ ترسم کہ بکعبہ نرسی ای اعرابی *
کین رہ کہ تو میروی بترکستانست * اور تمکو لازم بلکہ واجب ہی کہ ہمیشہ ہر روز
مریض کا حال بخوبی پوچھتے رہو اور اسکو بھی ضروریاتسے ہی کہ بے کم وکاست
بیان کیاکرے اور کچھ نچھپاوے اور معالج کو اپنا بڑا مونس اور غمگسار خیرخواہ بہتر
تدارک کرنیوالا سمجھے اور اپنے تئیں بالکل اُسکے سپرد کردے اور اعتماد اور اعتقاد رکھے

ہدایت ۔ ۴۷

دوسرے مریض سے ہمربط کرنا

اگر تم دو تین بیماروںکا علاج کررہے ہو اور انمیں ایک مریض مستغرق اپنے

کمال کا پورا اور اپنی بات کا سچا تمہارے زیر علاج ہو اور اُسکی صداقت اور دوربینی
کو تم آزما چکے ہو تو اُن دونوں مریضوں میں سے یا اور جسکو چاہو اسکے ساتھ ربط
دو یعنے اس مریض کا ہاتھ یا کپڑا مستغرق کے ہاتھ میں پکڑا دو اور پوچھو کہ اِسکا حال
بیان کرو سوائے اِسکے تم اور کچھ پتہ اُسکی بیماری یا تکلیف کا مستغرق کو نہ بتاؤ
اور نیز اُس مستغرق کی بیماری یا اُس دوسرے بیمار کی تکلیف کے باب میں
ایسی بات کوئی زبانسے نہ نکالو جو مستغرق تمہاری باتکو پکڑ کر اسیطرح کہنے
لگے اور تمہارے خوش کرنیکے خاطر کہے کہ ہاں سچ کہتے ہو یا اسیطرح
ہوگا جسطرح تم کہتے ہو بلکہ کل حال اُسی سے دریافت کرو اور غور کراؤ تاکہ وہ
سوچ سمجھکر اپنے معلومات سے تمکو جواب دے اور سب باتیں بتلاوے
جب وہ دوسرے بیمار کی بیماریکا حال ہو بہو بیان کرے اور سچ سچ جو واقعی
امر ہی سناوے تو بیماری اور بیماری کا سبب اور اسکا علاج اور تبدیلات
اور صحت کا عرصہ سب دریافت کرلو اگر اسکو اپنے دریافت میں سچا پاؤ تو
بالکل اسیطرح عمل درآمد کرو جسطرح وہ بتلاتا ہی بیشک تم کامیاب ہووگے
اور جلد شفا بخشوگے مستغرق جھوٹ بات کبھی نکہیگا نہ مستغرق اپنے لئے
جھوٹا علاج بتلاویگا نہ اپنے نفس کشی کا ارادہ کریگا نہ ہمیشہ ایسے ایسے حالات
بتلانے میں کامیاب ہوگا بعض اوقات اُسکی طبیعت بالکل طیران پر نہیں
ہوتی اور نہ اسکو بلند نظری ہوتی ہی نہ غائب کی بات بتلا سکتا ہی مگر وہ

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا اس حکیم بیچون و چرا کو سزاوار ہے کہ جو جہان کو اپنی حکمت ازلی سے باواز کن پردہ عدم سے جلوہ گاہ ظہور میں لایا اور نعت اُس ختم رسل کو زیبا ہے کہ جسپر خجستہ روح ہر جن و بشر کو باواز صل علی نغمہ سنج فرمایا کہ اندرین ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب رہنمائے سالکان طریقہ خداداتی و شفا بخش امراض روحانی و جسمانی اعنی طب روحانی من تصنیف مجمع فیوض سبحانی منبع علوم ربّانی قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین صوفی باصفا زاہد با تقے فیاض زمان مسیحائے دوران حضرت منشی احمد جان نقشبندی دہلوی ثم اللدھیانوی زاد اللہ افضالہ مطبع حقانی مولوی نور محمد صاحب واقعہ لودیانہ میں بتاریخ ۲۳ ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۶ سنہ ہجری بسعی کمال مجمع الفضائل جناب مولانا مولوی نور محمد صاحب مہتمم و مالک مطبع چھپکر تیار ہوئی - جس سے مریض بدون خوشامد حکیم و صرف زر و سیم ہر مرض سے شفا پا سکتا ہے - دینی و دنیوی فائدے خود بخود اٹھا سکتا ہے اور شر شیطانی و علامات نفسانی و بلیات زمانی سے اپنے آپکو بچا سکتا ہے - سبحان اللہ کیا عمدہ کتاب ہے - در حقیقت یہہ در نایاب ہے - غواصان بحر وحدت کو مقصود کا کنارہ ہے - طالبان مخزن فضائل کو گوہر یاقوت ہے - اسکے عمل سے حصول مرتبہ لاہوت ہے - واہ کیا عمدہ کمال ہے جس علاج سے حکیم لاچار ہے اُسکا علاج اسمیں اظہار ہے - ہر قسم کا علاج سیدھا بنایا ہے - وہ اسرار مخفی اظہر من الشمس فرمایا ہے جو پہلے بزرگوں سے سینہ بسینہ چلا آیا ہے - ہر شخص کو اسکے مطالعہ سے شادکامی ہے - علاج اسمیں جسمی و روحانی ہے - یہہ کتاب حدیقہ فضل رحمانی ہے اسکے ہر شجر کا پتہ دافع کل امراض انسانی ہے - اسے دیکھتا شاگردی کا دم بھرتا - جالینوس زانوئے ادب تہ کرتا - افلاطون حکمت بھول جاتا لقمان ساری عمر انگشت حسرت دانتوں میں دباتا - پر ایسی کتاب کم قیمت بالانشین فیض بخش فیض آگین نہ پاتا - جو شخص خرید لیگا فائدہ اٹھائیگا ورنہ ساری عمر پچھتاویگا - ایسا گوہر نایاب کبھی ہاتھ نہ آویگا ✦

تم تم تم